روشنی کے مینار

(مسلم و غیر مسلم شاعروں کا عقیدت مندانہ کلام)

تجویز: لارڈ غلام نون

ترتیب: شمس الدین آغا

تعاون: دھرمیندر ناتھ

ہندوستان مختلف زبانوں اور مختلف تہذیبوں کا گہوارہ ہے۔ یہاں ہر چند میل پر زبان، اس کا لب ولہجہ اور انداز بدل جاتا ہے۔ یہاں کے بیشتر صوبے ذولسانی اور سہ لسانی ہیں۔ ریاستوں کی لسانی تقسیم کے باوجود یہ دوہری شکل موجود ہے۔ اسی طرح ایک جگہ کی تہذیب، کھانا پینا، لباس اور رسم و رواج دوسری جگہ سے بہت حد تک مختلف ہیں۔ زبانوں اور تہذیبوں کی یہ رنگارنگی کسی دوسری جگہ مشکل سے دیکھنے میں آئے گی، اس لسانی اور تہذیبی اختلاف کے باوجود قوسِ قزح کے رنگوں کی طرح اپنی انفرادیت باقی رکھتے ہوئے سب شیر و شکر رہے ہیں۔ اس کی اصل وجہ وہ وسیع النظری، رواداری اور پاسِ جذبات ہے جو اس سرزمین کے خمیر میں شامل ہے۔

ہندوستان کی مشترکہ تہذیب سے اردو وجود میں آئی۔ وسیع النظری، رواداری، باہمی محبت و احترام اسے صوفی اور سنتوں سے وراثت میں ملی، جنھوں نے نہ صرف اس کی خشتِ اوّل کے رکھنے کا کام کیا تھا بلکہ اس کے ارتقا اور کردار کی تعمیر میں اہم کام انجام دیے تھے۔ خاص طور پر رواداری، انسان دوستی، جذباتی ہم آہنگی اور قوم پرستی کے جذبات میں اس کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے جس کی مثالوں سے اردو نثر و نظم کا دامن بھرا ہوا ہے۔ اس کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ اس زبان کی تراش خراش اور اظہار و اسلوب کے نئے پیرائے تلاش کرنے اور بنانے کا کام ہر مذہب ہر عقیدے اور ہر علاقے کے لوگوں نے کیا ہے۔ اس اختلافِ عقائد نے رواداری، دوسروں کے جذبات کا احترام اور انسان دوستی کے جذبات کو بڑھایا۔ ہندو شعرا نے حمد و نعت اور منقبت لکھیں، اسلامی عقائد، اسلامی فلسفے تصوف اور اسلامی تعلیمات کو اپنے کلام میں بڑی خوبصورتی اور لطیف پیرائیہ بیان کے ساتھ پیش کیا تو مسلمان شعرا نے کرشن بھکتی کے گیت لکھے، رام چندر جی اور دوسرے مذہبی بزرگوں کے بارے میں نظمیں لکھیں اور ہندو فلسفے اور ویدانت کے نکات کو نظم کیا۔

اردو میں مختلف مذاہب کے بزرگوں اور پیشواؤں کے بارے میں جتنا لکھا گیا ہے ہندوستان کی کسی دوسری زبان میں مشکل سے نظر آئے گا۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ تحریریں صرف اس مذہب یا عقیدے کے ماننے والے لوگوں کی ہی نہیں ہیں اس لیے کہ کسی عقیدے کے ماننے والے تو اپنے بزرگوں کے بارے میں احترام و عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں کہ مسلمانوں نے اسلام یا پیغمبر اسلام کے بارے میں لکھا ہو یا ہندوؤں نے کرشن جی رام چندر جی یا دوسرے دیوتاؤں اور دیویوں کے لیے عقیدت کا نذرانہ پیش کیا ہو، اردو میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جہاں اسلام، پیغمبر اسلام، ائمہ یا شہدائے کربلا کی شان میں نعت و منقبت اور سلام و مراثی مسلمان شعرا نے لکھے ہیں وہیں ان کے شانہ بہ شانہ اسی صف میں برج نرائن چکبست 'دیا شنکر نسیم'، نانک لکھنوی دوار کا پرشاد افق، تلوک چند محروم، جگن ناتھ آزاد، منوہر سہائے انور، بشیشور پرشاد منور لکھنوی اور نہ جانے کتنے غیر مسلم شعرا نظر آتے ہیں۔ اسی طرح ہندو دھرم یا دوسرے مذاہب کے سلسلے میں مسلمانوں کی لکھی ہوئی تصانیف کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے جن میں سے بعض مثالیں اس کتاب 'روشنی کے مینار' میں موجود ہیں۔

(شارب ردولوی)

روشنی کے مینار

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمدؐ پہ اِجارہ تو نہیں

(کنور مہندر سنگھ بیدی سحرؔ)

روشنی کے مینار

(مسلم وغیر مسلم شاعروں کا عقیدت مندانہ کلام)

تجویز:

لارڈ غلام نون

ترتیب:

شمس الدین آغا

تعاون:

دھرمیندر ناتھ

ایڈ شاٹ پبلی کیشنز ممبئی

© جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

کتاب کا نام : روشنی کے مینار

تجویز : لارڈ غلام نون

ترتیب : شمس الدین آغا

تعاون : دھرمیندر ناتھ

اشاعتِ اول : ۲۰۱۶ء

قیمت : ۳۰۰/روپے (۳/برطانوی پاؤنڈ)

ناشر : ایڈشاٹ پبلی کیشنز، ممبئی

زیرِ اہتمام:
اطہر عزیز

اس مجموعہ میں مرکز تحقیقات فارسی سفارت جمہوری اسلامی ایران نئی دہلی کے تحت چھپی، جناب دھرمیندر ناتھ کی تالیف کردہ کتاب 'ہمارے رسول' سے بیشتر غیر مسلم شعرا کے نعتیہ کلام وکوائف بہ شکریہ شامل ہیں۔

Book : ROSHNI KAY MEENAR

Conceived by: **Lord Gulam Noon**
25 Queen Anne's Gate. St. Jame's Park, London SW1H 9BU

Compiled by: **Shamsuddin Agha**
42, Lindley Road, Leyton, London E106QT
shamsuddinagha@outlook.com

Cooperated by: **Dharmendra Nath,** Tel.: 011-22779740

Coordinated by: **Athar Aziz. Prop. Adshot Publications**
104-B, Asmita Ascon-III, Naya Nagar,
Mira Road (E), Mumbai-401 107. Tel.: 022-28110972
Mob.: 09987025932, athar.adshot@gmail.com

Price : Rs. 300/- (3 UK Pounds)

ISBN No.:
978-81-930748-0-0

(نیو ایج پرنٹنگ پریس، ممبئی میں طبع ہوئی)

دی لارڈ نون کے ٹی، ایم بی ای

کی

یاد میں

آمد: ۲۴ر جنوری ۱۹۳۶ء   رخصت: ۲۷ر اکتوبر ۲۰۱۵ء

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

فہرست

ترتیب بہ لحاظِ سنہ پیدائش

بصد احترام.... لارڈ غلام نون 9

احوالِ واقعی.... شمس الدین آغا 10

حرفے چند.... دھرمیندر ناتھ 11

غیر مسلم شعرائے اردو کا نعتیہ کلام 13

پنڈت دیا شنکر نسیم لکھنوی 15

پنڈت امر ناتھ آشفتہ دہلوی 16

تارا چند تارا لاہوری 18

بھگت لچھمن داس تبسم علی پوری 19

مہاراجہ سرکشن پرشاد شاد حیدر آبادی 20

پیارے لال رونق دہلوی 21

پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی دہلوی 22

پنڈت تربھون ناتھ زتشی زار دہلوی 23

منشی دُرگا سہائے سرور جہان آبادی 24

منشی روپ کشور نامی سہارنپوری 25

لکشمی نرائن سریواستو سخا میرٹھی 26

وشنو کمار ماتھر وشنو اکبر آبادی 27

تلوک چند محروم 28

سکھ دیو پرشاد بسمل الہ آبادی 29

گوپی ناتھ امن لکھنوی 30

منی لال جوان سندیلوی 31

شنکر سہائے جوہر بلگرامی 32

پنڈت راگھوندر راؤ جذب نظامی 33

بشن نرائن حامی بریلوی 34

رگھوپتی سہائے فراق گورکھپوری 35

بشیشور پرشاد منور لکھنوی 36

سرداری لال نشتر میرٹھی 37

پنڈت ہری چند اختر 38

گرسرن لال ادیب لکھنوی 39

سادھو رام آرزو سہارنپوری 40

لالہ امر چند قیس جالندھری 41

پورن سنگھ ہنر 42

لالہ دھرم پال گپتا وفا دہلوی 43

پنڈت بال مکند عرش ملسیانی 44

رادھا رمن جوش بدایونی 45

سردار کنور مہندر سنگھ بیدی سحر 46

بخشی شوری لال اختر امرتسری 47

کنور سورج نرائن سنہا ادب سیتاپوری 48

شیش چند طالب دہلوی 49

خزان چند بسیم حیرتی 50

دیا شنکر بحر موجی 51

بدھ پرکاش گپتا جوہر دیوبندی 52

مہر لال سونی ضیا فتح آبادی 53

رام پرکاش ساحر ہوشیارپوری 54

کشن لال خنداں دہلوی 55

سیارام سریواستو نظر لکھنوی 56

پنڈت رگھوناتھ سہائے اُمید 57

فہرست

باوا کرشن گوپال مغموم 59

کشور چند سین حقیر آستانی 60

پنڈت رتن موہن زتشی خار دہلوی 61

بنارسی داس شیدا انبالوی 62

کرپال سنگھ بیدار 63

بام دیو رشی پٹیالوی 64

جگن ناتھ آزاد 65

بھگوان داس برق 66

سردارا رام صابر ابوہری 67

ہمت رائے شرما 68

بنی نرائن بیکل 69

شیو پرشاد جاوید وششٹ 70

راجیندر نرائن سکسینہ بسمل شمس آبادی 71

منظر کے مدنا 72

جگدیش چند جین جگدیش 73

راجیندر بہادر موج فتح گڑھی 74

کرشن کمار سنگھ بینگ اکبرآبادی 75

ہیرا نند سوز 76

شمبھو دیال دانش 77

کرشن موہن لال کرشن موہن 78

چندر پرکاش جوہر بجنوری 79

رام پرکاش راہی 80

راجا پرشورام پرشاد حیدرآبادی 81

رانا بھگوان داس بھگوان 82

کالیداس گپتا رضا 83

کرشن بہاری نور لکھنوی 84

آنند موہن زتشی گلزار دہلوی 85

اندر سروپ ناداں 86

گنیش بہاری طرز لکھنوی 87

کیلاش چندر ماتھر ماہر 88

منوہر لال آہوجہ بیدل سرحدی 89

ایچ آر ابرول عرش صہبائی 90

رامانند بیتاب علی پوری 91

سریش بھٹ 92

پی پی سریواستو رند 93

بھگوان داس شباب للت 94

شیام سندر باصر کشمیری 95

مہندر سنگھ آزاد گرداس پوری 96

کرشن کمار طور 97

دھرمیندر ناتھ 98

سردار کرنیل سنگھ پنچھی 100

کمار پاشی 101

مہندر پرتاپ چاند 102

ستنام سنگھ خمار 103

سوہن لال سوہن راہی 104

چھوٹے لال گپتا منظر بدایونی 105

فہرست

برج ابھیلاشی غازی آبادی 106
گربخش سنگھ مخمور جالندھری 107
ودّیا ساگر آنند 108
رمیش پرشاد گرگ آتش بناری 109
چندر بھان خیال 110
پرکاش ناتھ پرویز 111
چندر پرکاش پاریکھ چندر جے پوری 112
انجنا سندھیر 113
جتیندر پرواز 114
ہندو دیوی دیوتاؤں سے متعلق مسلم شعرا کا کلام 115
ولی محمد نظیر اکبر آبادی 117
محمد محسن کاکوروی 120
سراج الدین خاں سائل دہلوی 121
ظفر علی خاں 122
سیّد فضل الحسن حسرت موہانی 123
علامہ محمد اقبال 124
سیّد عاشق حسین سیماب اکبر آبادی 126
مرزا جعفر علی خاں اثر لکھنوی 128
شبیر حسن خاں جوش ملیح آبادی 129
سیّد عیسیٰ میاں بسمل سعیدی 130
عبد الخالق نہال سیوہاروی 131
محمد اصغر خاں شعری بھوپالی 132
محمد صمد یار خاں ساغر نظامی 133
نذیر احمد نذیر بناری 136
ثناء اللہ ڈار میراجی 137
محمد خضر برنی 138
عبد الحئی ساحر لدھیانوی 139
بانو طاہرہ سعید 140
ابن الحسین نظمی مہدی 141
چودھری عزیز احمد خاں عزیز وارثی 142
عبد العزیز خالد 143
سیّد وقار احمد شہاب جعفری 144
سلطان محمد خاں مخمور سعیدی 145
محمد حنیف کیفی 146
افتخار الحسن عنوان چشتی 147
سید علی رضا نقوی رضا امروہوی 149
مقتدیٰ حسن ندا فاضلی 151
رفیعہ شبنم عابدی 152
نور احمد نور میرٹھی 153
متفرقات 154
علی سردار جعفری 155
عبد الحئی راغب دہلوی 159
کتابیات 160

The Lord Noon Kt, MBE
House of Lords, London SW1A 0PW

25 Queen Anne's Gate, St. James's Park, London SW1H 9BU

بصد عزّت واحترام

اُردو، ہندی ہی کی طرح خالصتاً ایک ہندوستانی زبان ہے۔ یہ دونوں زبانیں برِ صغیر، میں روز مرّہ بات چیت کا زبردست وسیلہ ہیں۔ اُردو زبان، شاعروں، قلم کاروں، ہندوؤں، مسلمانوں، سکھوں اور پارسیوں سبھی کے لیے رابطہ اور اظہارِ خیال کے لیے واحد ذریعہ ہے۔ یہ صرف اُردو کلچر ہی ہے جس کے آئینے میں ہم بہ آسانی کاشی، جامع مسجد، تاج محل اور اجنتا کی جھلکیاں دیکھ سکتے ہیں۔ اُردو کو ہم بجا طور پر ہندوستان کے مشترکہ کلچر کی علامت کہہ سکتے ہیں۔

میرے لیے یہ ایک یُمن وسعادت اور دلی مسرّت کا مقام ہے کہ میں اس مفید ومنفرد کتاب ''روشنی کے مینار'' کی پیشکش میں شریک کار ہوں۔

لارڈ غلام نون

۲۵؍ستمبر ۲۰۱۵ء

Shamsuddin Agha
(President)

Indian Muslim Federation (U.K.) Indian Muslim Federation Hall, Trinity Close, London-E114RP

احوالِ واقعی

اردو ہماری گنگا جمنی تہذیب کی نمائندہ زبان ہے۔ ہندوستان کی جنگِ آزادی میں اس زبان کا ناقابلِ فراموش رول رہا ہے۔ یہ زبان محبت، موافقت اور میل جول کا سرچشمہ ہے۔ مذہبی رواداری، قومی یکجہتی، باہمی میل ملاپ اس زبان کی سرشت میں شامل ہے۔ اردو شعروادب کی توسیع اشاعت میں جوش ملیح آبادی، علامہ محمد اقبال، فیض احمد فیض جیسے اَن گنت مسلم ادیبوں ودانشوروں کے شانہ بہ شانہ منشی پریم چند، کرشن چندر، ہرگوپال سنگھ تفتہ، دیاشنکر نسیم، چکبست، فراق گورکھپوری جیسے کئی غیر مسلم شاعروں، افسانہ نگاروں کی خدمات بھی شاملِ حال رہی ہیں۔

گزشتہ سال لندن میں مقیم معروف فلاح کار ہمارے ہمدم دیرینہ لارڈ جی کے نون (جناب لارڈ غلام نون) نے ہمیں مشورہ دیا کہ کیوں نہ ایک ایسی کتاب ترتیب دی جائے جس میں مسلم وغیر مسلم شاعروں کے عقیدت مندانہ کلام شامل ہوں تا کہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی مناسب نمائندگی ہو سکے۔ آج کے متعصبانہ دَور میں موصوف کی اس مشفقانہ تجویز سے بھلا کِسے انکار ہوسکتا ہے۔ بس کیا تھا اس معقول منصوبے پر عمل درآمد شروع ہوگیا اور نتیجتاً 'روشنی کے مینار' آپ کے سامنے ہے۔ اِس گراں قدر پروجیکٹ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہم لارڈ جی کے نون صاحب کے عملی وقلمی تعاون کے شکر گزار ہیں۔ ہم جناب دھرمیندر ناتھ کے بے حد ممنون ہیں کہ انھوں نے اپنی تالیف کردہ کتاب 'ہمارے رسول' سے بیشتر کلام نہ صرف 'روشنی کے مینار' میں شامل کرنے کی ہمیں اجازت مرحمت فرمائی بلکہ اپنے گراں قدر مشوروں سے بھی نوازا۔

ہمارے ہر دل عزیز دوست معروف شاعر وصحافی اطہر عزیز صاحب (مہتمم ایڈشاٹ پبلی کیشنز) کے بھی ہم شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود اس کتاب کی تیاری میں نہ صرف بھر پور دلچسپی کا مظاہرہ کیا بلکہ اس کو زیورِ طباعت سے بحسن وخوبی آراستہ کر کے سرمایۂ شعروادب میں سنہرا اضافہ کیا ہے۔

شمس الدین آغا

۲۸ رستمبر ۲۰۱۵ء

حرفِ چند

جب فکر سرگرمِ عمل اور زندگی حرکت پذیر ہو تو روشنی کی جانب سفر شروع ہو جاتا ہے۔ جس کی تمنا اس ملک کے دانشوروں نے کی تھی، 'تمسو ما جیوتر گمیہ' (مجھے ظلمت سے روشنی کی طرف لے چل)۔ دراصل انسانی تہذیب و ثقافت روشنی کی جانب سفر ہی تو ہے، جن ہادیوں نے انسان کی اس پُر نور راہِ مستقیم پر رہنمائی کی وہی روشنی کے مینار بن گئے جن کے آگے اہلِ عقیدت کے سر خم ہیں۔

ہندوستان والوں نے اپنے دِلوں کے دروازے کھلے رکھے اور وسیع النظری کے رویّے کو اپنایا۔ یہاں کے مفکرین نے تو یہاں تک کہہ دیا 'ادار چرتانام وسودھیو کٹمبکم' (روشن ضمیر لوگوں کے لیے کُل عالم ایک خاندان ہے) اور 'ایکھو ستیہ بہودھا ودنتی' (ایک ہی ستیہ کا اظہار مختلف طریقوں سے کیا جاسکتا ہے) جس نے بھی حق کی بات کی یہاں والوں نے اُسے اپنے دل میں جگہ دی۔ اردو اِسی ملک میں جنمی ایک مخلوط اور تکثیری زبان ہے جس کی جڑیں مشترکہ تہذیب میں گہری پیوست ہیں۔

یہاں کے غیر مسلم اردو شعرا نے محامد، نعوت، مناقب، مراثی، سلام وغیرہ کے ذریعے خدا اور اُس کے رسول صلعم، حضرت علیؑ اور حضرت حسینؑ کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ میری تالیف 'ہمارے رسول' میں ۳۲۰ر غیر مسلم شعرا کا نعتیہ کلام موجود ہے، اس کتاب کی خاصی پذیرائی ہوئی۔ میری کاوِش کو سراہتے ہوئے مجھ سے اصرار کیا گیا کہ حضرت علیؑ، حضرت حسینؑ کے لیے ایسا ہی نیا پراجیکٹ شروع کروں (اس سلسلے میں ۴۳ر غیر مسلم مرثیہ نگار شعرا اور ۲۰۰ر سے زائد سلام کہنے والوں کا کلام میں نے جمع کرلیا ہے، انشا اللہ ہمارے حضرت علیؑ پر کام جلد ہی شروع ہو جائے گا)۔ مذہبی رواداری ہمارے ملک کی ثقافت کی بنیاد ہے۔ مغل شہنشاہ جہانگیر کے دورِ حکومت میں گردھر کائستھ نے فارسی میں جو رامائن کا ترجمہ کیا اُس کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا ہے۔ فارسی میں رامائن کے

۸۶/تراجم موجود ہیں۔ گیتا کے عربی میں ۴/ترجمے کیے گئے ہیں۔ کنور مہندر سنگھ بیدی کا یہ نعتیہ شعر بہت مقبول ہوا۔

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں صرف مسلم کا محمدؐ پہ اِجارہ تو نہیں

اِسی طرح دِوا کر راہی کے اِس شعر کو قبولِ عام کی سند ملی۔

سوادِ خونِ شہیداں کی عظمتوں کی قسم یزید مورچہ جیتا ہے جنگ ہارا ہے

ہندوستان کے مسلم شعرا نے بھی ہندو دیوی دیوتاؤں کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ صوفیوں نے رام رحیم کی دوریاں کم کیں۔ بھگتی تحریک اور تصوف ایک دوسرے پر اثر انداز ہوئے۔ صوفیوں کا تکیہ سب کے لیے کھلا تھا۔ صوفیوں نے عام فہم زبان میں لوگوں کو صلحِ کُل کا پیغام پہنچایا نیتجتاً ہم زبانی سے ہم خیالی پیدا ہوئی۔ رام، کرشن، جین تیر تھنکر مہاویر سوامی، گرونانک جی کے متعلق بہت سے مسلم شعرا کا کلام موجود ہے۔ راقم الحروف بھی ایسے ہی پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔ جس کا موضوع ہے ''اردو شاعری میں مذہبی رواداری کی زرّیں روایت''۔ ''ہمارے رسول'' اُس سلسلے کی پہلی کتاب ہے۔ ملا مسیحا پانی پتی کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیں۔ مجھ جیسے بندۂ احقر نے ایسا کوئی شعر کسی اور زبان میں نہیں دیکھا۔ غور فرمایئے ایک مسلمان سخنور کا سیتا جی کو نذرانہ عقیدت۔

تنش را پیرہن عریاں نہ دیدہ چوں جان اندر تن و تن جاں نہ دیدہ

(یعنی سیتا جی کی پاکی کے بارے میں کیا پوچھتے ہو۔ اُن کے جسم کو تو اُن کے لباس نے بھی کبھی عریاں نہیں دیکھا۔ ہماری جان ہمارے جسم میں ہے، لیکن جسم نے کبھی جان کو نہیں دیکھا، یہی حال سیتا جی کا ہے۔)

برادرم اطہر عزیز صاحب اور اُن کے احباب غلام نون صاحب اور شمس الدین آغا صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ادارہ ایڈ شاٹ پبلی کیشنز (ممبئی) کے تحت 'روشنی کے مینار' نام سے ایسے ہی موضوع پر ایک کتاب شائع ہو رہی ہے۔ جس میں ہندو شعرا کا نعتیہ کلام اور مسلم شعرا کا ہندو دیوی دیوتاؤں سے متعلق کلام شائع کیا جائے گا۔ ایسی کتابوں کی آجکل بہت ضرورت ہے۔ خدا اُن تمام احباب کو اِس کام میں کامیابی دے۔ اس کے اجر سے نوازے۔ آمین

دھرمیندر ناتھ

بی/۱۳۹، پاکٹ بی میور وہار، فیز ۱۱، دہلی ۱۱۰۰۹۱

۱۸/اکتوبر ۲۰۱۵ء

غیر مسلم شعرائے اردو

کا نعتیہ کلام

نظر آئے نہ جلوہ ہر گھڑی کیوں کر محمدؐ کا
ازل سے ہے دل و دیدہ میں اپنے گھر محمدؐ کا

(پیارے لال رونق دہلوی)

پنڈت دیاشنکر نسیم لکھنوی

اُردو کے مایہ ناز شاعر مشہور مثنوی نگار پنڈت دیاشنکر نسیم خلف پنڈت گنگا پرشاد ۱۸۱۱ء میں پیدا ہوئے۔آپ شاہی فوج میں وکیل تھے آپ کا انتقال بعمر ۳۴ ؍سال ۱۸۴۵ء میں ہوا۔آپ خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی کے تلامذۂ ارشد میں تھے۔آپ کا خاص میدان مثنوی تھا آپ کی معرکۃ آلاراء مثنوی گلزارِ نسیم ہے۔آپ کی اس شہرہ آفاق مثنوی کا آغاز بھی حمد و نعت کے چند اشعار سے ہوا ہے۔

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری
ثمرہ ہے قلم کا حمد باری
کرتا ہے یہ دو زباں سے یکسر
حمدِ حق و مدحتِ پیمبر
پانچ انگلیوں میں یہ حرف زن ہے
یعنی کہ مطیعِ پنجتن ہے

☆☆☆

پنڈت امرناتھ آشفتہ دہلوی

باپ کشمیری پنڈت تھے، دہلی میں ولادت ہوئی خدا بخش تنویر سے تلمذ حاصل کیا۔ لاہور اور اس کے نواح میں عہدۂ منصفی پر تعینات رہے۔ اعلیٰ درجہ کے فارسی داں تھے قادر الکلام، خوش فکر و خوش اخلاق تھے انتقال ۱۸۸۵ء میں ہوا۔ صاحبِ دیوان شاعر تھے، تذکرہ 'شعرائے گلشنِ کشمیر' میں انھیں امیر الشعرا کہا گیا ہے۔

زیبِ کونین بہارِ چمن مطلبی
نہ ہوا اور نہ ہوئے گا کوئی تم سا نبی
شافعِ روزِ جزا سرورِ عالم نسبی
مرحبا سیدِ مکی ، مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

ذرۂ خاکِ درِ پاک سے خورشید ہے کم
آپ کے نور سے روشن ہوئے دونوں عالم
رخ ہے آئینۂ قدرت مجھے کعبہ کی قسم
منِ بے دل بجمالِ تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

ابرِ رحمت ہو تمھیں اے شہِ عالی درجات
حشر میں آپ ہی کے ہاتھ سبھوں کی ہے نجات
ہوگی محشر میں زباں پر یہی ہر ایک کے بات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد می گذرد تشنہ لبی

کوچہ حضرت کا ہے صد رشکِ دہِ باغ اِرم
صدقے ہے سنگِ در پاک پہ عرش اعظم
آپ کا رتبہٗ عالی ہے یا شاہِ امم
نسبتی خود بہ سگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی

شوقِ دیدار میں بیتاب ہوں دم پر ہے بنی
میری اے سید کونین خبر لو جلدی
عرضِ قدسی کی ہے جو وہی آشفتہ کی بھی
سیدی انت حبیبی و طبیبی قلبی

آمدہ سوی تو قدسی پئے درماں طلبی

☆☆☆

تارا چند تارا لاہوری

ولادت ۱۸۲۸ء یا ۱۸۲۹ء میں ہوئی۔ آپ دلّی دروازہ لاہور میں حلوہ سوہن کی دکان کرتے تھے آپ کا مشہور مصرعہ ہے ''تارا نہ ہو تو حلوۂ سوہن کھلائے کون'' آپ جناب الٰہی بخش رفیق کے شاگرد تھے اُستاد اور شاگرد دونوں کا دیوان اکٹھا شائع ہوا۔ جس کا نام دیوانِ رفیق و تارا ہے۔ آپ کا انتقال بعمر ۸۰ برس، ۱۹۰۸ء یا ۱۹۰۹ء میں ہوا۔ آنحضرتؐ سے اُنہیں عقیدت تھی اسی لیے کلام میں شگفتگی کا اظہار ہے۔

ہیں جہاں میں گو بظاہر مائلِ زنّار ہم
دل سے ہیں مفتونِ حُسنِ احمد مختار ہم
لکھ رہے ہیں ہم دُرِ دندانِ احمد کی ثنا
ڈھیر گوہر کا لگاتے ہیں سرِ بازار ہم
اِس تمنّا میں درِ دیدہ سدا رہتے ہیں وا
شاہدِ مقصود کا دیکھیں کہیں دیدار ہم

☆

غبار اس روضۂ اقدس کا ماتھے پہ لگاؤں گا
گزر اپنا مدینے میں اگر مثلِ صبا ہوگا
کوئی اس روضۂ اقدس کا بتلا دے اگر رستہ
بھلا ہوگا ، بھلا ہوگا ، بھلا ہوگا ، بھلا ہوگا

☆

خالی رہے نہ جامِ عنایت سے یہ غلام
ہے اتنی عرض مالک کوثر کے سامنے
یہ وصفِ مصطفٰے کبھی خالی نہ جائے گا
مل جائے گا صلہ مجھے داور کے سامنے

☆☆☆

بھگت لچھمن داس تبسم علی پوری

خلف بھگت حکم چند تحصیل علی پور، ضلع مظفر گڑھ ۱۸۵۰ء میں پیدا ہوئے آپ جوش ملیح آبادی کے شاگرد تھے۔ تقسیم وطن کے بعد سونی پت ہریانہ کے سرپرست تھے آپ کے دو دیوان 'برق تبسم' اور 'عزمِ جواں' شائع ہوئے، آپ کا انتقال ۲ر جنوری ۱۹۴۰ء کو ہوا۔

والیِ کون و مکاں ، اب آیئے آجایئے
بادشاہِ دوجہاں ، اب آیئے آجایئے

مائلِ آہ و فغاں ہے دیر سے انسانیت
اے امین و پاسباں ، اب آیئے آجایئے

دل ترستے ہیں کہیں سے معرفت کی مئے ملے
ساقیِ بزمِ مغاں ، اب آیئے آجایئے

بھول بیٹھے ہیں تبسم ہم صراطِ مستقیم
ہادیِ گوہر فشاں ، اب آیئے آجایئے

☆☆☆

مہاراجہ سرکشن پرشاد شاؔد حیدرآبادی

جناب شاؔد خلف جناب راجہ ہری کشن پرشاد نے اپنے نانا مہاراجہ نریندر پرشاد کے زیر سایہ تعلیم وتربیت حاصل کی۔ آپ نے اردو، عربی، فارسی، تلنگی اور مراٹھی زبانوں میں اچھی قابلیت حاصل کی اور مدرسہ عالیہ حیدرآباد میں تعلیم پائی۔ شاد صاحب اپنے دادا کے جانشین ہوئے جاگیرات پیش کاری عطا ہوئے۔ حیدرآباد حکومت کی طرف سے ۱۲۹۱ھ میں راجہ بہادر، ۱۳۱۰ھ میں راجا راجایان مہاراجا بہادر، ۱۳۲۰ھ میں یمین السلطنت اور حکومت ہند کی طرف سے ۱۹۰۳ء میں سی آئی ای اور ۱۹۱۰ء میں جی سی آئی کے خطابات سے سرفراز ہوئے۔ آپ کی وفات بعمر ۷۷ سال ۱۹۴۰ء میں ہوئی۔ تصوّف آپ کا خاص موضوع شاعری تھا۔

آپ کا خوانِ کرم سارے جہاں میں ہے بچھا
یار و اغیار ہیں مہمانِ رسولِ عربی

آپ کے دید کی خواہش ہے دلِ مضطر کو
مضطرب رکھتے ہیں ارمانِ رسولِ عربی

انبیا جتنے ہیں آپ اُن کے بھی شافع ہوں گے
سب کے سب مانیں گے احسانِ رسولِ عربی

باغِ احمد کے ہیں دو پھول حسن اور حسین
یہی دو ہیں گل و ریحانِ رسولِ عربی

بخشوائیں نہ اگر آپ مجھے محشر میں
ہوگا بس ہاتھ میں دامانِ رسولِ عربی

عشق سے بڑھ کے کوئی چیز نہیں پاس مرے
کہ یہی ہدیہ ہے شایانِ رسولِ عربی

مئے توحید پلاکر مجھے کردیں سرشار
ہوگا سر پر مرے احسان رسولِ عربی

کیوں نہ تعریف کریں لوگ سخن کی اے شاؔد
دل و جاں سے ہوں ثنا خوانِ رسولِ عربی

☆☆☆

پیارے لال رونق دہلوی

خلف جناب جے نرائن ماتھر، ساکن محلہ روشن پورہ، دہلی نے ابتدائی تعلیم مکتب میں محلے کے ایک عالم دین مولانا مغل بیگ مرحوم سے حاصل کی۔ جوانی میں شاعری کا شوق ہوا۔ ایک غزل استاد داغ کے پاس حیدر آباد بھیجی انھوں نے مشورہ دیا کہ مولانا حافظ عبدالرحمٰن راسخ دہلوی کو کلام دکھالیا کرو۔ رونق صاحب راسخ دہلوی کے تلامذہ میں شامل ہوگئے اور قلیل عرصہ میں اس قدر استعداد پیدا کرلی کہ استاد شاعروں میں شمار ہونے لگے۔ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں نظمیں بھی کہی ہیں۔ دو دیوان مرتب کیے رونقِ سخن (مجموعہ غزلیات) پہلے شائع ہوا جب کہ دوسرا شعری مجموعہ ' کلامِ رونق ' انتقال کے بعد ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا۔ آپ مئی ۱۹۳۴ء میں دارِ فانی سے رخصت ہوئے شاگردوں میں قیصر، شیدا اور فروغ مشہور ہوئے۔

نظر آئے نہ جلوہ ہر گھڑی کیوں کر محمدؐ کا
ازل سے ہے دل و دیدہ میں اپنے گھر محمدؐ کا

قلم لاؤں پرِ جبریل بن کر شاخِ طوبیٰ سے
رقم ہو جب کہیں وصفِ رخِ انور محمدؐ کا

نظر آتی ہے جو صورت سمجھتا ہوں نبی آئے
ہوا کرتا ہے دھوکا خواب میں اکثر محمدؐ کا

نہ ڈر تر دامنی کا ہے نہ کچھ خوفِ معاصی ہے
بھروسا ہے پئے بخشش سرِ محشر محمدؐ کا

کھنچا آئینۂ دل پر مرے اک نقشِ صد حیرت
نظر آیا جو عکسِ عارضِ انور محمدؐ کا

نہ پوچھو یہ سرِ عرشِ بریں کس شان سے پہنچے
شبِ معراج تھا کچھ اور کروفر محمدؐ کا

نشاں مخلوق کا ہوتا نہ بنتی یہ کبھی دنیا
نہ آتا صورتِ انساں میں گر پیکر محمدؐ کا

نہ کیوں کر قدر ہو رونق دِرہم داغِ محبت کا
کہ ہے بیٹھا ہوا دل پر مرے سکّہ محمدؐ کا

☆☆☆

پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفیؔ دہلوی

دلی کے ایک مشہور کشمیری پنڈت خاندان میں ۱۲ر دسمبر ۱۸۶۶ء کو جنم ہوا۔ آپ کے والد کنہیالا دتاتریہ شہر نابھا میں کوتوال تھے۔ والد کا سایہ جلد ہی سر سے اُٹھ گیا اور آپ کی پرورش ننہال (دلی) میں ہوئی۔ بازار سیتارام کے ایک مکتب میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ گھر پر نانا بھی اعلیٰ اور معیاری کتابوں کا درس دینے لگے۔ شاہ جی کے چھتے کے سرکاری اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد سینٹ اسٹیفینز کالج دہلی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے لالہ سری رام کے مشہور تذکرے 'خمخانۂ جاوید' کی جلدوں کی ترتیب و تدوین میں تعاون کیا۔ یکم رنومبر ۱۹۵۵ء کو غازی آباد (اتر پردیش) میں انتقال ہوا۔

ہو شوق نہ کیوں نعتِ رسولِ دوسرا کا
مضموں ہو عیاں دل میں جو لولاک لما کا

تھی بعثتِ محمود خداوند کو منظور
تھا پھل وہ بشارت کا نتیجہ نہ دعا کا

پہنچایا ہے کس اوجِ سعادت پہ جہاں کو
پھر رُتبہ ہو کم عرش سے کیوں غارِ حرا کا

معراج ہو مومن کو نہ کیوں اُس کی زیارت
ہے خلدِ بریں روضۂ پُرنور کا خاکا

دے علم و یقیں کو مرے رفعت شہِ عالم
نام اونچا ہے جس طرح حرا اور صفا کا

یوں روشنی ایمان کی دے دل میں کہ جیسے
بطحا سے ہوا جلوہ فگن نور خدا کا

ہے حامی و ممدوح مرا شافعِ عالم
کیفیؔ مجھے اب خوف ہے کیا روزِ جزا کا

☆☆☆

پنڈت تربھون ناتھ زتشی زارؔ دہلوی

آپ کشمیری پنڈت جناب پرتھی ناتھ زتشی کے صاحبزادے تھے۔ آپ کی ولادت سن ۱۸۷۱ء اور تاریخ وفات ۶/اکتوبر ۱۹۶۵ء ہے۔ مولانا محمد حسین آزاد اور مولانا الطاف حسین حالی سے اردو، فارسی اور عربی پڑھی۔ گورنمنٹ کالج لاہور اور اورینٹل کالج لاہور میں نصابی تعلیم حاصل کی۔ اندر پرستھ کالج دہلی یونیورسٹی میں ۳۲ سال اردو فارسی شعبہ کے صدر اور اُستاد رہے۔ داغ دہلوی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ اوائل عمری میں شمیم تخلص تھا بعدہٗ زارؔ اختیار کیا۔ آپ انگریزی اور فارسی پر عبور رکھتے تھے۔ آپ کے صاحبزادگان میں پنڈت رتن موہن ناتھ خارؔ دہلوی اور پنڈت آنند موہن گلزار دہلوی نے میدان شاعری میں بہت شہرت پائی۔ آپ نے حمد، منقبت، سلام، مرثیہ، غزل، رباعی، مسدس تمام اصناف سخن پر طبع آزمائی کی۔ قرآن پاک کی آیتوں، عربی اور فارسی کلاسیکل ادبی حوالے اور تلمیحات ان کا خاص مذاق تھا۔

ہوئی خود حقیقتِ مختفی ، تھی جلی لباسِ مجاز میں
نظر آئی جس کی ضیائے ضو جسد قریشِ حجاز میں

وہی ذاتِ بابرکات تھی ، بخدا سکونِ حیات تھی
وہ ربوبیت کی شمولیت ، تھی ادائے حلم و طراز میں

وہی مصطفیٰ ، وہی مجتبیٰ ، وہی مبتدا ، وہی منتہا
وہی سوز میں وہی ساز میں وہی ترک میں وہی تاز میں

وہی آنِ حق ، وہی شانِ حق ، وہی کانِ حق وہی جانِ حق
ہوئے مومن اس کے ہی کلمہ گو کیے سجدے اس کو نماز میں

وہی چشمِ نور دراصل تھی کہ بصیرتی شبِ وصل تھی
نہ ہوئے جو آئینہ حیرتی بہ لحاظِ آئینہ ناز میں

جو یہ مکہ کعبۂ فرش ہے تو مدینہ قبلۂ عرش ہے
کہ جہاں وہ جلوۂ شانِ حق ہے خدا سے راز و نیاز میں

زہے صدق و عدل زہے سخا ، زہے فقر و حلم زہے عطا
ہوئے نشر حشر جہاں میں یہ کسی طرزِ عفو طراز میں

ہوئے خار مسلم منتشر ہوئے زارؔ مومن منتظر
ہیں اُمیدوار کہ پائیں بارِ حضور بندہ نواز میں

☆☆☆

منشی دُرگا سہائے سرورؔ جہان آبادی

حکیم پیارے لال صاحب سکینہ کے فرزند تھے اِن کے بزرگوں نے عہدِ شاہجہانی میں دلی چھوڑ کر جہاں آباد میں سکونت اختیار کی تھی۔ گھر میں ادبی فضا تھی، شعری نشستیں ہوتی تھیں ان کے والد شعرا کا کلام سننے لکھنؤ اور دلی جایا کرتے تھے۔ اِس مشہور سخنور کی وِلادت ۱۸۷۳ء میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والد کی رہنمائی میں ہوئی، پہلے وحشت تخلص اختیار کیا بعدہٗ سرور ہو گئے۔ سرور زود گو بلند مرتبہ شاعر تھے۔ آپ ۲۰؍دسمبر ۱۹۱۰ء کو اِس دارِ فانی سے رُخصت ہوئے دو مجموعے شائع ہوئے خمخانۂ سرور اور جامِ سرور۔ آپ کا ایک نعتیہ مخمس بہت مقبول ہوا جو آپ کے اُستاد بیان میرٹھی کی نعت کی تضمین ہے۔

دلِ بیتاب کو سینے سے لگا لے آجا
کہ سنبھلتا نہیں کمبخت سنبھالے آجا
پاؤں ہیں طولِ شبِ غم نے نکالے آجا
خواب میں زلف کو مکھڑے سے لگا لے آجا

بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا

نہیں خورشید کو ملتا تیرے سائے کا پتہ
کہ بنا نورِ ازل سے ہے سراپا تیرا
اللہ اللہ ترے چاند سے مکھڑے کی ضیا
کون ہے ماہِ عرب، کون ہے محبوب خدا

اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا

دل ہی دل میں مرے ارمان گھلے جاتے ہیں
خاک پہ گر کے دُرِ اشک رُلے جاتے ہیں
تیری رُسوائی پہ یہ کمبخت تُلے جاتے ہیں
ہوں سیہ کار مرے عیب کھلے جاتے ہیں

کملی والے مجھے کملی میں چھپالے آجا

☆☆☆

منشی روپ کشور نامؔی سہارنپوری

آپ خلفِ لالہ نندلال جین تھے اور سہارنپور سے تعلق تھا، شنکر لال ساقؔی سکندر آبادی اور جناب غریب سہارنپوری سے شرفِ تلمذ رکھتے تھے۔ آپ کی ہر غزل کا مطلع نعتیہ ہوتا تھا، آپ فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے تھے۔ آپ کی ولادت ۱۸۷۴ء میں ہوئی تھی۔

رسولوں میں محمدؐ مصطفیٰ تم سب سے برتر ہو
قسیمِ آبِ کوثر ہو شفیعِ روزِ محشر ہو

گزارے سات دن جو آستانے پر محمدؐ کے
گدا وہ ایک ہی ہفتے میں شاہِ ہفت کشور ہو

رسول اللہ کے در پر رسائی اُس کی ہوتی ہے
مقدر جس کا یاور ہو، نصیبہ جس کا رہبر ہو

جو ہو تیار آبِ رحمت و قندِ شفاعت سے
عنایت تشنہ کاموں کو اِسی شربت کا ساغر ہو

دِلوں میں روشنی پھیلے چراغِ عشقِ احمدؐ کی
دعا یہ ہے مرا نخلِ تمنا بار آور ہو

نہیں نامؔی کو کچھ ڈر پرسشِ روزِ قیامت کا
گنہگاروں کے سرور ہو شفیعِ روزِ محشر ہو

☆☆☆

لکشمی نرائن سریواستو سخاؔ میرٹھی

خلف منشی تربینی پرشاد ۱۸۷۵ء کے قریب پیدا ہوئے۔ سخاؔ عربی زبان سے واقف تھے اور اردو فارسی میں مہارت رکھتے تھے۔ بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد جے پور ریذیڈنسی میں ملازم ہوگئے اس کے بعد ترقی کر کے کلکٹر و ڈپٹی مجسٹریٹ ہوئے۔ تمام اصناف سخن میں شاعری کی ہے۔ ایک مجموعہ معراج محبت کے نام سے سیّد احمد علی شاہ قمرؔ نے ترتیب دے کر ۱۹۷۷ء میں شائع کیا۔ جس میں فارسی کلام کے علاوہ پچاس نعتیں منقبتیں بھی ہیں۔

نہ ہوتا گر ثناخواں خالقِ اکبر محمدؐ کا
تو ہوتا خلق پر رتبہ عیاں کیوں کر محمدؐ کا

یہی حجت ہے وحدت کی ، یہی حجت رسالت کی
ہدایت حق کی کرنا خلق میں آکر محمدؐ کا

محمد کی بشارت دینے کو پیغمبری پائی
غرض ممنون ہے ہر ایک پیغمبر محمدؐ کا

جبیں سائی کی حسرت جبہ سائی کے یہ ارماں ہیں
ہمارا سر ہو یارب اور سنگِ در محمدؐ کا

لگی پھرنے بہار جنتِ فردوس آنکھوں میں
جو چاہا دل نے دیکھوں روضہ انور محمدؐ کا

نظر میں اپنی یہ کثرت سراسر نورِ وحدت ہے
نظر سے پوچھ لو احساں ہے جو ہم پر محمدؐ کا

یہاں سیراب زمزم سے کیا ہے تشنہ کاموں کو
کرم تو دیکھنا چل کر لبِ کوثر محمدؐ کا

بس اوصاف حمیدہ کا خلاصہ اے سخاؔ یہ ہے
ہوا ہے کوئی اب تک اور نہ ہو ہمسر محمدؐ کا

☆☆☆

وشنو کمار ماتھر وشنو اکبر آبادی

وشنو کمار ماتھر، وشنوؔ اکبر آبادی، خلف منشی چیت لال ماتھر بنارس میں ۱۸۸۷ء میں پیدا ہوئے۔ بنارس میں ایف اے تک تعلیم پائی۔ گورنر صاحب کی کونسل میں کلرک تھے ۱۹۴۳ء میں سبکدوش ہوئے۔ باقاعدہ شاعری کا آغاز ۱۹۲۰ء میں ہوا۔ آپ نے جناب نوحؔ ناروی سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ زیادہ تر تصوف کے رنگ میں کلام کہتے تھے دو دیوان مرتب کئے لیکن شائع نہیں ہو سکے۔ آپ ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۲ء کو اس جہانِ فانی سے رُخصت ہوئے۔

ہے دل کو مرے شوقِ فراوانِ مدینہ
پورا اسے کر دیجئے سلطانِ مدینہ

بس اس کے سوا اور تمنا نہیں کوئی
ہو جاؤں نثارِ سر و سامانِ مدینہ

رضواں بھی نہ کیوں رشک کرے بخت پہ اُن کے
احباب جنہیں کہتے ہیں دربانِ مدینہ

کس واسطے خواہش ہو مجھے باغِ جناں کی
آنکھوں میں سمایا ہے گلستانِ مدینہ

پائیں گے وہی روزِ جزا رُتبۂ عالی
کہتی ہے جنہیں خلق غلامانِ مدینہ

قسمت کی رسائی نے جو پہنچا دیا مجھ کو
ہو جاؤں گا سو جان سے قربانِ مدینہ

وشنوؔ احد و احمد مرسل میں نہیں فرق
ہیں شاہِ دو عالم یہی، سلطانِ مدینہ

☆☆☆

تلوک چند محروم

جناب تلوک چند خلف جناب بھگت دیال یکم جولائی ۱۸۸۷ء کو گوجرانوالہ ضلع میانوالی (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ تقسیمِ وطن کے بعد ہندوستان تشریف لے آئے۔ کچھ دِنوں 'تیج' اخبار دہلی سے وابستہ رہے پھر کیمپ کالج دہلی میں لیکچرار ہو گئے۔ آپ کا انتقال ۶ رجنوری ۱۹۶۶ء کو ہوا، آپ کے کئی شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ 'چراغِ راہ' نامی نظم میں سیرت نبوی کی ایک مثال منظوم کی گئی ہے جس میں آنحضرت ایک یہودی کے جنازے کے لیے اُٹھ کر تعظیم کرتے ہیں اور چہرے پر غم کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام جب وجہ پوچھتے ہیں تو آنحضرت فرماتے ہیں:

یہ فرمایا مجھے معلوم ہے وہ نا مسلماں تھا
میسّر ہو سکی اُس کو نہ توفیقِ خداوندی
مگر اِس بات سے انکار ہرگز ہو نہیں سکتا
کہ جاں آفریں پاک کی مخلوق تھا وہ بھی
اُسی کے رحم کے سائے میں اُس نے پرورش پائی
اُسی کے لطف سے اُس نے بسر کی زندگی ساری
ہمارا اور اُس کا ایک خالق ایک آقا ہو
تو لازم ہے کہ اُس سے کیجئے اظہارِ غم خواری
صحابہ محوِ حیرت ہوگئے یہ گفتگو سن کر
نہ کیوں کر دلنشیں ہوتا جوابِ پُر اثر ایسا
بجالائے خدا کا شکر بے اندازہ یوں کہہ کر
زہے قسمت کہ ہم کو مل گیا ہے راہبر ایسا
مبارک پیشوا جس کی ہے شفقت دوست دشمن پر
مبارک پیش رو جس کا ہے سینہ صاف سینے سے

☆☆☆

سکھ دیو پرشاد بسمل الہ آبادی

خلف منشی بشیشور دیال سنہا، ۱۱؍نومبر ۱۸۸۹ء کو الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ کائستھ پاٹھ شالہ کالج اور ماڈرن ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ میونسپل بورڈ الہ آباد میں ملازمت کی۔ آپ نے حضرت نوحؔ ناروی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ صاحب تلامذہ اُستادِ فن تھے۔ جملہ اصناف سخن میں کامیاب طبع آزمائی کی ہے۔ رسالہ 'چاند' اور رسالہ 'طوفان' سے بھی وابستہ رہے۔ آپ کے دیوان 'جذباتِ بسمل' اور 'افکارِ بسمل' شائع ہو چکے ہیں۔ ۲۴؍نومبر ۱۹۷۵ء کو ۸۶ رسال کی عمر میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کے سبب آپ نے رحلت کی۔ آپ کے کلام میں حمدیہ اور نعتیہ اشعار خاصی تعداد میں موجود ہیں۔

واہ کیا آن ہے ، کیا شان رسولِ عربی
تم پہ سو جی سے ہوں قربان رسولِ عربی

خانۂ دل مرا جلوے سے منوّر ہو جائے
دو گھڑی تم جو ہو مہمان رسولِ عربی

اپنا جلوہ جو دکھا دو کبھی بھولے بسرے
پورے دل کے ہوں سب ارمان رسولِ عربی

عرش پر جب شب معراج سواری پہنچی
حوریں تم پر ہوئیں قربان رسولِ عربی

حشر میں اُمّت عاصی نے جو دیکھا تم کو
آگئی جان میں پھر جان رسولِ عربی

یہی بسملؔ کی تمنا ہے مدینے جا کر
آپ کے در کا ہوں دربان رسولِ عربی

☆☆☆

گوپی ناتھ امنؔ لکھنوی

خلف مہادیو پرشاد صاحب عاصیؔ تاریخ ولادت ۱۶رستمبر ۱۸۹۸ء، وفات ۷رجولائی ۱۹۸۳ء امنؔ صاحب، صاحب دیوان شاعر اور صاحبِ تلامذہ اُستادِ فن تھے۔ تحریک آزادی میں کئی دفعہ جیل گئے۔ روزنامہ تیج اخبار، دہلی کے مدیرِ اعلیٰ رہے۔ حصولِ آزادی کے بعد اسٹیٹ پریس افسر ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں دلی اسٹیٹ اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر اور منسٹر رہے۔ ۱۹۵۷ء میں پبلک ریلیشنز کمیٹی کے چیئر مین نامزد ہوئے اور اس عہدۂ جلیلہ پر ۱۰ربرس ذمہ داریاں نبھائیں۔ صدر جمہوریہ نے پدم بھوشن کے ایوارڈ سے نوازا۔ متعدد کمیٹیوں کے چیئر مین یا ممبر رہے۔ آپ عالم باعمل تھے۔ امنؔ صاحب کا مولانا عزیزؔ لکھنوی سے تلمذ رہا بعد میں بیج ناتھ فگارؔ سے بھی فیض یاب ہوئے۔ عالمِ ہفت زباں، مشہور صحافی، مترجم و مضمون نگار و مقرر جناب امنؔ کے کلام میں رنگِ تغزل اور تصوف کا حسین امتزاج ہے۔ ان کے دینی کلام کے دو مجموعے شائع ہوئے ہیں، 'سیلِ عقیدت' (حمد، نعت، منقبت، سلام اور مراثی مجموعہ) اور ایشور اللہ تیرے نام۔

تصویرِ حق صفات میں صورت رسول کی
تنویرِ حسنِ ذات تھی سیرتِ رسول کی
اللہ کے کرم سے مقدّر کے اوج سے
سینے میں جاگزیں ہے محبت رسول کی

☆

فرازِ عرش سے احمد سرِ فرشِ زمیں آئے
مبارک اہلِ دنیا رحمۃ للعالمیں آئے
فرشتوں سے کہیں بڑھ کر ہے رُتبہ ذاتِ انساں کا
جو کردارِ محمدؐ دیکھ لو تم کو یقیں آئے

☆

ثنا خوانِ پیمبر ذاکرِ آلِ پیمبر ہے
خدا ہی جانتا ہے بندہ مومن ہے کہ کافر ہے

☆☆☆

منی لال جواںؔ سندیلوی

جناب گلاب رائے شاہ کے فرزند منی لال جواںؔ صاحب سندیلہ ضلع ہردوئی میں ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ آٹھویں کلاس تک ہی تعلیم حاصل کر سکے کہ والد تجارت کے سلسلے میں لکھنؤ آ گئے۔ سلسلۂ تعلیم منقطع ہونے کے باوجود آپ نے اردو اور فارسی کا مطالعہ جاری رکھا۔ ۱۹۰۵ء میں شعر کہنا شروع کیا۔ میر منصب علی ہنرؔ سندیلوی سے مشورۂ سخن کیا اُن کے انتقال کے بعد جناب انور حسین آرزوؔ لکھنوی کے تلامذہ میں شامل ہو گئے۔ آرزوؔ صاحب کلکتہ آئے تو آپ بھی اُستاد کے ساتھ کلکتہ آ گئے۔ ۱۹۶۱ء میں لکھنؤ واپس آ گئے جہاں ۲۵ر جنوری ۱۹۷۴ء کو انتقال ہوا۔ آپ کے کئی مجموعے شائع ہوئے 'حسین چراغاں' (۱۹۶۳ء) 'شوخ غنچہ' (۱۹۶۴ء) 'چراغ قاف' (۱۹۹۶ء) رباعیات جواںؔ، 'خوش رنگ پھول'، 'فریاد و جواب فریاد' آپ کی ادبی یادگار ہیں۔ ہندی اور اردو میں بچّوں کے لیے بھی آپ نے لکھا۔

سرِ میّت اگر چھیڑو گے افسانہ محمدؐ کا
کفن کو پھاڑ کر اُٹھے گا دیوانہ محمدؐ کا

عطا کرتا ہے وہ قدرت چراغِ حسن کا جلوہ
پروں سے پہلے اُڑ جاتا ہے پروانہ محمدؐ کا

بدل دیتا ہے سیّاروں کی گردش عشقِ پیغمبر
مقدّر سے دبے کس طرح دیوانہ محمدؐ کا

مسلمانوں کو جانے دو یہ ہے کفار کا عالم
کہ اب تو چھین کر پیتے ہیں پیمانہ محمدؐ کا

جواںؔ جس وقت بھی پہنچوگے، آ جاؤ گے حیرت میں
ابھی دیکھا نہیں ہے تم نے میخانہ محمدؐ کا

☆☆☆

شنکر سہائے جوہر بلگرامی

خلف بابو بندا پرشاد سریواستو، قصبہ، بلگرام، ضلع ہردوئی میں ۱۱ر فروری ۱۸۹۰ء کو پیدا ہوئے۔ کیننگ کالج لکھنؤ سے بی اے اور الہ آباد سے ایل ایل بی کی اسناد حاصل کیں۔ حیدرآباد میں منصف ہو گئے اور ایک عرصے تک ناظم فوجداری و دیوانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ آخر میں وطن واپس آ کر وکالت کا پیشہ اپنایا۔ آپ نے جناب محمود عثمانی حمد بلگرامی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۷۱ء کو وفات ہوئی۔

یوں تو دنیا میں بہت سے ہوئے مولا والے
پر تری شان ہی کچھ اور تھی بطحا والے

تجھ کو معراج ہوئی اور وہ غش کھا کے گرے
تابِ نظارہ کہاں رکھتے تھے سینا والے

تو وہ مخلوق کہ خالق تری تخلیق پہ خوش
بعد مولیٰ تجھے کیوں مانیں نہ مولیٰ والے

☆

آئے گا سوا نیزے پہ جب نیّرِ اعظم
ہم ہوں گے تہہ دامنِ سلطان مدینہ

☆☆☆

پنڈت راگھوِندر راؤ جذبؔ نظامی

خلف پنڈت رام راؤ، ساکن گنگاوتی ضلع رایچور میں ۲۰؍اپریل ۱۸۹۴ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے پنڈت راجا رام سے فارسی سیکھی اردو میں ادیب کامل اور فارسی میں منشی کامل کی اسناد حاصل کر چکے تھے۔ مولانا احمد حسن شوکتؔ میرٹھی سے اصلاح لی۔ آپ ایک مشہور رباعی گو تھے، آندھرا اردو مجلس نے آپ کو خیام آندھرا کا خطاب دیا۔ رباعیات کے پانچ مجموعے (رباعیات جذبؔ ارمغان جذب، صد پارۂ جذب، تحفۂ جذب اور آہنگ جذب) اور غزلیات کا مجموعہ 'ساز غزل' شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کا ایک اور ادبی کارنامہ جنوبی ہند کے شعرا کا تذکرہ 'خمخانۂ کہن' ہے۔ ۲۸؍ستمبر ۱۹۷۳ء کو آپ کی وفات ہوئی۔

لکھتا ہوں ثنائے رخِ نیکوئے محمدؐ
ہے روکشِ خورشیدِ فلک روئے محمدؐ
اوصاف محمدؐ کے ہوں ظاہر نہیں ممکن
ہے غیرتِ خورشیدِ فلک روئے محمد
لولاک لما خلقت الافلاک ہے بے شک
مخلوق کو ظاہر ہوئی ہر خوئے محمدؐ
معراج میں سب چیزیں انہیں دیکھ رہی تھیں
پر حق کے سوا تھا نہ وہاں روئے محمدؐ
مکہ سے مدینے سے ہے پہنچی سرِ افلاک
بوئے گلِ رخسارہ و گیسوئے محمدؐ
اس جذبؔ دل افگار کو رویا میں کئی شب
یارب تو دکھادے رخِ نیکوئے محمدؐ

☆☆☆

بشن نرائن حامیؔ بریلوی

آپ پنڈت دیبی پرشاد صادقؔ بریلوی کے فرزند تھے اور ولادت ۱۸۹۶ء میں ہوئی تھی۔ ابتدائی تعلیم مولوی حامد علی بریلوی سے حاصل کی۔ آپ نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا فارسی میں اچھی استعداد تھی۔ آپ اپنے والد کے کتب خانہ سے فیض اُٹھاتے رہتے تھے ریلوے میں ہیڈ کلرک تھے۔ استعفا دے کر بمبئی چلے گئے آپ بمبئی میں راجہ بنی لال خلف راجا شیو لال کے پرائیوٹ سکریٹری مقرر ہوئے۔ نعتیں عقیدت سے کہتے تھے جو اُن کے عمدہ اور پاکیزہ جذبات کی آئینہ دار تھیں۔

ہو کس سے بیاں منزلت و شانِ محمدؐ
ہے آپ خداوند ثنا خوانِ محمدؐ
ہو کیوں نہ بشر تابعِ فرمانِ محمدؐ
فردوس میں جائیں گے غلامانِ محمدؐ
عاصی تپشِ مہرِ قیامت سے ڈریں کیوں
کافی ہے انہیں سایۂ دامانِ محمدؐ
پائیں گے اگر حکم تو محشر میں فرشتے
آنکھوں سے بجالائیں گے فرمانِ محمدؐ
از بسکہ گنہگار ہوں محشر میں الٰہی
چھوٹے نہ مرے ہاتھ سے دامانِ محمدؐ
اب تک ہے گرفتار اِسی پیچ میں سنبل
دیکھی تھی کبھی زلفِ پریشان محمدؐ
رضواں بھی اشاروں میں بتائیں گے کہ وہ ہے
ڈھونڈیں گے جو ہم حشر میں ایوانِ محمدؐ
دیکھیں گی رخ پاک جو فردوس میں حوریں
ہو جائیں گی سو جان سے قربانِ محمدؐ
بخشیں مجھے توفیق اگر نعت کی حامیؔ
بھولوں نہ کبھی عمر بھر احسانِ محمدؐ

☆☆☆

رگھوپتی سہائے فراقؔ گورکھپوری

مشہور اردو شاعر رگھوپتی سہائے فراقؔ ولد منشی گورکھ پرشاد عبرتؔ ۲۸ راگست ۱۸۹۶ء کو پیدا ہوئے آپ نے انگلش لٹریچر میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ مختلف کالجوں میں پروفیسر رہے انگلش ڈپارٹمنٹ الہ آباد یونیورسٹی سے ریٹائر ہوئے۔ ۳/ مارچ ۱۹۸۲ء کو دلی میں انتقال ہوا۔ آپ شاعری میں ناصریؔ مرحوم اور سید محمد عسکری وسیمؔ خیر آبادی کے شاگرد تھے۔ اردو شعر وادب میں آپ کا شمار صاحب طرز شعرا و ناقدین میں ہوتا ہے۔ غزل میں نئی طرز کے موجد ہیں۔ رمز و کنایات، شبستان، روپ، روحِ کائنات، مشعل، شعلۂ ساز آپ کے کلام کے مجموعے ہیں۔ ۱۹۶۹ء میں فراقؔ کو ملک کا سب سے بڑا ادبی اعزاز گیان پیٹھ ایوارڈ عطا کیا گیا تھا۔

انوار بے شمار معدود نہیں
رحمت کی شاہراہ مسدود نہیں
معلوم ہے کچھ تم کو محمدؐ کا مقام
وہ اُمّتِ اسلام میں محدود نہیں

☆☆☆

بشیشور پرشاد منور لکھنوی

آپ جس خاندان میں پیدا ہوئے اُس میں گزشتہ پانچ پشتوں سے نامور شاعر پیدا ہوئے ہیں اودے راج مطلع سے یہ سلسلہ شروع ہوکر ایشوری پرشاد شعاعؔ، پورن چند ذرہ اور اُن کے بیٹوں رام سہائے، تمنا ماتا پرشاد نیساںؔ اور دوارکا پرشاد اُفقؔ سے ہوتا ہوا اُن کے بیٹے بشیشور پرشاد منورؔ لکھنوی تک پہنچتا ہے۔ منور صاحب نے اسکولی تعلیم تو انٹرنس تک حاصل کی تھی لیکن آپ کا انگریزی، اردو، فارسی اور سنسکرت کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ عربی، فارسی، سنسکرت اور انگریزی کے شہ پاروں کا اردو میں منظوم ترجمہ کیا۔ کلام پاک کے بعض حصوں کے علاوہ مذہبی کتابوں کے بھی ترجمے کیے۔ آپ ۱۹۵۷ء میں ریلوے کے محکمہ آڈٹ سے ریٹائر ہوکر خدمتِ ادب میں مصروف ہوگئے۔ آپ کا انتقال ۲۴ مئی ۱۹۷۰ء کو ہوا۔

آپ پر نازل خدائے پاک نے قرآں کیا
سرمۂ توحید سے وا دیدۂ عرفاں کیا
آشکارا زندگی کا جوہرِ پنہاں کیا
پیکرِ اقدس کو رشکِ کعبۂ ایماں کیا
جو نہ سمجھیں آپ کا رُتبہ وہ اہلِ دل نہیں
اور کوئی جادۂ تسلیم کی منزل نہیں

وا نہ ہے چشمِ ضمیر اب تک، نہ صاحب دل ہوں میں
دور ہے کوسوں جو بیداری سے، وہ غافل ہوں میں
ناشناسِ رازِ پنہانِ حق و باطل ہوں میں
کیسے پھر اسلام کی تفہیم کے قابل ہوں میں
گو مسلماں میں نہیں پر قائلِ اسلام ہوں
کیوں کہ مردانِ خدا کا بندۂ بے دام ہوں

☆☆☆

سرداری لال نشترؔ میرٹھی

پنڈت منگل سین چورسیا کے فرزند جناب سرداری لال ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے۔اردو اور انگریزی میں کافی دستگاہ تھی۔آپ نے شریف اللہ ربطؔ میرٹھی کی شاگردی اختیار کی پھر مولانا شعیب احمد ندرتؔ میرٹھی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔آپ کو قدرت نے فکر جدّت طراز اور مذاق سلیم عطا کیا تھا۔آپ نے ایک دیوان ترتیب دیا تھا جو شائع نہ ہو سکا ۲۸؍فروری ۱۹۵۲ء کو انتقال ہوا۔

جنابِ محمدؐ شہِ انبیا تھے
مگر دستگیرِ امیر و گدا تھے

طلسمِ عداوت کو حضرت نے توڑا
خلائق میں رشتہ محبت کا جوڑا

یتیموں کے محسن نگہبان تھے وہ
غریبوں پہ سو دل سے قربان تھے وہ

کئے صاف پہلے تو دل کاوشوں سے
جلادی پھر اخلاق کی تابشوں سے

بچایا ہر انسان کو لغزشوں سے
رہائی جہاں کو ملی شورشوں سے

ہدایت کا دنیا میں پیغام لائے
وہ شمعِ تجلائے اسلام لائے

نہ کی رنج وغم کی شکایت کسی سے
نہ رکھی جہاں میں عداوت کسی سے

نہ غصہ ،نہ خفگی نہ نخوت کسی سے
نہ کینہ نہ رنجش ، نہ نفرت کسی سے

میسّر یہ قدرت کسی کو کہاں تھی
زبانِ محمدؐ خدا کی زباں تھی

زمانے میں کس طرح رہتی غلامی
کہ تھے آپ آزادیوں کے پیامی

ہیں ممنونِ احسانِ ذاتِ گرامی
عراقی و تُرکی ، حجازی و شامی

فقط ایک نشترؔ ہی کیا مدح خواں ہے
ثناخواں محمدؐ کا سارا جہاں ہے

☆☆☆

پنڈت ہری چند اختر

پنڈت ہری چند اختر کی ولادت ۱۵؍اپریل ۱۹۰۰ء میں صاحبہ، ضلع ہوشیار پور میں ہوئی۔ سولہ برس کی عمر میں شاعری کی۔ حفیظ جالندھری سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ بے حد خوش طبع، بذلہ سنج انسان تھے، پہلے شرؔما بعد میں اختؔر تخلص اختیار کیا۔ مزاحیہ کلام میں دوزخی تخلص استعمال کرتے تھے۔ لاہور سے ایم اے انگریزی اور منشی فاضل فارسی میں کیا۔ صحافت اور الیکٹرونک سے وابستہ رہے تقسیمِ وطن کے بعد دلّی میں سکونت اختیار کی۔ آپ کی نعتیں 'ایک عرب' اور 'سبز گنبد' بہت مشہور ہیں۔ ان سے شاعر کی اسلام سے متعلق معلومات کا پتہ چلتا ہے۔

وسعتِ مشرب سے ہیں اک مخزنِ اسرار ہم
کفر ہم ، اسلام ہم ، تسبیح ہم، زنّار ہم

ہم مکیں کی جستجو میں وہ مکاں کے پھیر میں
طالبِ جنّت ہے زاہد، طالبِ دیدارِ ہم

قبر میں اُترے گا جاکر اپنی غفلت کا خمار
یعنی خوابِ مرگ ہی سے ہوں تو ہوں بیدار ہم

دولتِ دیدار ہی حاصل نہیں تو حیف ہے
گو کہ ہیں زردار لیکن پھر بھی ہیں نادار ہم

یا الٰہی کس طرف کو ہے مرا عزمِ سفر
خضر کہتے ہیں کہ ساتھ آئیں ذرا سرکار ہم

نامِ پاکِ احمدِؐ مرسل سے ہم کو پیار ہے
اس لیے لکھتے ہیں اختؔر نعت میں اشعار ہم

☆☆☆

گرسرن لال ادیبؔ لکھنوی

۲۳؍دسمبر ۱۹۰۲ء لکھنؤ میں پیداہ ہوئے، والد محترم عالی جناب مہادیو پرشاد، عاصی لکھنوی، تلمیذ جناب عزیزؔ لکھنوی (جناب گوپی ناتھ امن لکھنوی کے برادر خرد) آپ نے ایم اے فارسی میں کیا اور لال باغ اسکول لکھنؤ میں معلّم مقرر ہوئے۔ لیکن ۱۹۳۰ء میں تحریکِ آزادی میں حصہ لینے کی وجہ سے قید ہوئے اور ملازمت کا سلسلہ منقطع ہوا۔ پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی کے معاون کی حیثیت سے خمخانۂ جاوید کی جلد پنجم کی ترتیب کے لیے کام کیا۔ مہانند مشن اسکول غازی آباد میں پرنسپل کی حیثیت سے کام کیا اور غازی آباد میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ آپ ہندوستان کے مختلف شہروں کے مشاعروں، مسالموں، مقاصدوں وغیرہ میں شریک ہوئے۔ آپ نے بچّوں کے لیے چھوٹے ناٹک لکھے۔ دورانِ تحریک آزادی جیل میں لکھی غزلوں اور نظموں کا مجموعہ 'زنداں سے گلستاں تک' کے نام سے شائع ہوا جس کا اجرا راشٹرپتی بھون میں صدر جمہوریہ ہند فضیلت مآب گیانی ذیل سنگھ کے دستِ مبارک سے ہوا۔ جناب ادیب صاحب نے بعمر ۹۶ سال ۱۹۹۸ء میں رحلت فرمائی۔

میرے سر آنکھوں پہ فرمانِ رسولِ عربی
جان و دل دونوں ہیں قربانِ رسولِ عربی
اس جگہ پہنچے، فرشتے بھی نہ پہنچے تھے جہاں
عرشِ اعظم پہ یہ تھی شانِ رسولِ عربی
مسلموں تک ہی نہیں فیضِ رسالت محدود
عام ہے خلق پہ احسانِ رسولِ عربی
حشر میں سایہ فگن ہوگا ہر ایک مومن پر
دیکھیے وسعتِ دامانِ رسولِ عربی
قلبِ محبوبِ خدا، آئینۂ نورِ خدا
حق کا عرفان ہے عرفانِ رسولِ عربی
نام ادیبؔ اور بس اِتنا ہے تعارف میرا
ایک ادنیٰ سا ثناخوانِ رسولِ عربی

☆☆☆

سادھورام آرزو سہارنپوری

فارسی اور عربی کے عالم سادھورام آرزو ولد چودھری کندن لال باشندہ سہارنپور کی ولادت ۱۹۰۶ء میں ہوئی۔ آپ حکیم غلام مصطفیٰ حکیم سہارنپوری و مولانا شوکت علی خان فانی بدایونی کے شاگرد تھے۔ اپنے نعتیہ کلام کی وجہ سے ہندو پاک میں مشہور رہے۔ نعت و منقبت کہنے میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ آپ کے کئی مجموعے الہامِ سحر نے و نغمہ، حدیثِ آرزو، ظہور قدسی، بہارستان اولیاء وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔ ۲۵ر دسمبر ۱۹۸۳ء کو سہارنپور میں آپ کا انتقال ہوا۔

ازل ہی سے محمدؐ کی ثنا خواں ہے زباں میری
بیاضِ صبح ہستی پر لکھی ہے داستاں میری

ترے محبوب کی مدح و ثنا مقصود ہے مجھ کو
دُھلادے آبِ کوثر سے کوئی یارب زباں میری

کچھ ایسا گھِر گیا ہوں نشۂ توحیدِ مطلق میں
مجھے خود بھی نہیں معلوم نظریں ہیں کہاں میری

مدینے کی ہر اِک شے کو نظر سے سجدے کرتا ہوں
مجھے محسوس ہوتا ہے کہ منزل ہے یہاں میری

مرے اشعار میں اے آرزوؔ رنگِ فصاحت ہے
بہت کچھ حضرت حسّانؓ سے ملتی ہے زباں میری

☆☆☆

لالہ امر چند قیس جالندھری

حکومت پنجاب سے سرکردہ اردو شاعر کا اعزاز پانے والے قیس جالندھری فخر جالندھر پروفیسر محمد علی آذر اور ابوالفصاحت حضرت جوش ملسیانی کے جانشین ہیں۔ آپ کا نعتیہ کلام 'رسول درشن' ہے۔ قطعہ رباعی نظم وغیرہ مختلف اصناف سخن میں آپ نے بارگاہِ رسالت مآب میں منظوم نذرانہ پیش کیا ہے۔ نعتوں سے فطری لگاؤ ہے۔ اسلامی تعلیمات اور سیرتِ طیبہ کے مطالعے نے آپ کی نعتوں کو مستحکم و معتبر بنا دیا ہے۔ نعتیہ کلام میں خلوص و عقیدت کی جھلک ہے۔

یہ شان یہ وقار ہے شایانِ مصطفیٰ
قرآن میں خدا ہے ثنا خوانِ مصطفیٰ

ہر بلبلِ چمن ہے ثنا خوانِ مصطفیٰ
ہر گل ہزار دل سے ہے قربانِ مصطفیٰ

دونوں جہاں کی نعمتیں اس کو نصیب ہیں
جو خوانِ مصطفیٰ پہ ہے مہمانِ مصطفیٰ

مجھ کو طلب نہیں ہے کسی خضرِ راہ کی
جب تک ہے میرے ہاتھ میں دامانِ مصطفیٰ

بادِ خزاں کہ بادِ مخالف چلے ہزار
پھولا پھلا رہے گا گلستانِ مصطفیٰ

دراصل وہ ہے لاکھ امیروں کا اِک امیر
حاصل ہے جس کو دولتِ عرفانِ مصطفیٰ

پڑھتا ہوں نعت جب میں تو کہتے ہیں اہلِ دل
اے قیس تو ہے بلبلِ بستانِ مصطفیٰ

☆☆☆

پورن سنگھ ہُنر

ہنر صاحب خلف جناب حکیم رام جے سنگھ ۱۸؍دسمبر ۱۹۰۴ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۳ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ادیب عالم اور ۱۹۳۵ء میں ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا۔ آپ تقسیم وطن ۱۹۴۷ء کے بعد لاہور سے ہجرت کر کے امرتسر (پنجاب) آ گئے۔ آپ کو کئی اعزازات ملے اور آپ کی ادبی تصانیف کو انعام سے نوازا گیا۔ آپ برسوں پنجاب انجمن ترقی اردو کے سکریٹری بھی رہے۔ آپ کے شعری مجموعہ 'شاخ' کی ابتدا ان نعتیہ اشعار سے ہوئی ہے:

ہر پھول میں ہے نکہتِ سرشارِ محمدؐ
اللہ رے جاں بخشیِ گلزارِ محمدؐ

اے صلِ علیٰ گرمیِ بازارِ محمدؐ
ہر کوئی ہے دنیا میں خریدارِ محمدؐ

اب دولتِ کونین کی پروا نہیں مجھ کو
حاصل ہے مجھے دولتِ دیدارِ محمدؐ

دنیا سے غرض مجھ کو نہ عقبیٰ کا طلبگار
آزادِ دو عالم ہے گرفتارِ محمدؐ

دیکھو تو کہاں میں ہوں کہاں طائرِ سدرہ
مسکن ہے مرا سایۂ دیوارِ محمدؐ

مہر و مہ و انجم ہیں ضیا بار اسی سے
اے صلِ علیٰ تابشِ رُخسارِ محمدؐ

مایوس پلٹتا نہیں در سے کوئی سائل
زر پاش ہے، زر بار ہے، دربارِ محمدؐ

سو عیب سہی مجھ میں مگر یہ تو ہنر ہے
سو جاں سے ہنر میں ہوں خریدارِ محمدؐ

☆☆☆

لالہ دھرم پال گپتا وفاؔ دہلوی

وفاؔ دہلوی کی ولادت پانی پت میں جون ۱۹۰۷ء میں ہوئی تھی۔ آپ روزنامہ 'تیج' دہلی سے وابستہ تھے۔ آپ نے ۱۵ر نومبر ۱۹۸۵ء کو دلی میں انتقال کیا۔ آپ نے کئی آل انڈیا مشاعروں کا اہتمام کیا تھا۔

چھڑا کے بُت کی پرستش سکھائی تھی وحدت
ترے خیال کی ترویج عام ہوجائے
سکھایا اہلِ عرب کو برابری کا سبق
کہ امتیاز کا قصہ تمام ہوجائے
عرب کو تونے جہالت سے پاک کر ڈالا
تو کیوں نہ دل میں تیرا احترام ہوجائے
سیاسیات سے مذہب ملادیا تو نے
کہ دین و دنیا کا سب انتظام ہوجائے
ترے خیال میں یہ سخت نامناسب تھا
بشر کوئی بھی بشر کا غلام ہوجائے
رفاہ عام ہی تیرا تھا جب کہ نصب العین
لقب نہ کیوں ترا خیرالانام ہوجائے
شراب نوشی کی بدعت کو اِس طرح روکا
کہ اِس کا پینا پلانا حرام ہوجائے
وفاؔ جہاں میں وہ عالی مقام ہوتا ہے
عطا جسے مئے عرفاں کا جام ہوجائے

☆☆☆

پنڈت بال مکند عرشؔ ملسیانی

مشہور اُستاد شاعر پنڈت لبھو رام جوشؔ ملسیانی کے فرزند پنڈت بال مکند المتخلص بہ عرشؔ کی ولادت ملسیان ضلع جالندھر میں ۳۰ ستمبر ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ انٹرمیجٹ کے بعد اُوورسیری کا امتحان پاس کر کے محکمۂ نہر میں ایک سال ملازمت کی۔ ۱۹۳۰ء سے گورنمنٹ مڈل اسکول میں تقریباً ۱۵ سال درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ یہیں سے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کیا، لاہور میں ماہنامہ 'رہنمائے تعلیم' کے مُدیر رہے۔ ۱۹۴۲ء میں دہلی آگئے اور وار سانگ پبلسٹی کے محکمہ میں ملازمت کی۔ ۱۹۴۸ء میں ماہنامہ 'آج کل' (حکومت ہند کے پبلیکشنز ڈویژن کا اردو ماہنامہ) کے نائب مُدیر رہے۔ جوشؔ ملیح آبادی مُدیر تھے۔ اُن کے پاکستان جانے کے بعد عرشؔ مدیر ہوگئے۔ 'ہفت رنگ' اور 'چنگ و آہنگ' آپ کے شعری مجموعے ہیں۔ 'آہنگِ حجاز' نعتوں کا مجموعہ ہے۔ وفات: ۲۵ ستمبر ۱۹۷۹ء، دہلی۔

رخِ مصطفیٰ کا جمال اللہ اللہ
زباں کا وہ حسنِ مقال اللہ اللہ

نگاہوں پہ جادو، دِلوں پر تسلّط
جمال اللہ اللہ، جلال اللہ اللہ

جہاں کے لیے مژدۂ عیدِ عرفاں
عرب کے فلک کا ہلال اللہ اللہ

یہ نورِ ہدایت یہ تفسیرِ وحدت
عمل سے بھی افضل خیال اللہ اللہ

جہالت کی ظلمت ہر اِک دل سے بھاگی
یہ تنویرِ شمعِ خیال اللہ اللہ

سزا وارِ فیضِ درِ مصطفیٰ ہے
سوالی کا دستِ سوال اللہ اللہ

اُتر آئے خود عرش و کرسی کے جلوے
نبوّت کا اوج و کمال اللہ اللہ

☆☆☆

رادھارمن جوشؔ بدایونی

خلف جناب گنگارام ۱۹؍جولائی ۱۹۰۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب انسپکٹر پولیس تھے۔ ۱۹۲۱ء میں والد کے انتقال کے بعد تعلیم کا سلسلہ منقطع ہوا لیکن حصولِ علم کی کوششیں جاری رہیں۔ ۱۹۲۷ء میں فارسی مضمون کے ساتھ میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ کلکٹریٹ بدایوں میں ۱۹۲۸ء میں ملازم ہوئے جہاں سے بعمر ۵۸ ؍سال ۱۹۶۶ء میں ناظر صدر کے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ ۱۹۳۹ء میں شعر گوئی کا آغاز کیا ابتدائی کلام لکشمی نرائن جوہرؔ بدایونی کو دکھایا بعد میں رام بہادر لال جویاؔ آنولوی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ مطالعہ اور مشاہدے کے علاوہ سیمابؔ اکبرآبادی، تولا بدایونی، جامؔ نوائی، فانیؔ بدایونی، فوقؔ سبزواری، انجم فوقی بدایونی اور آفتاب احمد جوہرؔ جیسے اساتذہ کی قربتوں سے فیض پہنچا۔ مجموعۂ غزلیات ’’آتش خاموش‘‘ شائع ہو چکا ہے۔ کیفِ سرمدی (مجموعۂ نعت ومناقب) بادۂ تاثرات (منظومات) ترتیب دیئے جا چکے ہیں۔

رسالت ختم ہے جس پر وہ محبوبِ خدا تم ہو
شہنشاہِ نبوتؐ ، اختتام الانبیاء تم ہو

نبوت جس پہ نازاں ہے وہ فخرِ انبیا تم ہو
کہ ختم المرسلیں کوئی نہیں ہے دوسرا تم ہو

تم ہی جادہ ، تم ہی منزل ، تم ہی منعم، تم ہی آقا
اگر مانگوں تو کیا مانگوں اثر تم ہو، دعا تم ہو

رموزِ شانِ محبوبی خدا جانے کہ تم جانو
کہیں سے ابتدا تم ہو، کہیں پر انتہا تم ہو

جہاں سے بھی جہاں تک یہ بساطِ بزمِ امکاں ہے
زمانہ التجا ہے اور جوابِ التجا تم ہو

یہ سچ ہے جوشؔ شرمندہ ہے عصیاں کار ہے لیکن
اسے کیا خوف ہو جب شافعِ روزِ جزا تم ہو

☆☆☆

سردار کنور مہندر سنگھ بیدی سحرؔ

آپ سکھ دھرم کے بانی بابا گرونانک جی کی براہِ راست سترھویں پشت میں تھے۔ بابا ہردت سنگھ بیدی کی یادگار کنور مہندر سنگھ بیدی سحرؔ کی ولادت مانٹگمری ساہیوال (پاکستان) میں ۹ مارچ ۱۹۰۹ء کو ہوئی۔ ۱۹۲۹ء میں آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے تاریخ اور فارسی میں بی اے کی سند لی۔ ۱۹۳۴ء میں سرکاری ملازمت میں آ گئے۔ ۱۹۳۷ء میں چھاؤنی مجسٹریٹ اور ۱۹۵۲ء میں ایس ڈیم سونی پت بنے۔ آپ دلّی کے سٹی مجسٹریٹ اور کئی ضلعوں میں ڈپٹی کمشنر رہے۔ ۱۹۶۷ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ ۱۷ جولائی ۱۹۹۲ء میں وفات ہوئی۔ پہلا مجموعۂ کلام 'طلوعِ سحر' ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔

نعت خوانِ سرور کون و مکاں ہوتا ہوں میں
دیکھنا روح الامیں سے ہم زباں ہوتا ہوں میں

رات دن جس آستاں پر ہیں ملائک سجدہ ریز
بارہا اوج تخیل سے وہاں ہوتا ہوں میں

اے وفورِ شوق و فرطِ بے خودی ٹھہرو ذرا
بندگی سے سجدہ ریزِ آستاں ہوتا ہوں میں

سرور کون و مکاں پر بھیجتا ہوں صد درود
اس طرح شیریں سخن رطب اللساں ہوتا ہوں میں

عجز سے پابوس ہوتی ہے حیاتِ جاوداں
جب فدائے نامِ شاہ انس و جاں ہوتا ہوں میں

جب کبھی جاتے ہیں مل کر سوئے طیبہ خوش نصیب
کارواں کے ساتھ گردِ کارواں ہوتا ہوں میں

دل میں اُٹھتی ہے جو یادِ ہادیٔ اعظم سحرؔ
اپنے دل کے شوق سے ہم داستاں ہوتا ہوں میں

☆☆☆

بخشی شوری لال اختؔر امرتسری

اختؔر امرتسری خلف کرپارام جی بخشی ولادت ۱۹۰۹ء تلمیذ پیارے لال رونق دہلوی، پنڈت سروپ نرائن رازداں ایمن کشمیری سے بھی مشورہ سخن کیا۔ آپ نے ہندو سبھا کالج امرتسر سے بی اے کیا۔ تقسیم وطن کے بعد دہلی چلے آئے اور یہاں کالجوں میں اُردو اور فارسی کی تعلیم دی۔ انجمنوں اور رسائل سے وابستہ رہے۔ اُستاد شاعر، ماہرِ فنِ عروض اور تاریخ گو ہیں۔ حلقۂ تلامذہ وسیع ہے۔ صاحبِ دیوانِ سخنور ہیں۔ اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے ہیں۔

دیکھی ہے کہیں صورتِ زیبائے محمدؐ
پھرتا ہے نظر میں قدِ رعنائے محمدؐ

قربان تصوّر کے کہ پھرتی ہے شب و روز
آنکھوں میں مری صورتِ زیبائے محمدؐ

آنکھوں میں لگالوں میں اسے سرمہ سمجھ کر
مل جائے اگر خاکِ کفِ پائے محمدؐ

ہیں کون و مکاں جلوۂ پُرنور سے روشن
پھیلی ہوئی ہرسو ہے تجلائے محمدؐ

کیوں کر نہ جہاں میں ہو مرا رتبۂ عالی
میں اخترِ ناچیز ہوں شیدائے محمدؐ

☆☆☆

کنور سورج نرائن سنہا ادبؔ سیتاپوری

خلف کنور سروپ نرائن ۱۹۰۹ء میں محلہ ترین پورہ، سیتاپور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر بزرگوں سے حاصل کی انٹر کے بعد تعلیم بند ہوگئی۔ ۱۹۵۰ء میں شاعری کی اور جناب عشق لکھنوی تلمیذ جناب جلال لکھنوی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ کبھی کبھی سالکؔ لکھنوی سے بھی مشورہ کیا۔ ادبی سرگرمیوں میں منہمک رہے۔ آل انڈیا اردو تحریک کے نائب صدر تھے آپ کا دولت کدہ ایک ادبی مرکز تھا۔ لکھنؤ میں قلبی دورہ کے سبب ۱۹۶۲ء میں انتقال کیا۔ آخری رسوم سیتاپور میں انجام دی گئیں۔

نمازِ محبت ادا کر رہا ہوں
خیالِ حرم سامنے آ نہ جانا
جبینِ ادب خود جھکی جا رہی ہے
قریب آ رہا ہے ترا آستانا

☆

محمدؐ ایک فرقے کے نہیں ہیں
محمدؐ سب کے ہیں اور بالیقیں ہیں
ادبؔ لائے نہ کیوں ایمان اُنؐ پر
محمدؐ رحمتہ للعالمیں ہیں

☆

جس در پہ فرشتوں کی نظر کرتی ہے سجدے
کیا میرے مقدّر میں کبھی ہوگا وہ در بھی
جتنی تھی منوّر شبِ معراجِ محمدؐ
روشن نہ ہوئی اتنی کبھی کوئی سحر بھی

☆☆☆

شیش چندر طالبؔ دہلوی

طالب صاحب (خلف رائے صاحب مہیش داس آنریری مجسٹریٹ) انبالہ میں ۲۱ر فروری ۱۹۱۰ء کو پیدا ہوئے، آپ خاندانی رئیس تھے اور سکسینہ کائستھ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ تعلیم و تربیت انبالہ میں ہوئی وہاں سے ہائی اسکول کا امتحان پاس کر کے دہلی آگئے یہاں مشن کالج (سینٹ اسٹیفنز) سے انٹر اور ہندو کالج سے بی اے کیا۔ کالج کے زمانے سے ہی شعر کہنے لگے تھے۔ آپ کے حقیقی پھوپھا منشی مہراج بہادر برقؔ دہلوی نے آپ کی رہبری کی۔ 'رتن' 'مالا' سبزۂ بیگانہ' اور 'سحر حیات' شعری مجموعے ہیں۔ طالب صاحب کا انتقال ۱۶ر فروری ۱۹۷۵ء کو ہوا۔

حلقہ ہے مہِ نو کا گریبانِ محمدؐ
ہے مطلعِ انوار یہ دامانِ محمدؐ

کیا درسِ مساوات دیا نوعِ بشر کو
اُترے گا نہ سر سے کبھی احسانِ محمدؐ

کیوں ایسی اسیری پہ نہ صدقے ہو رہائی
آزادِ دو عالم ہیں غلامانِ محمدؐ

اے رحمتِ عالم ترے جلووں کے تصدق
ہم کو بھی دکھا دے رُخِ تابانِ محمدؐ

کیا اِس سے سوا ہو میری بیدار یقینی
میں شعر کہوں وہ بھی بعنوانِ محمدؐ

طالبؔ اسے انسان بھی کہنا نہیں زیبا
جو مردِ مسلماں نہیں شایانِ محمدؐ

☆☆☆

خزان چند بسمؔ حیرتی

۱۰/نومبر ۱۹۱۱ء کو رام نگر ضلع گوجرانولہ میں پیدا ہوئے جناب جوش ملسیانی کے شاگرد تھے آپ نے جملہ اصناف سخن پر طبع آزمائی کی نثر و نظم دونوں میں قلم رواں رہا۔ شائع شدہ کتابیں بھی بہت ہیں شعری مجموعوں میں 'تنکے شگوفے، نقش در نقش، لخت لخت' منظر عام پر آچکے ہیں۔ انہوں نے اسلام کے اُجالے میں پیغمبر آخرالزماں کی تعریف و توصیف، مدح و ثنا شمائل و خصائل، اخلاق و عادات اور تعلیم و تربیت کا انداز بیان کیا ہے۔ رباعیات خوب خوب کہی ہیں۔ بسمؔ حیرتی کا انتقال ۶/مارچ ۱۹۸۴ء کو ہوا۔

ہر دل کے ہیں ارمان رسول عربی
ہر جان کی ہیں جان رسول عربی
مجھ بندۂ بیکس کے بھی اے کاش بسمؔ
ہو جائیں نگہبان رسولِ عربی

☆

عالم پہ منکشف ہوئے اسرارِ معرفت
جنبش میں آئے جب لبِ اظہارِ مصطفیٰ
مظلوم و بے مراد کی امیدِ آخری
دربارِ مصطفیٰ درِ دربارِ مصطفیٰ

☆

تصویرِ محبت ہیں محمدؐ آقا
تنویرِ رسالت ہیں محمدؐ آقا
سن لیں جو حقیقت کے تمنائی ہیں
تفسیر حقیقت ہیں محمدؐ آقا

☆☆☆

دیا شنکر تحرؔ موجی

خلف بابو بھگوتی پرشاد سکسینہ ساکن داؤد گنج تحصیل علی گنج ضلع ایٹہ اُتر پردیش تلمیذ موجؔ صدیقی کی ولادت ۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کو ہوئی۔ جھانسی اور کانپور میں بھی قیام کیا۔ کرائسٹ چرچ کالج کانپور سے بی اے کیا۔ ۱۹۳۱ء سے شعر کہتے ہیں۔ کہنہ مشق شاعر ہیں اُتر پردیش اردو اکیڈمی کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے۔

رسولِ خدا کی محبت ملی ہے
مجھے دونوں عالم کی دولت ملی ہے

مدینے کی بستی کا عالم نہ پوچھو
برستی ہوئی مجھ کو رحمت ملی ہے

نبی کی محبت میں دیوانہ ہوں میں
بمشکل مجھے یہ سعادت ملی ہے

خدا سے شرف ہم کلامی کا پائے
بتاؤ کسے اتنی عظمت ملی ہے

جو مومن ہیں سایہ فگن ان کے سر پر
خدائے دوعالم کی رحمت ملی ہے

کہیں ہوگی جنت مگر تحرؔ مجھ کو
دیارِ محمدؐ میں جنت ملی ہے

☆☆☆

بدھ پرکاش گپتا جوہرؔ دیوبندی

خلف شری کشوری جناب جوہرؔ قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور میں ۲؍اکتوبر ۱۹۱۲ء کو پیدا ہوئے۔ گیارہ سال کی عمر میں سایۂ پدری سے محروم ہو گئے۔ لیکن خاندان کے بزرگوں نے ناز و نعم سے پالا۔ ۱۹۳۲ء میں ہائی اسکول کے امتحان میں کامیاب ہوئے، تجارت میں مصروف ہو گئے سیاست میں بھی حصہ لیتے رہے۔ ۱۹۳۷ء میں بابو شمبھو دیال بھٹنا گر سرشارؔ سہارنپوری سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ آپ کی پانچ کتابیں شائع ہو چکی ہیں جوہرؔ سخن (۱۹۶۵ء) نقشِ معتبر (۱۹۷۷ء) موج گنگ (۱۹۸۳ء) نغمۂ ناقوس (۱۹۸۵ء) اور کلیاتِ جوہر، موج گنگ میں ۸۸۰ شعرائے ہندو کا تذکرہ ہے، اس تحقیقی مقالے پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے آپ کو پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری تفویض کی۔

سجی بزمِ یزداں برائے محمدؐ
سرِ عرشِ اعظم جو آئے محمدؐ

محمدؐ کے جلوؤں کا عالم نہ پوچھو
زمیں تا فلک ہے ضیائے محمدؐ

کھلے تھے جہاں راز ہائے مشیت
یہی ہے وہ غارِ حرائے محمدؐ

جلائے گا کیا مجھ کو خورشیدِ محشر
کہ بیٹھا ہوں زیرِ ردائے محمدؐ

لرزنے لگی کفر و باطل کی دنیا
فضا میں جو گونجی صدائے محمدؐ

یہ خورشید کیا ہے، یہ مہتاب کیا ہے
فقط ہیں نشاناتِ پائے محمدؐ

رقم ہو چکے وصف قرآں میں جوہرؔ
بشر کیا کرے گا ثنائے محمدؐ

☆☆☆

مہر لال سونی ضیاؔ فتح آبادی

حضرت عاشق حسین سیمابؔ اکبر آبادی کے شاگرد جناب مہر لال سونی ضیاؔ فتح آباد میں ۸ر فروری ۱۹۱۳ء کو پیدا ہوئے اور دلّی میں ۱۹ر اگست ۱۹۸۶ء کو انتقال کیا۔ معاشیات میں ایم اے کرنے کے بعد بینک میں ملازمت کی اور ترقی کرتے ہوئے ریزرو بینک کے ایک اعلا عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ گھر پر 'بزمِ سیماب' کے تحت ماہانہ ادبی نشستیں منعقد کرتے تھے یہ سلسلہ ان کے انتقال کے بعد منقطع ہوگیا۔ پہلے عطا بعدہٗ ضیاؔ تخلص اختیار کیا۔ نورِ مشرق (منظومات) نئی صبح (نظمیں غزلیں قطعات) طلوع (قطعات) گردِ راہ (رباعیات گیت اور منظومات) اور تنویریں (مجموعہ غزلیات) آپ کے شعری مجموعات ہیں۔

اخلاق کی تعلیم ہے فرمانِ محمدؐ
توحید کا دریا مئے عرفانِ محمدؐ

ملتی ہے یہاں روح کو توانائی و تسکین
ہے سایۂ حق سایۂ دامانِ محمدؐ

دامِ ہوس و حرص سے ہوتے ہیں جو آزاد
ملتا ہے انھیں منصبِ خاصانِ محمدؐ

گھٹتی گئی کوتاہیِ چشم و دلِ انساں
بڑھتی ہی گئی شوکتِ دیں ، شانِ محمدؐ

پردے ابھی آنکھوں پہ جہالت کے پڑے ہیں
پائے کوئی کیسے درِ فیضانِ محمدؐ

لکھی گئی دنیا میں ضیاؔ نورِ یقیں سے
انسان کی تاریخ بعنوانِ محمدؐ

☆☆☆

رام پرکاش ساحرؔ ہوشیار پوری

جناب لکھی رام اوہری کے گھر ۱۱رفروری ۱۹۱۳ءکو رام پرکاش ساحرؔ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ہوشیار پور اور لاہور میں حاصل کی۔ تقسیمِ وطن کے بعد بھرے پُرے کاروبار کو چھوڑ کر بھارت آئے اور کانپور بعد ازاں دہلی میں سکونت اختیار کی۔ تجارتی مصروفیات کے ساتھ ساتھ ذوقِ شاعری پنپتا رہا۔ کانپور سے ایک ماہنامہ 'چندن' ہوشیار پور سے 'کیلاش' اور دہلی سے 'ماہِ نو' جاری کیا۔ ۱۸رد سمبر ۱۹۸۴ءکو اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔ ایک اچھے شاعر ہونے کے ساتھ ہی ساحرؔ صاحب ایک فعال شخصیت تھے اور آپ جوش ملسیانی کے شاگرد تھے۔

ہے زمانے بھر میں شہرہ اب مرے اشعار کا
ذکر اِن میں ہے جنابِ احمدِ مختار کا

جسمِ خاکی میں نہاں ایک مخزنِ تنویر ہے
ہے مرے دل میں تصور احمدِ مختار کا

قاتلوں نے بھی جھکایا آپ کے قدموں پہ سر
یہ بھی تھا اک معجزہ اخلاق کی تلوار کا

دولتِ دنیا کی اس زردار کو خواہش نہیں
مل گیا جس کو خزانہ آپ کے دیدار کا

سارا عالم ہے منوّر آپ کے انوار سے
سارا عالم آئینہ ہے آپ کے انوار کا

خواہشِ دیدار خود اللہ کو پیدا ہوئی
ہے شبِ معراج ثمرہ آپ کے دیدار کا

ہے فرشتوں کی تمنا اِس کی دربانی کریں
کس قدر اونچا ہے رُتبہ آپ کے دربار کا

معجزے سے کم نہیں یہ بھی کہ ساحرؔ ہے غلام
اپنے آقا، اپنے مولا، احمدِ مختار کا

☆☆☆

کشن لال خنداںؔ دہلوی

خلف جناب بھگوان داس، ساکن چھتہ صوفی حوض قاضی ۲۵ مئی ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کو اردو شعرو ادب سے دلچسپی اپنے بزرگوں سے ورثے میں ملی۔ ۱۹۳۳ء میں جناب گوپی ناتھ امن لکھنوی غازی آباد سے منتقل ہو کر چھتہ صوفی میں آ کر سکونت پذیر ہوئے تو اس محلے کے شعری و ادبی ماحول میں سرگرمی آئی مشاعرے، شعری نشستیں باقاعدہ ہونے لگیں۔ کئی نوجوانوں نے شاعری شروع کی۔ جناب کشن لال خنداں نے بھی امن صاحب کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ خنداں صاحب نے مزاح کو اپنایا اور دہلی کے ادبی منظرنامے پر طنز و مزاح کے کامیاب شاعر بن کر ابھرے۔ آپ کا شعری مجموعہ 'گلِ خنداں' ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا، اور فضیلتِ مآب گیانی ذیل سنگھ جی صدر جمہوریہ کے دستِ مبارک سے راشٹرپتی بھون میں پیش کیا گیا۔ خنداں صاحب نے نعتِ رسول پاک بھی اپنے رنگ میں کہی ہے۔

تھیں جو رسمیں تمام اول جلول
کر گئی ختم سب کو ذاتِ رسول

تھا ابوجہل ایسا ہٹ دھرمی
شرعِ احمد نہ کرسکا وہ قبول

تھے جو کیچڑ اُچھالنے والے
پڑ گئی خود انھیں کے سر پہ دھول

دیکھ کر روشنی رسالت کی
ہوئے ناراض مردِ نا معقول

ساتھ دیتے وہ کیا محمدؐ کا
مانتے تھے حصول کو جو اُصول

ہوئے آمادہ بدشگالی پر
جہلاء جو نہ ہوسکے مقبول

تھی عقیدت جو ذاتِ احمد سے
شعر خنداںؔ کے ہوگئے مقبول

☆☆☆

سیا رام سریواستو نظر لکھنوی

آپ قصبہ ایجولی ضلع بارہ بنکی اتر پردیش کے زمیندار تھے۔ آپ لالہ راج بہاری لال سریواستو کے گھر لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بھی شاعر تھے اور عجز تخلص کرتے تھے۔ نظر صاحب کوئنس کالج لکھنؤ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد محکمہ ریلوے کے شعبۂ انجینئرنگ سے وابستہ ہوگئے۔ نظر صاحب جناب قدیر لکھنوی کے حلقۂ تلامذہ میں داخل ہوگئے۔ اسکوٹر کے حادثہ میں زخمی ہونے کے بعد ۲ رمئی ۱۹۷۹ء کو انتقال کیا۔ آپ کا مجموعہ کلام 'زخمہ' ۱۹۷۷ء میں منصۂ شہود پر آیا۔

لہرا کے گھٹا آئی گل بادہ بہ جام آئے
کوثر کی فضاؤں سے ساقی کے پیام آئے

اشعار لکھوں ایسے، میں مدحِ محمدؐ میں
قرطاس پہ خامے کو اندازِ خرام آئے

یہ حکمِ مشیّت ہے، صف بستہ رہیں قدسی
جب بزم میں تاروں کی وہ ماہ تمام آئے

وہ بت کدۂ آزر بن جائے نہ کیوں کعبہ
جس دل میں محبت ہو جو دل ترے کام آئے

افلاک کی راہوں سے گزرے ہیں محمدؐ جب
خاموش فضاؤں سے تاروں کے سلام آئے

دل نذر کروں میں بھی ایمان محبت میں
مجھ کو بھی تمنا ہے جلوہ گہہ بام آئے

دیباچۂ ہستی میں عنواں ہو نظر یہ بھی
اس نعتِ محمدؐ میں میرا کہیں نام آئے

☆☆☆

پنڈت رگھوناتھ سہائے اُمید

خلف پنڈت پچھمن داس آپ کی ولادت ۱۰ر دسمبر ۱۹۱۴ء کو دہڑو، ضلع لدھیانہ میں ہوئی۔ ایم اے کی سند حاصل کر کے آپ نے محکمہ تعمیرات میں ملازمت کی۔ آپ سیکشن افسر کے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ آپ بسمؔل حیرتی کے شاگرد ہوئے نظمی مہدی سے بھی مشورہ کیا۔ ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۷ء تک حلقۂ تشنگان ادب کے جنرل سکریٹری رہے اور ۱۹۷۷ء میں خمخانۂ ادب کے سکریٹری کے عہدے کی ذمہ داریاں سنبھالیں، غزل، سلام، نعت، ومنقبت لکھنے میں شہرت حاصل کی۔

غلام یوں تو ہر اِک دیں ہے تیرا عالم میں
شرف مجھے بھی تیری بندگی کا حاصل ہے
پلادے مجھ کو بھی صہبائے کوثر و تسنیم
یہ برہمن بھی ترے میکشوں میں شامل ہے

☆

عزتِ مسند نشینی مل گئی مدّاح کو
یہ بڑی قیمت ملی ہے خدمتِ سرکار کی
غیر مسلم ہوں میں لیکن خلد کا حقدار ہوں
یہ سند بخشی ہوئی ہے احمدؐ مختار کی

☆

زمانہ ہے زیرِ پناہِ محمدؐ
ہے ارض و سما بارگاہِ محمدؐ

شعورِ بشر جلوہ گاہِ محمدؐ
خرد کی ہے معراج راہِ محمدؐ

وہاں پھوٹ نکلا ہے رحمت کا چشمہ
جہاں پڑگئی ہے نگاہِ محمدؐ

سحر نورِ رخسارِ احمد کا پرتو
شب تار زلفِ سیاہ محمدؐ

ضیائے جبیں نورِ خورشید تاباں
تجلّیِ انجم نگاہِ محمدؐ

نقوشِ کف پا کی جلوہ گری ہے
مدارِ ثریا ہے راہِ محمدؐ

محبت ہے شمشیرِ فتح زمانہ
ہیں خلق و محبت سپاہِ محمدؐ

مدینے کی گلیوں سے عرش بریں تک
زمانے نے دیکھی ہے راہِ محمدؐ

مجازاتِ عالم میں اُمیّد رکھو
حقیقت نما ہے نگاہِ محمدؐ

☆☆☆

بابا کرشن گوپال مغمومؔ

۱۸/دسمبر ۱۹۱۶ء کو موضع روہیل ضلع اٹک (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم انگریزی اردو، فارسی کے عالم تھے۔ مغمومؔ صاحب نے ۱۹۳۸ء میں دیال سنگھ کالج لاہور سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ ہریانہ میں گزیٹیڈ افسر رہے۔ حضرت تلوک چند محرومؔ اور منشی بشیشور پرشاد منور لکھنوی سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ مغمومؔ صاحب امریکہ، کینڈا اور یورپ جا چکے ہیں آپ کی سات تصانیف منصۂ شہود پر آچکی ہیں۔

نعت کہنے کی جہاں دل میں تمنا دیکھی
وہیں جذبات میں تحریک بھی پیدا دیکھی

تجھے دیکھا جو تصوّر میں نبیِ اکرم
تیرے جلووں سے خجل برقِ تجلّی دیکھی

گل و گلزار میں ہے تیری ہی زلفوں کی مہک
ذرّے ذرّے میں ترے حسن کی دنیا دیکھی

جاہلیّت کے زمانے میں رہِ مولیٰ پر
اک تری ذاتِ مطہر تنِ تنہا دیکھی

تیری تعظیم ہے، تکریم ہے، بر روئے زمیں
تیری توقیر سرِعرشِ معلیٰ دیکھی

نعت میں صورت و سیرت ہے نبی کی مغمومؔ
اِسی آئینے میں اک ہستیِ یکتا دیکھی

☆☆☆

کشور چند سین حقیر آستانی

کشور چند سین قصبہ میانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ بمبئی یونیورسٹی سے معاشیات میں ایم اے کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ سینٹ زیویرس کالج میں زمانہ طالب علمی میں ڈاکٹر سر محمد اقبال اسکالرشپ اور دیگر کئی انعامات حاصل کئے۔ امریکہ بھی گئے اور پی ایچ کی ڈگری لی۔ معاشیات پر متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ سات برس بمبئی یونیورسٹی میں پروفیسر اور دو برس شکاگو میں وزیٹنگ پروفیسر رہے۔ پانچ سال وسکنسن یونیورسٹی میں ریسرچ اسکالر اور گیارہ برس ایشین ڈیولپمنٹ بینک (منیلا) کے سینئر ایگزیکیٹیو کی ذمہ داری نبھائیں اور عالمی بینک میں مشیر رہے۔ مختصر علالت کے بعد ۱۹۸۹ء میں وفات ہوئی، اردو اور انگریزی میں نظمیں لکھتے تھے۔ 'افکار گریزاں' اور 'خبط وضبط' آپ کے شعری مجموعے ہیں۔ آپ کے مندرجہ ذیل اشعار کا موضوع اگرچہ نعتیہ نہیں ہے لیکن بقول نور میرٹھی مضمون کے لحاظ سے نعتیہ رنگ ہے۔

تماشہ گر، تماشائی، تماشہ بھی تمہیں سے ہے
کہ ہو اب داورِ کون و مکاں اب لامکاں تم ہو
مقرر ہی نہ ہوں جس میں حدیں سیلِ تلون کی
ابھی تم ذرّۂ خاکی' ابھی دونوں جہاں تم ہو
مسیحائی مسیحوں کی فقیروں کی زبوں حالی
غرورِ مہوشاں تم ہو نیازِ مے کشاں تم ہو
ذرا بھی جس کی شدت میں کمی بیشی نہیں ہوتی
اِس ابدی پیاس کے مختار تم، پیرِ مغاں تم ہو
ہمارے درمیاں پردہ نہ واجب ہے نہ ممکن ہے
کہ سب کے راز تم، ہم راز تم ہو، رازداں تم ہو
اُسے افسوسِ ماضی، فکرِ فردا آج کا غم کیا
کہ جس کے حال پہ اے جانِ جاناں مہرباں تم ہو
چلو مانا حقیرؔ بے نوا تم ہیچ ہو لیکن
کبھی رعب قلم تم ہو، کبھی زورِ بیاں تم ہو

☆☆☆

پنڈت رتن موہن زتشی خارؔ دہلوی

دہلی کی تہذیب و شرافت کے نمونے اور دہلی کی کلاسیکل شاعری کے نمائندے جناب خارؔ دہلوی تلمیذ حضرت نواب مرزا سراج الدین احمد خاں سائل دہلوی کشمیری النسل براہمن عالموں کے خاندان میں ۱۵ر جنوری ۱۹۱۶ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ پروفیسر تربھون ناتھ زار دہلوی کے فرزند اور جناب آنند موہن گلزار دہلوی کے برادر معظم تھے۔ خارؔ صاحب کی تعلیم و تربیت دہلی میں ہوئی۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے بی کام کرنے کے بعد آپ نے سرکاری ملازمت اختیار کی اور جنوری ۱۹۷۵ء میں بعمر ۵۷ ر سال منسٹری آف ورکس اینڈ ہاؤسنگ میں انڈر سکریٹری کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ آپ کا پہلا مجموعہ 'خلش' ۱۹۷۹ء اور دوسرا مجموعہ 'خارزار' ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا۔ چند سال قبل انتقال کیا ہے۔

دنیا تو کیا ہے دین کی دولت ترے نثار
جانِ عزیز ختمِ رسالت ترے نثار

محشر میں تو کرے گا شفاعت ترے نثار
محبوبِ حق ہے تو تری امت ترے نثار

تجھ کو ملا ہے سرورِ کونین کا لقب
دونوں جہاں کی عظمت و حرمت ترے نثار

ازبس کلامِ پاک کا تجھ پر ہوا نزول
بے شک فصاحت اور بلاغت ترے نثار

حاصل جسے ہو قرب ترا وہ ہے خوش نصیب
دنیا کے عیش ، عشرتِ جنت ترے نثار

خیر البشرؐ جہان میں قحط الرجال ہے
آدمؑ بخود ہے خود بشریت ترےؐ نثار

لایا ہے خارؔ چمن کے عقیدت کے چند پھول
ہے آج تیرا جشن ولادت ترے نثار

☆☆☆

بنارسی داس شیداؔ انبالوی

شیداؔ صاحب خلف جناب کیشو رام بھارتی ہریانہ کے بزرگ شاعر ہیں۔ آپ ۱۹؍اکتوبر ۱۹۱۶ء کو قصبہ ملانہ تحصیل وضلع انبالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ تاریخ میں ایم اے اور بی ایڈ ہیں گورنمنٹ کالج چنڈی گڑھ میں برسوں پروفیسر رہے۔ کئی سال حصار میں ڈپٹی ایجوکیشن افسر بھی رہے۔ آپ جناب جوش ملسیانی کے شاگرد ہیں حالاں کہ حصولِ تعلیم کے دوران مولانا تاجور نجیب آبادی اور عابد لاہوری سے رہنمائی حاصل کی۔ آپ کے چار شعری مجموعے 'وقت کی آواز' (نظمیں) 'دل کی آواز' (غزلیں) 'دھڑکنیں' (مجموعہ قطعات) اور 'اُلجھنیں' (مجموعہ رباعیات) شائع ہو چکے ہیں۔

سبق آموز گفتارِ محمدؐ
حیات افروز کردارِ محمدؐ
لٹاتا ہے وہ دولت دینِ حق کی
وہی ہے ایک دربارِ محمدؐ
وہ خود ہے بے نیازِ حسنِ جنّت
جو رہتا ہے طلبگارِ محمدؐ
گزر جس میں نہیں بادِ خزاں کا
وہ ہے گلزار، گل بارِ محمدؐ
دعائیں کیں مخالف کے لیے بھی
کوئی دیکھے تو کردارِ محمدؐ
اسے حاصل ہے دیدارِ الٰہی
جسے حاصل ہے دیدارِ محمدؐ
عیاں اُس پر رموزِ ہر دو عالم
نمایاں جس پہ اسرارِ محمدؐ
نجوم و ماہ و مہر اِن سے ہیں ضو کش
عیاں ہیں اِن میں انوارِ محمدؐ
جہاں جھکتے ہیں سر گردن کشوں کے
وہ اے شیداؔ ہے سرکارِ محمدؐ

☆☆☆

کرپال سنگھ بیدار

آپ سردار خوشحال سنگھ کے فرزند ہیں آپ کی ۲۰ ردسمبر ۱۹۱۶ء کو ضلع شیخوپورہ، تحصیل ننکانہ صاحب کے ایک گاؤں کھنگراں والا میں ولادت ہوئی آپ نے ۱۹۳۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے فارسی میں ایم اے کیا اور سکھ نیشنل کالج میں فارسی اردو کے مدرّس مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے پٹیالہ چلے آئے ۱۹۵۷ء میں مالیر کوٹلہ میں میونسپل کمیٹی کے ایگزیکٹو افسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۷ء میں پنجاب یونیورسٹی پٹیالہ کے شعبۂ فارسی میں تقرر ہوا۔ ۱۹۷۷ء میں بعارضۂ قلب رحلت کی۔ ۱۹۶۵ء میں پنجاب سرکار نے 'ادیبِ اعلیٰ' کا اعزاز عطا کیا۔ مجموعۂ کلام زندگی میں شائع نہ ہو سکا۔

اے کہ تجھ سے صبح عالم کو درخشانی ملی
ساغرِ خورشید کو صہبائے نورانی ملی
اے کہ انوارِ حقیقت سے بنا پیکر ترا
حیرتِ آئینۂ تخلیق ہے جوہر ترا
اے کہ تجھ پر آشکارا راز ہائے کائنات
تیری ہستی ابتدا و انتہائے کائنات
اے کہ تیرے رُخ کی تابش سے فضا پُر نور ہے
تیری خاکِ پا کا ہر ذرّہ حریفِ طور ہے
ضوفشاں تیری محبت ہے دلوں میں اس طرح
عکسِ انجم مضطرب آبِ رواں میں جس طرح
اس قدر تیری کرامت کی فراوانی ہوئی
بیکسوں کو دولتِ پرویز ارزانی ہوئی

☆☆☆

بام دیو رشی پٹیالوی

خلف جناب رام چندر مصرا کی ولادت بسی کلاں ضلع ہوشیار پور پنجاب میں ۲۶ رجنوری ۱۹۱۷ء کو ہوئی۔ بی اے کی سند حاصل کر کے پٹیالہ میں ملازمت کی، یہاں ادبی ذوق کو جلا ملی آپ نے ابتدا میں نسیم نور محلّی بعد ازاں حضرت جوشؔ ملسیانی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ آپ کے شعری مجموعے 'جائزے'، 'آتشِ نغمہ'، 'ریگ رواں'، 'لہو پکارے گا آستیں کا'، 'ریاض نسیم'، 'پرتو جمہوریہ'، 'پھول اُن مکانوں کے'، 'روشنی کتنی'، 'چھڑ گئی جو بات اُن کی' اور 'شفق رنگ' شائع ہو چکے ہیں۔ اتر پردیش اور بہار کی اردو اکادمیوں کی طرف سے آپ کو انعامات دیئے گئے۔ آپ کا کلام رسائل و جرائد میں چھپتا رہتا ہے۔ آپ مختلف مشاعروں اور سیمناروں میں شرکت کرتے رہتے ہیں۔

اے محمدؐ اے مکرم ، اے کریم
میں نے اس جلوے کو دیکھا آپ میں
اے جمیل و پیکرِ حق ، اے رحیم
خلق ہے شانِ معلّی آپ میں

☆

آپ کی تعریف کوئی کیا کرے
آپ کی تعریف ہوسکتی نہیں
مجھ سے بے بس ، مجھ سے بے مقدور سے
آپ کی توصیف ہوسکتی نہیں

☆

اے رسول اللہ ، اے صلِّ علیٰ
آپ نے ادنیٰ کو اعلیٰ کردیا
ہر طرف ہے آپ سے نور و ضیا
آپ نے ، دل میں اُجالا کردیا

☆☆☆

جگن ناتھ آزاد

پیدائش ۵ ستمبر ۱۹۱۸ء کو عیسیٰ خیل میں ہوئی۔ آپ کے والد تلوک چند محروم عیسیٰ خیل میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ آزاد نے ایم اے کا امتحان لاہور سے پاس کیا۔ جموں یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں پروفیسر ایمریٹس مقرر ہوئے، کُل ہند انجمن ترقی اردو کے صدر بنے۔ آپ ماہرِ اقبالیات مانے جاتے تھے۔ آپ کی متعدد تصانیف ہیں جو اردو نظم ونثر میں گرانقدر اضافہ ہیں۔ آپ کا نعتیہ مجموعہ 'نسیم حجاز' ۱۹۹۹ء میں محروم لٹریری سوسائٹی، نئی دہلی کی طرف سے شائع ہوا۔ آپ کی نعتیہ نظم کا ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا۔ فروری ۱۹۹۳ء میں غالب اکیڈمی نے آزاد صاحب کو نعتیہ کلام پر اوّل انعام سے نوازا۔ ۲۴ جولائی ۲۰۰۴ء کو آپ کا انتقال ہوا۔

سلام اُس ذات اقدس پر سلام اُس فخر دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر
سلام اُس پر جو حامی بن کے آیا غم نصیبوں کا
رہا جو بے کسوں کا آسرا مشفق غریبوں کا
سلام اُس پر کہ جس نے بے زبانوں کو زباں بخشی
سلام اُس پر کہ جس نے ناتوانوں کو تواں بخشی
سلام اُس پر جلائی شمعِ عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لیے بے تاب سجدوں کو جبینوں میں
بڑے چھوٹے میں جس نے اک اخوت کی بنا ڈالی
زمانے سے تمیز بندہ و آقا مٹا ڈالی
سلام اُس پر فقیری میں نہاں تھی جس کی سلطانی
رہا زیرِ قدم جس کے شکوہِ شانِ خاقانی
سلام اُس پر جو ہے آسودہ زیرِ گنبدِ خضرا
زمانہ آج بھی ہے جس کے در پر ناصیہ فرسا
سلام اس ذاتِ اقدس پر حیاتِ جاودانی کا
سلام آزاد کا آزاد کی رنگیں بیانی کا

☆☆☆

بھگوان داس برقؔ

ہریانہ کے بزرگ شاعر لکی نو ضلع جھنگ، پنجاب میں ۴ رفروری ۱۹۱۸ء کو پیدا ہوئے۔ منشی فاضل اور ادیب فاضل کی اسناد حاصل کرنے کے بعد درس و تدریس کو پیشہ بنالیا اور لمبے عرصے تک ہریانہ کے محکمۂ تعلیم سے وابستہ رہے۔ آپ جناب مولوی اللہ دین مظفرؔ کے تلمیذ تھے۔ اخبارات رسائل و جرائد میں کلام شائع ہوتا رہتا تھا روہتک میں قیام پزیر رہے۔ شعری مجموعہ ''معمارِ قوم'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

ہوا جب سے تیرا کرم یا محمدؐ
رہا دل میں کوئی نہ غم یا محمدؐ

تری خاکِ پائے مقدّس کو پہنچے
نہ دارا، نہ خسرو، نہ جم یا محمدؐ

ہمیں بھی تو عاشق سے اپنے ملادے
ترے در پہ آئے ہیں ہم یا محمدؐ

ترا حسنِ سیرت جو تحریر کردے
کہاں سے وہ لاؤں قلم یا محمدؐ

لگے بھاگنے کفر و باطل وہاں سے
جہاں تیرا پہنچا قدم یا محمدؐ

ترے در پہ جب آگئے برقؔ تو اب
ترے در پہ نکلے گا دم یا محمدؐ

☆☆☆

سردار آرام صابر ابوہری

آپ ۱۵؍ستمبر ۱۹۱۹ء کو دھرم پور ضلع فیروز پور میں ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ لاہور میں منشی فاضل اور بی اے کیا پھر دہلی سے انگریزی ادب میں ایم اے امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ محکمہ ڈاک اور تار میں ملازمت کی۔ ۱۹۷۷ء میں چیف سپرنٹنڈنٹ ٹیلی گراف مغربی بنگال کے عہدہ سے سبکدوش ہو کر فرید آباد میں سکونت اختیار کی۔ شاعری کا شوق تو اوائلِ عمری سے ہی تھا۔ رشی پٹیالوی نے شعر گوئی میں آپ کی حوصلہ افزائی کی۔ اردو، ہندی، سنسکرت، فارسی اور پنجابی زبانوں کے ماہر ہیں۔ دو شعری مجموعے 'نوائے جنوں' (۱۹۷۸ء) 'نوائے عشق' (۱۹۸۶ء) شائع ہو چکے ہیں۔ فارسی میں بھی شعر کہتے ہیں۔

پیمبر نبی ، رہنما بن کے آئے
محمدؐ رسولِ خدا بن کے آئے

سکھائے اُخوت کے آداب سب کو
محبت کے نغمہ سرا بن کے آئے

کیا شرک سے پاک اہلِ جہاں کو
وہ توحیدِ حق کی نوا بن کے آئے

منوّر کیا ذہنِ نوعِ بشر کو
وہ عرفانِ حق کی ضیا بن کے آئے

مٹا ڈالا ہر ایک رسمِ کہن کو
وہ اک عہدِ نو کی بِنا بن کے آئے

زیارت کروں اُن کے روضے کی صابرؔ
جو دنیا میں خیرالوریٰ بن کے آئے

☆☆☆

ہمت رائے شرما

ہمت رائے شرما باکمال فنکار، شاعر، مصور، افسانہ نگار ہمہ جہت شخصیت تھے انھیں اردو فارسی، ہندی، انگریزی، پنجابی، بنگالی، گجراتی اور مراٹھی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ پلے بیک سنگر کی حیثیت سے کئی فلموں کے گیت گائے۔ ہندوستانی کلاسیکل موسیقی کے ماہر ہیں، اداکاری بھی کرتے رہے۔ جناب ہمت رائے شرما ۲۳ر نومبر ۱۹۱۹ء کو نارووال قصبہ ضلع سیالکوٹ میں ایسے خاندان میں پیدا ہوئے جس میں علمی ماحول تھا۔ امرتسر سے میٹرک کرنے کے بعد کلکتہ چلے گئے جہاں فلمی دنیا سے وابستہ ہوگئے۔ محکمہ اطلاعات و نشریات میں ممتاز حیثیتوں پر خدمات انجام دیں۔ آپ ایک خوش فکر شاعر تھے۔ حال ہی میں آپ کا انتقال ہوگیا۔

حمد باری کے بعد اے خامہ
مئے وحدت کا بھر کے لا اک جام
دل میں رکھتا ہوں ایک جذبۂ پاک
ہے مجھے احترامِ پاک کلام
کیا سنیں گے وہ حالِ دل میرا؟
ہے گزارش بطرزِ استفہام
با ادب اے نقیبِ نطقِ زباں
لب پہ آتا ہے اب حضور کا نام
اشرف الانبیا رسول اللہ
مظہر ذوالجلال و الاکرام
عامر و تاجدارِ دنیا و دیں
ناخدائے سفینۂ اسلام
جن کے دم سے دہور کو ہے ثبات
خاکِ پا جن کی رشکِ صد گلفام
جن کے جلوؤں پہ روز صبح و شام
کیوں نہ صدقے ہوں زاہدانِ عظام
سرورِ کائنات شاہِ عرب
مہر و مہ سے بلند جن کا مقام

☆☆☆

بینی نرائن بیکلؔ

مہاراجہ لکشمی نرائن کے فرزند اور رائے بھیم نرائن رندؔ کے بھائی بینی نرائن لاہور میں رہتے تھے۔ معاشی مسائل نے پریشان کیا تو کلکتہ کا رُخ کیا مگر بدقسمتی نے ساتھ نہ چھوڑا، حیدر بخش قابلؔ نے ان کی ملاقات ایک ہندوستانی زبان داں روبک سے کرائی جس نے بینی نرائن کو ملازم رکھ لیا۔ انہوں نے 'دیوانِ جہاں' ترتیب دیا جو اردو شعرا کا تذکرہ اور انتخاب کلام ہے۔ ایک اور کتاب قصہ شاہ درویش لکھی جس کا مضمون فارسی قصۂ نظم ہلالی کا ہے۔ طبقات شعرائے ہند کے مؤلف کریم الدین نے بینی نرائن صاحب کو عالم تسلیم کیا ہے۔

کر آغازِ سخن حمدِ خدا سے
پھر اس کے بعد نعتِ مصطفیٰ سے
خدا خالق ہے ہم ہیں آفریدہ
نبی جتنے ہیں سب ہیں برگزیدہ
محمدؐ پر ہوئی ختم رسالت
علی ہے مالکِ ملک ولایت
ہمیشہ یاد تو اِن کو کیا کر
انہیں کا ساغرِ الفت پیا کر
الٰہی تیرے بندے جتنے ہیں خاص
جناب ان کی میں رکھتا ہوں میں اخلاص
مجھے تو اس وسیلے سے شب و روز
غموں پر رکھ مظفر اور فیروز

☆☆

شیو پرشاد جاوید وششٹ

جاوید وششٹ دہلی کالج سے اردو میں ایم اے کرنے والے پہلے طالب علم تھے۔ آپ کی ولادت ۵؍جون ۱۹۲۰ء کو فتح پور بلوچ تحصیل بلبھ گڑھ، فرید آباد، ہریانہ میں ہوئی۔ یہ مرد قلندر شاعر خوش بیاں تحقیقی کاموں میں مصروف رہتا تھا، اِسی بے نیازی اور مزاج کی قلندری نے اُنہیں شاعری کی دنیا سے تقریباً بے نیاز رکھا۔ آپ ہریانہ اردو اکیڈمی کے بانی سکریٹری بھی تھے۔ ۳۰؍جنوری ۱۹۹۴ء کو آپ کی وفات ہوئی، آپ نے متعدد کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ 'شعلۂ تشنگی' اور 'ایک تبسم ایک نظر' آپ کے دو شعری مجموعے ہیں آپ نے جناب شمیم کرہانی سے ۱۹۷۵ء میں شرفِ تلمذ حاصل کیا تھا۔ آپ کو کئی انعامات واعزازات سے نوازا گیا۔

جاوید برہمن کے من میں جو دُھن سمائی
پیغمبرِ خدا کی اُس نے کتھا سنائی
فاراں کی چوٹیوں پر وہ صبح جگمگائی
دنیا میں روشنی کا پیغام لے کے آئی
پیغامِ نورِ وحدت ، پیغامِ نورِ واحد
پیغامِ حق پرستی ، پیغامِ حق نمائی
غارِ حرا میں اُتری ، ایمان کی تجلّی
توحید کا اُجالا لے کر کتاب آئی
اِک نور کا ہے عالم ، آئے نظر تو کیسے
سر چشمۂ تجلّی ، ہے ظلِّ مصطفائی

☆☆☆

راجیندر نرائن سکسینہ بسملؔ شمس آبادی

صوبہ اُتر پردیش کے ضلع فرخ آباد کی ایک بستی شمس آباد میں جناب بسملؔ شمس آبادی ایک متمول علم دوست کایستھ گھرانے میں جناب دیوی چرن جی کے یہاں ۱۷رنومبر ۱۹۲۰ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مکتب میں ہوئی پھر قصبے کے اینگلو ورناکیولر اسکول سے آٹھویں اور کرسچن ہائی اسکول فرخ آباد سے دسویں تعلیم حاصل کی۔ بریلی کالج سے بی اے اور ۱۹۴۲ء میں قانون کی ڈگری حاصل کر کے وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ جناب بسملؔ کو شام موہن لال جگرؔ بریلوی سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ جگرؔ صاحب کی دختر نیک اختر آپ کی رفیقۂ حیات ہیں۔ آپ کے چار مجموعے 'گلِ صحرا، زخمِ نہاں، رستے چھالے' اور 'خشتِ حرم' منظر عام پر آ چکے ہیں۔

نازشِ ہستی، سرورِ عالم، صلی اللہ علیہ وسلم
صبحِ ازل کے نیّرِ اعظم ، صلی اللہ علیہ وسلم

فخرِ نبوّت، ہادیِ اکبر ، سایۂ رحمت ، شافعِ محشر
شفقتِ کامل ، مونسِ عالم ، صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ کے حسنِ ذاتِ پیمبر آئینۂ کونین ہے ششدر
پیکرِ اقدس، نورِ مجسّم ، صلی اللہ علیہ وسلم

روئے منوّر اک گلِ خنداں، جانِ بہارِ گلشنِ یزداں
موجِ تبسّم صبح کا عالم ، صلی اللہ علیہ وسلم

چشمِ سیہ سرچشمۂ عرفاں، لوحِ جبیں گنجینۂ ایماں
رازِ وجودِ ہست کے محرم ، صلی اللہ علیہ وسلم

قربِ خدا معراج کی منزل انسانوں میں آپ کو حاصل
آپ سے قائم عظمتِ آدم، صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

منظر کے مدنا

جناب منظر ۹/اکتوبر ۱۹۲۰ء کو کرناٹک کے ضلع گلبرگہ کے مقام تماپور میں پیدا ہوئے۔ ایم بی بی ایس، ایف سی جی پی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ڈسٹرکٹ سرجن اور ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدوں پر فائز رہے۔ ملازمت سے سبکدوش ہوکر خدمتِ ادب میں مشغول ہیں۔ آپ اُردو، ہندی، انگریزی، کنڑ میں کتابیں شائع کر چکے ہیں۔ عرفانِ سخن، آئینہ عرفان، منظرِ عرفان، حسنِ عرفاں اور منظر بہ منظر آپ کے شعری مجموعے منصۂ شہود پر آچکے ہیں عرفانِ سخن اور ہندی شعری مجموعہ 'نیل کمل' پر آپ کو سرکار سے انعام ملے ہیں۔ آپ کی دو کتابیں ہندی میں ایک انگریزی اور چھ کتابیں کنڑ میں شائع ہو چکی ہیں۔ مختلف ادبی انجمنوں کے فعال رُکن ہیں آپ کو 'خیال کرناٹک'، 'چتر بھاشا اور ساہتیہ مارتنڈ کے خطابات سے نوازا گیا۔

جہاں میں رویتِ ماہِ عرب جس دن ہوئی ہوگی
زمیں سے عرش تک اک نور کی چادر بچھی ہوگی

خدائے دو جہاں جس پر ہوا شیدا وہی جانے
وہ کیا انداز ہوگا کیا ادائے دلبری ہوگی

تمنا ہے تو اُس کی ہے، مقدّر ہے تو اس کا ہے
نظر جس کی تمہارے نقشِ پا کو چومتی ہوگی

خدا خود میزباں ٹھہرا حبیب پاک کا اپنے
تو پھر قدرت نے اس کی میہمانی کیا نہ کی ہوگی

خدا اُس کا ہے اور ساری خدائی بھی اُسی کی ہے
محمدؐ ہوگئے جس کے پھر اُس کو کیا کمی ہوگی

خود اپنی شکل ناظر کو نظر آتی نہیں منظرؔ
نظر پھر کیا جمالِ مصطفیٰ کو دیکھتی ہوگی

☆☆☆

جگدیش چند جین جگدیشؔ

جگدیش جین ۱۸ر نومبر ۱۹۲۲ء کو دلّی میں پیدا ہوئے۔ اسکول اور کالج کے زمانے میں ادبی سرگرمیوں میں خوب حصہ لیتے تھے کالج کی تعلیم کے بعد فوج کی فوری ملازمت اور دوسری جنگِ عظیم کے دوران فوجی ذمہ داریوں میں مشغول رہے۔ فوجی ملازمت سے سبکدوش ہو کر محکمۂ ٹیلی گراف میں ملازمت کی ۱۹۷۱ء سے باقاعدہ شعر کہنا شروع کیا۔ جناب شمیمؔ کرہانی، ساحرؔ ہوشیار پوری، ساغرؔ نظامی، جاویدؔ وششٹ اور رتّیؔ پٹیالوی سخنوروں سے استفادہ کیا لیکن جناب لبھو رام جوشؔ ملسیانی کی شاعری سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے اور جوش صاحب کو غائبانہ طور پر اپنا شعری رہبر مانتے ہیں۔ جناب جگدیش جین حلقۂ تشنگانِ ادب دہلی کے برسوں صدر رہے۔ اِن کی شاعری میں روحانی اقدار اور اخلاقیات کا پرتو ہے۔ آپ مخصوص نشستوں کے شاعر ہیں۔

وہ میدانِ قیامت ہو کہ گلیاں ہوں مدینے کی
وہیں ساری خدائی ہے مرے آقا جہاں تم ہو
زمیں کی پستیوں کو جاملایا عرش سے تم نے
عروجِ آدمیت کے یقیناً آسماں تم ہو

☆

بادۂ عشقِ نبی سے جس کا دل سرشار ہے
در حقیقت ایسا میکش خُلد کا حقدار ہے
یوں تو دنیا میں ہزاروں ہی نبی آئے مگر
شاہکارِ بزمِ فطرت آپ کا کردار ہے
موجِ طوفانِ حوادث اُس کو چھو سکتی نہیں
جس سفینے کا کھِویّا احمدِ مختار ہے
کہنا کیا جگدیشؔ کی تقدیر کا اے دوستو
اس کے دل میں بھی حبیبِ کبریا کا پیار ہے

☆☆☆

راجیندر بہادر موجؔ فتح گڑھی

خلف جناب رام کشور سکسینہ ۳ر جولائی ۱۹۲۲ء کو موضع بھبل پور، تحصیل چھبرامئو، ضلع فرخ آباد میں پیدا ہوئے، آپ کی سندی لیاقت بی اے ایل ایل بی تھی اور پیشے سے وکیل تھے۔ آپ اتر پردیش اردو اکیڈمی، یوپی انسدادِ جرائم کمیٹی، انجمن ترقی اردو فرخ آباد، فخر الدین میموریل کمیٹی اور ضلع بار ایسوسی ایشن کے رُکن اور مختلف عہدوں پر فائز رہ چکے تھے۔ آپ نے شاعری کا آغاز ۱۹۳۵ء میں کیا۔ آپ کی تصنیفات کئی ہیں طوفان (۱۹۵۴ء) موج وساحل (۱۹۵۸ء) موج در موج (۱۹۸۰ء) ساگر (۱۹۸۲ء) موجیں (۱۹۸۴ء) لہریں (۱۹۸۶ء) اور آکاش (۱۹۹۰ء) آخری چھ تصنیفوں پر اتر پردیش اکیڈمی نے انعام دیئے ہیں۔

خالق نے سنوارا ہے ہر کام محمدؐ کا
گرتوں کا سہارا ہے اک نام محمدؐ کا

خمخانۂ وحدت ہے قرآن جسے کہیے
لبریز مئے عرفاں ہے جامِ محمدؐ کا

اوہام کی ظلمت میں اِک شمع ہدایت ہے
بھٹکی ہوئی دنیا کو پیغام محمدؐ کا

تصویرِ حقیقت ہے اِک درسِ محبت ہے
ہر بات محمدؐ کی ہر کام محمدؐ کا

اے موجؔ سہارے کو طوفانِ حوادث میں
اک نام خدا کا ہے اک نام محمدؐ کا

☆☆☆

کرشن کمار سنگھ مینکؔ اکبرآبادی

اُردو اور ہندی کے معروف شاعر جناب مینکؔ اکبرآبادی متھرا میں پیدا ہوئے۔ حضرت صوفی بسملؔ نقشبندی کے شاگرد ہیں۔ بنیادی طور پر غزل گو ہیں آپ مذہب سے لگاؤ رکھتے ہیں، خلوص وعقیدت سے بھجن، حمد و نعت منقبت وسلام لکھتے ہیں۔ آپ کے ہندی اور اُردو شاعری کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں (کچھ گیت نام کے، جذبۂ عشق، مینک کی غزلیں مینک کی شاعری اور جنون) آپ کی نعتوں کا مجموعہ سمتِ کاشی سے چلا، مکتبۂ دین وادب لکھنؤ سے شائع ہوا ہے۔

اب یہی ہے وظیفہ مرا، سرورِ انبیاء مصطفیٰ
آپ کی یاد ہے بندگی، آپ کا ذکر، ذکرِ خدا
آپ ہیں مظہر کبریا آپ رحمت کی ٹھنڈی ہوا
آپ کا نور اے مصطفیٰ مرحبا، مرحبا، مرحبا
ذرّہ ذرّہ سے آئی صدا سرورِ انبیاء مصطفیٰ

آپ ہی سے روشن سحر آپ ذرّہ کو کردیں گہر
شمس کی روشنی آپ سے، آپ کی خاکِ پا ہے قمر
آپ ہیں نورِ ذاتِ خدا، سرورِ انبیاء مصطفیٰ

آپ کا جب اشارہ ہوا، پتھروں نے بھی کلمہ پڑھا
آپ کے سامنے یا نبیؐ سب درختوں نے سجدہ کیا
آپ ہی ہیں حبیبِ خدا سرورِ انبیاء مصطفیٰ

آپ کو جو ستاتے رہے، اُن پہ رحمت لٹاتے رہے
اہلِ مکہ کے ظلم وستم، آپ ہنس کر بھلاتے رہے
آپ نے بخشی سب کی خطا، سرورِ انبیاء مصطفیٰ

یا نبی اب کرم کیجئے اپنے در پہ بلا لیجئے
ایک دن پہنچے طیبہ مینکؔ اس کی قسمت جگا دیجئے
ہے بلند آپ کا مرتبہ، سرورِ انبیاء مصطفیٰ

☆☆☆

ہیرانند سوز

جناب سوزؔ صاحب ۱۹ رمئی ۱۹۲۲ء کو میانوالی (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جناب ٹیک چند ضلع مظفرگڑھ میں پولیس افسر تھے۔ انجینئرنگ کا پانچ سالہ کورس لاہور سے پاس کیا ریلوے میں ملازمت کی۔ شعرگوئی کا ذوق نکھرا جناب قمرؔ جلال آبادی (مدیر 'اسٹار' لاہور) نے حوصلہ افزائی کی۔ مشہور افسانہ نگار رام لال سے بھی مراسم تھے اِس لیے سوزؔ صاحب نے افسانہ نگاری کے میدان میں بھی قدم رکھا۔ جالندھر ریڈیو اسٹیشن نے آپ کا کلام نشر کرنا شروع کردیا۔ شعری مجموعہ 'سورج میرے تعاقب میں' اور افسانوں کے تین مجموعے 'کاغذ کی دیوار' 'ساحل سمندر اور سیپ' اور 'نقش گر' شائع ہو چکے ہیں۔

جب بھی کہیں پہ مدحتِ شانِ خدا ہوئی
ذکرِ رسولِ پاک سے ہی ابتدا ہوئی

وہ پا گیا نجات گناہوں کے بوجھ سے
محشر میں جس کو ان کی شفاعت عطا ہوئی

نورِ خدا تھا رُخ پہ رسالت مآب کے
پروانہ وار آپ پہ دنیا فدا ہوئی

ہر اُمتی پہ رنج و مصائب کی دھوپ میں
سایہ فگن اِنھیں کے کرم کی رِدا ہوئی

اکسیر ہوگی میری بصارت کے واسطے
مجھ کو نصیب اُن کی اگر خاکِ پا ہوئی

اے شاہِ مرسلین کتاب مبین سے
فطرت ترے غلام کی حق آشنا ہوئی

اُترے ہیں جب بھی ذہن میں اشعار نعت کے
اے سوزؔ اُن سے میری عقیدت سوا ہوئی

☆☆☆

شمبھو دیال دانش

جھالراپاٹن میں جج تھے۔ محمد محفوظ الرحمٰن رقمطراز ہیں۔ 'آپ کا دل رسولِ خدا حضرت محمدؐ کی محبت سے لبریز ہے اور اکثر اسی فرطِ الفت میں آپ نظم فرمایا کرتے ہیں۔ دانش کی ایک نظم کے کچھ اقتباسات پیش ہیں یہ نظم آپ نے مولانا محمد علی کو بھیجی تھی جسے انھوں نے اخبار 'ہمدرد' مورخہ ۱۶؍رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ میں شائع کیا تھا۔' ایک دن رسولِ اکرمؐ جنگل میں اکیلے کہیں گھوم رہے تھے آپ کچھ تھک گئے تو ایک جھاڑی کے نیچے سو گئے۔ اتفاقاً آپ کا ایک دشمن وہاں آگیا اور تلوار کھینچ کر قتل کرنے والا تھا کہ خیال آیا غافل آدمی کو مارنا شجاعت نہیں ہے یہ سوچ کر اُس نے حضورؐ کو بیدار کیا اور للکار کر کہا:

اس طرح للکار کر کہنے لگا / لے بتا اب کون ہے حامی ترا
کون تجھ کو اب بچانے آئے گا / لے بُلا، ہے وہ محافظ کون سا
میں بھی دیکھوں کون ہے وہ غم گسار / کون سا آتا ہے بن کر جاں نثار
دیکھ اب جوہر مری تلوار کے / اب کئے دیتا ہوں تیرا خاتمہ
سن کے اتنی بات شاہ بحر و بر / کانپ اُٹھے غصہ میں مثلِ شیرِ نر
تند لہجے میں کہا اے بد یقیں / میرا حامی ہے وہ رب العالمیں
جب یہ استقلال دیکھا آپ کا / دل پہ دشمن کے اثر ایسا پڑا
چھا گیا اُس پر وہ رعبِ احمدی / آپ اپنے کی نہ کچھ سدھ بدھ رہی
ہاتھ سے تلوار فوراً گر پڑی / مارے ڈر کے گھگھی اُس کی بندھ گئی
بس اُدھر تلوار کا گرنا ہوا / تھی اُدھر مٹھی میں حضرتؐ کے قضا
اور فرمایا کہ اے غفلت شعار / تو نے دیکھی رحمتِ پروردگار
اب بتا کٹنے پہ ہے کس کا گلا / کس پہ ہوگا وار اِس شمشیر کا
تو بتا اب تیرا حامی کون ہے / تیرا اِس جنگل میں ساتھی کون ہے
پھینک کر تلوار فرمایا یہ لے / اور کہہ اپنے دلِ پُر درد سے
مجھ کو بھی ہے اب اُسی کا آسرا / اب وہی مری مدد کو آئے گا
بن رہا تھا جو ابھی تیری سپر / تھا بھروسہ تجھ کو جس کی ذات پر
اُس نے دیکھی جب یہ عالی ہمّتی / اور یہ تقریرِ آنحضرت سنی
ہوگئی اُس کی تو کچھ حالت ہی اور / ہوگئی اُس کی تو کیفیت ہی اور
کیا کہوں کیا اُس کا حالِ زار تھا / رو رہا تھا ان کے قدموں پر پڑا

☆☆☆

کرشن موہن لال کرشن موہن

۲۸ نومبر ۱۹۲۲ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آزادیٔ وطن کے بعد کرنال میں ویلفیئر آفیسر رہے۔ آل انڈیا ریڈیو کے لکھنؤ اور دلی اسٹیشنوں سے وابستہ رہے۔ ریڈیو کے مشہور جریدے 'آواز' کے سب ایڈیٹر اور اسسٹنٹ ایڈیٹر رہے۔ پریس انفارمیشن بیورو کے صحافی کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۵۴ء میں انکم ٹیکس کے محکمے میں ذمہ داری سنبھالی اور ۱۹۸۰ء تک انکم ٹیکس افسر رہے۔ دو درجن سے زائد مجموعے شائع ہوئے۔ ادبی رسائل و جرائد میں کلام شائع ہوتا رہا۔ جنوری ۲۰۰۴ء میں انتقال ہوا۔

میمنت آگیں ہے نامِ مصطفیٰ
ہے پیامِ حق پیامِ مصطفیٰ

ہیں سلاطیں بھی غلامِ مصطفیٰ
یہ ہے شان و اہتمامِ مصطفیٰ

اہلِ ایماں کے لیے ہر گام پر
مشعلِ رہ ہے کلامِ مصطفیٰ

معرفت کی روشنی کے فیض سے
تھا فرازِ عرش بامِ مصطفیٰ

اہلِ دنیا پر کھلا معراج سے
کتنا ارفع ہے مقامِ مصطفیٰ

چھا گیا ہے عرصۂ کونین میں
جلوۂ حُسنِ تمامِ مصطفیٰ

کر رہے ہیں اُس کی عظمت کے سبب
برہمن بھی احترامِ مصطفیٰ

بے گماں اے کرشن موہن ثبت ہے
قلبِ گیتی پر دوامِ مصطفیٰ

☆☆☆

چندر پرکاش جوہر بجنوری

چندر پرکاش جوہر کی ولادت ۱۷ رفروری ۱۹۲۳ء کو بجنور میں ہوئی۔ آپ کے والد رام چندر ایک اسکول ٹیچر تھے۔ ۱۹۴۲ء میں آپ نے ہائی اسکول کے امتحان میں کامیابی حاصل کی لیکن سلسلۂ تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ ملازمت کے سلسلے میں میرٹھ آئے اور یہاں کی ادبی فضا میں آپ کا ذوق شاعری پروان چڑھا۔ اظہار حسین خاں اظہار رامپوری سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ۱۹۴۸ سے الہ آباد میں سکونت اختیار کی۔ جوہر صاحب ۱۹۴۰ء سے باقاعدہ شعر کہہ رہے ہیں۔ ۱۹۸۶ء میں پہلا مجموعہ غزلیات 'اوراقِ گل' شائع ہوا غزلیات کا دوسرا مجموعہ اور نعتوں کا ایک مجموعہ 'مکاتیبِ تسکین' زیرِ ترتیب تھا کہ ۱۹۸۹ء میں آپ کا انتقال ہوگیا۔

اللہ رے عروجِ شبستانِ محمدؐ
ہے عرشِ بریں زینۂ ایوانِ محمدؐ

لو مل ہی گیا حشر میں بخشش کا سہارا
ہاتھ آہی گیا گوشۂ دامانِ محمدؐ

ہے ذاتِ نبی باعثِ تکوینِ دو عالم
کونین کی ہر شے پہ ہے احسانِ محمدؐ

کونین ہے اک کوچۂ محبوبِ دو عالم
فردوس ہے اک گوشۂ دامانِ محمدؐ

ہر ایک کا حصہ نہیں نعتِ نبی جوہرؔ
اللہ جسے بخش دے عرفانِ محمدؐ

☆☆☆

رام پرکاش راہی

راہی صاحب ۱۵؍اکتوبر ۱۹۲۴ء کو پیدا ہوئے۔ تقسیمِ وطن کے بعد ہندوستان آئے۔ یہاں ملازمت کے دوران دہلی یونیورسٹی سے انگریزی میں بی اے آنرز کیا۔ آپ انڈین آڈٹ اکاؤنٹس ڈپارٹمنٹ میں ملازم تھے۔ ۳۸ رسال کی عمر میں شاعری شروع کی۔ حقیقت منتظر (۱۹۹۷ء) دریچے (۲۰۰۱ء) قوسِ قزح (۲۰۰۲ء) راہی صاحب کے شعری مجموعے ہیں۔ ان کا کلام ادبی رسائل و جرائد میں باقاعدہ چھپتا رہتا تھا اچھے تبصرہ نگار بھی تھے۔ راہی صاحب کا انتقال ۲۰۰۲ء میں ہوا۔

صورت میں جھلملاتی ہے سیرت رسولؐ کی
عرفاں کا آئینہ تھی حقیقت رسولؐ کی

ایوانِ کذب و جہل پہ بجلی سی گر گئی
اُٹھی ذرا جو چشمِ بصیرت رسولؐ کی

پیغامِ حق سے دہر کو پُرنور کر گئی
قرآں کی آیتوں میں ہدایت رسولؐ کی

اربابِ فہم و فکر کی حیرانیاں نہ پوچھ
اعجازِ دردِ دل تھی محبت رسولؐ کی

خلقِ خدا کو درسِ مساوات دے گئی
بے لوث ، بے نظیر ، اخوت رسولؐ کی

کیا مسئلے رہیں گے عقیدت کی راہ پر
بندوں کی رہنما ہے شریعت رسولؐ کی

قلزم ہو جیسے فیض فراواں کا موجزن
جاوید و بے کراں ہے کرامت رسولؐ کی

سجدوں کی نذر رہنے دو راہیؔ جبین عجز
مومن کی زندگی ہے ودیعت رسولؐ کی

☆☆☆

راجا پرشورام پرشادؔ حیدرآبادی

۱۹۲۴ء میں حیدرآباد میں ولادت ہوئی لیکن ۱۹۴۴ء میں بنگلور میں سکونت اختیار کر لی۔ ایک کمپنی میں پبلسٹی افسر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ اُردو اور فارسی شاعری میں دلچسپی بچپن سے ہی تھی۔ ۱۹۵۸ء سے شعر گوئی کا آغاز ہوا۔ نعتیں خوب کہتے ہیں۔ ابتدا میں شوقؔ بنگلوری اور مابعد علیم بسملؔ حیدرآبادی سے مشورۂ سخن کیا۔

جس دن سے نگاہوں میں تصویرِ محمدؐ ہے
پنہاں دلِ مضطر میں تنویرِ محمدؐ ہے
خورشید و قمر تارے یہ غنچہ وگل سارے
ہر شے میں دوعالم کی تنویرِ محمدؐ ہے
ہم نے تو یہ سمجھا ہے ہم نے تو یہ جانا ہے
قرآن حقیقت میں تفسیرِ محمدؐ ہے
پرشادؔ فدائی ہے سرکارِ دوعالمؐ کا
ہر شعر میں پوشیدہ توقیرِ محمدؐ ہے

☆

مرا عشق کوئی دِکھاوٹ نہیں ہے
محمدؐ سے نسبت بناوٹ نہیں ہے
چلا جارہا ہوں میں سوئے مدینہ
رہ مصطفیٰ میں رُکاوٹ نہیں ہے
مرا دل منوّر ہے نورِ نبی سے
حقیقت ہے اس میں بناوٹ نہیں ہے
نبی کے تصوّر کا ہے یہ کرشمہ
میرے ذہن و دل میں تھکاوٹ نہیں ہے

☆☆☆

رانا بھگوان داس بھگوان

خلف رانا جیامل (مشہور صوفی مشرب طبیب رانا پوہورام کے پوتے) ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو نصیر آباد لڑکانہ (سندھ) میں پیدا ہوئے اِن کا سلسلۂ نسب پرتھوری راج سے ملتا ہے اس لیے پرتھیائی راجپوت کہلائے۔ ملتان سے خاندان سندھ منتقل ہو گیا تھا۔ ایم اے (معارف اسلامیہ) اور ایل ایل بی کے امتحانات میں کامیابی حاصل کی۔ صوبائی ملازمت عدلیہ کے لیے منتخب ہوئے آپ نے سید محمد مہدی رئیس امروہوی سے استفادہ کیا۔ اسلامی تعلیمات اور آنحضرتؐ سے متعلق نظم ونثر میں بہت کچھ تحریر کیا ہے۔

سوئے ارضِ محبوب جاؤں گا یارو
میں تقدیر اپنی بناؤں گا یارو
کوئی مجھ کو روکے مری جان لے لے
میں جاؤں گا جاؤں گا، جاؤں گا یارو

☆

نبیِ مکرم شہنشاہِ عالی
یہ اوصاف ذاتی و شانِ کمالی
خدا کا جو نائب ہوا ہے یہ انساں
یہ سب کچھ ہے تیری ستودہ خصالی

☆

محمدؐ مصطفیٰ ہو، زینتِ کون و مکاں تم ہو
بود جان و دلم قرباں کہ میری جانِ جاں تم ہو
کہاں انساں، کہاں بھگواں کہ سب ہے جلوۂ جاناں
یہ سب پردے تمہارے ہیں اسی میں ضوفشاں تم ہو

☆☆☆

کالیداس گپتا رضاؔ

پیدائش: ۲۵؍اگست ۱۹۲۵ء سکندر پور ضلع جالندھر پنجاب، تعلیم: انگریزی میں سینیئر کیمبرج سرٹفکیٹ اور پنجاب یونیورسٹی سے اردو ادیب فاضل اور فارسی میں منشی فاضل کے امتحانات میں کامیابی حاصل کی۔ کچھ برس نیروبی میں کاروبار کی، پھر ممبئی آگئے۔ موصوف نے ماہرِ غالبیات کی حیثیت سے اپنی شناخت بنائی۔ جوش ملسیانی سے شرف تلمذ تھا۔ تصانیف: (شاعری) شعلۂ خاموش، شورشِ پنہاں، شاخِ گل، شعورِ غم، نثری تصانیف میں متعلقاتِ غالب، دیوانِ غالب، (کامل تاریخی ترتیب سے) دعائے صباح (غالب کی فارسی مثنوی) و دیگر کئی شعری و نثری مجموعے منظرِ عام پر آئے۔ آپ کو صدر جمہوریہ کی طرف سے پدم شری اعزاز ملا لیکن افسوس کہ جس دن آپ کو یہ اعزاز ملنا تھا اس سے ایک دن پہلے ۲۰۰۱ء میں حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ان کا انتقال ہو گیا۔

سرِ بزم آج لگی دل کی بُجھانا ہے مجھے
قصّۂ جنگِ حق و کِذب سنانا ہے مجھے

اے خدا جھولی مری نقدِ وفا سے بھر دے
مُنہ مرا قابلِ توصیفِ محمدؐ کر دے

بانیِ صدق و صفا شاہِ رُسل آئے تھے
جُز کی شوکت کے لیے دہر میں کُل آئے تھے

دشمن و دوست سبھی آ کے گلے ملنے لگے
ریت کے ٹیلوں پہ ہر رنگ کے گُل کھلنے لگے

فرش پر سلطنتِ عرش کے والی آئے
لے کے مالک سے دل و ہمّتِ عالی آئے

☆☆☆

کرشن بہاری نور لکھنوی

خلف جناب کنج بہاری لال سریواستو ۸ نومبر ۱۹۲۵ء کو پیدا ہوئے۔ آپ اکثر عالمی مشاعروں میں شرکت کرتے رہتے تھے۔ آپ جناب فضل نقوی کے تلامذہ میں سے تھے۔ آپ کا شعری مجموعہ 'دکھ سکھ' ۱۹۷۷ء میں منظر عام پر آچکا ہے۔ آپ پورے اہتمام کے ساتھ نعت کہتے تھے۔ ابھی حال میں ان کا انتقال ہو چکا ہے۔

کوئی مذہب تھا نہ ایماں تھا نبیؐ سے پہلے
بھٹکا بھٹکا سا ہر انساں تھا نبیؐ سے پہلے

کس کو معبود کی قربت کا شرف حاصل تھا
رازِ حق کس پہ نمایاں تھا نبیؐ سے پہلے

مسئلے سلجھے تو جینے کا سلیقہ آیا
آدمی کتنا پریشاں تھا نبیؐ سے پہلے

بھر گئیں جھولیاں ایماں کے گہر سے ورنہ
آدمی خاک بداماں تھا نبیؐ سے پہلے

شمع توحید کی جب تک نہ جلی تھی اے نورؔ
سنتے ہیں کفر ہی ایماں تھا نبیؐ سے پہلے

☆☆☆

آنند موہن زتشی گلزارؔ دہلوی

اُردو کے تحفظ کے لیے فعال شخصیت فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے علمبردار جناب گلزارؔ صاحب کا جنم ۷؍جولائی ۱۹۲۶ء کو دہلی کے ایک معزز اور ذی علم گھرانے میں ہوا۔ آپ کے والد ماجد پروفیسر تربھون ناتھ زتشی زارؔ، دلّی کے مشہور شاعر تھے۔ گلزار صاحب ۱۹۴۷ء سے انجمنِ تعمیر اردو کے بانی سکریٹری ہیں۔ تقریباً ربع صدی تک حکومت ہند کے ماہنامہ 'سائنس کی دنیا' کے مدیرِ اعلیٰ رہے۔ آپ کا مجموعہ کلام 'گلزار غزل' ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا۔

آنکھوں میں بس رہا ہے سراپا رسولؐ کا
دل پر ہوا ہے نقش وہ نقشہ رسولؐ کا

دارِ فنا کو عظمت باقی عطا ہوئی
لاریب اِس جہان میں آنا رسولؐ کا

جلتے ہیں جس مقام پہ پر جبرئیل کے
معمول ہے وہاں سے گزرنا رسولؐ کا

لولاک میں ملا ہے وہ درجہ رسولؐ کو
ٹھہرے نہ جس مقام پہ سایہ رسولؐ کا

ہیبت سے کانپتے ہیں جہاں پر ملائکہ
آتا ہے کام اُن کو سہارا رسولؐ کا

عشقِ رسولؐ باعثِ رحمت ہوا قرار
جنّت بنا ہوا ہے مدینہ رسولؐ کا

مستِ مئے الست ہے گلزارؔ دہلوی
بخشش کے واسطے ہے سہارا رسولؐ کا

☆☆☆

اندر سروپ ناداںؔ

آپ کی ولادت ۲۷ر نومبر ۱۹۲۷ء کو ہوئی، آپ نے دہلی میں سکونت اختیار کی۔ حکومتِ ہند کے ڈپٹی سکریٹری کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ۶ر دسمبر ۱۹۹۹ء کو دہلی میں انتقال ہوا۔ 'غبارِ رنگ' (۱۹۶۹ء) اور 'لہو پکارے گا' (۱۹۸۶ء) دو شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

نہ ہم دنیا نہ عقبیٰ مانگتے ہیں
فقط تیرا سہارا مانگتے ہیں

ہمارے نام لکھ دے سرفرازی
ترے قدموں کا صدقہ مانگتے ہیں

ہے جن کے سر پہ تیرا دستِ رحمت
وہ کب سایہ ہما کا مانگتے ہیں

جو مستحکم ہیں مانندِ ہمالہ
سہارا وہ بھی تیرا مانگتے ہیں

کرم کر ہم پہ اے شاہِ مدینہ
اندھیرا ہے اُجالا مانگتے ہیں

ہمیں جانا ہے سوئے کعبۂ دل
ترا نقشِ کفِ پا مانگتے ہیں

زمانہ تجھ سے جو چاہے سو مانگے
ہم ادراکِ زمانہ مانگتے ہیں

اُنھیں بھی اپنے ہونے کی خبر دے
یزیدوں سے جو بھکشا مانگتے ہیں

☆☆☆

گنیش بہاری طرزؔ لکھنوی

ریڈیو آرٹسٹ جناب رادھے بہاری سریواستو کے فرزند اور مشہور سخنور جناب کرشن بہاری نورؔ لکھنوی کے بھائی جناب گنیش بہاری طرزؔ ۱۸ ر مئی ۱۹۲۸ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے اور بڑے ہوئے۔ ۱۹۴۳ء میں میٹرک کیا اور ۱۹۴۶ء میں محکمہ سپلائی میں ملازمت کی ۱۹۴۹ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے بی اے کیا اور اسی سال پراپرٹی انسپکٹر ہو گئے۔ آپ ڈپٹی چیف کنٹرولر امپورٹ اور اکسپورٹ کے عہدے پر ریٹائرڈ ہوئے۔ طرز صاحب فنِ موسیقی سے بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ جناب طرزؔ لکھنوی کے فن اور شخصیت پر 'فن و شخصیت' ممبئی نے جنوری ۱۹۸۹ء میں ایک خصوصی نمبر شائع کیا۔ ۲۰۰۹ء میں آپ کی وفات ہوئی۔

خلوص و جذبِ دل نذر و عقیدت لے کے آئے ہیں
گناہ گارِ محبت ہیں، محبت لے کے آئے ہیں

درِ دولت پہ حاضر ہیں تمہارے چاہنے والے
بڑی حسرت سے اُمیدِ شفاعت لے کے آئے ہیں

یہی کچھ چند آہیں ہیں یہی کچھ چند آنسو ہیں
ملی ہے جو زمانے سے وہ دولت لے کے آئے ہیں

مجھے بھی صبر کی طاقت عطا ہو یا رسول اللہؐ
سنا ہے آپ دُکھیوں کی ضمانت لے کے آئے ہیں

لگائے ہیں جو دنیا نے یہاں پہرے تو کیا غم ہے
کہ ہم تو آپ کے خوابوں کی جنّت لے کے آئے ہیں

پڑھو اب طرزؔ وہ مطلع کہ جس سے روشنی پھیلے
یہ ظاہر ہو کہ ہم نورِ عقیدت لے کے آئے ہیں

☆☆☆

کیلاش چندر ماتھر ماہرؔ

آپ کا جنم مراد آباد کے محلہ نئی بستی میں ۸؍اکتوبر ۱۹۲۸ء کو ایک خوشحال و اعلیٰ ماتھر خاندان میں ہوا۔ ماہرؔ صاحب کی ابتدائی تعلیم مکتب میں ہوئی۔ ۱۹۴۳ء میں پار کر ہائی اسکول کے امتحان میں اعزاز کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ ۱۹۴۶ء میں انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کامیاب ہوکر الہ آباد یونیورسٹی کے طالب علم ہوگئے اور یہاں ڈاکٹر اعجاز حسین اور جناب ضامن علی ضامنؔ صدر شعبۂ اردو الہ آباد یونیورسٹی کی سرپرستی حاصل ہوئی اور رسالہ 'نیساں' کے نائب مدیر مقرر ہوئے۔

کون و مکاں میں ہوتا ہے چرچا رسولؐ کا
نبیوں میں سر بلند ہے رُتبہ رسولؐ کا

اے چشمِ انتظار نہ ہو اس قدر ملول
محشر کے روز دیکھنا جلوہ رسولؐ کا

سجدے میں سرنگوں ہیں جہاں سارے مہر و ماہ
اونچا ہمالیہ سے ہے پایہ رسولؐ کا

ناحق کے آگے سر نہ جھکانا مجاہدو
یہ درس دے گیا ہے نواسہ رسولؐ کا

پہچان جب عطا ہوئی لفظ و بیان کی
پہلے قلم نے نام لکھا تھا رسولؐ کا

جی چاہتا ہے جاکے اسی در سے مانگنا
ماں کی زباں سے ذکر سنا تھا رسولؐ کا

ماہرؔ وہ خوش نصیب ہیں دنیا میں کس قدر
آتا ہے جن کے نام بلاوا رسولؐ کا

☆☆☆

منوہر لال آہوجہ بیدلؔ سرحدی

ڈیرہ اسماعیل خان (پاکستان) میں ۱۰ر نومبر ۱۹۲۹ء کو پیدا ہوئے۔ جامعہ اردو علی گڑھ سے ادیب کامل اور معلم اردو، آگرہ یونیورسٹی سے ایم اے کیا محکمہ ٹیلیفون میں ٹیکنکل سپروائزر کی حیثیت سے ذمہ داریاں نبھائیں۔ نثر نگاری کا آغاز ۱۹۵۰ء اور شعر گوئی کی ابتدا ۱۹۵۶ء سے ہوئی۔ کئی مجموعے غزلیات، قطعات رباعیات وغیرہ ترتیب دے چکے ایک سال مولانا ابرؔ احسنی گنوری اور ان کے انتقال کے بعد حضرت خموشؔ سرحدی سے شرف تلمذ اختیار کیا۔ 'خود شناسی کی طرف' 'خیالوں سے آگے' کو اردو اکیڈمی نے انعام سے نوازا۔ دو شعری مجموعے 'دھوپ کھلی ہے' اور 'بادبان' شائع ہو چکے ہیں۔ مارچ ۲۰۰۳ء میں دہلی میں انتقال ہوا۔

ہر مصیبت سے بچالے مجھ کو شاہِ انبیاء
پاس تو اپنے بلالے مجھ کو شاہِ انبیاء

نیند کا عالم ہے گو کہنے کو میں بیدار ہوں
بے سہارا ہوں ، اکیلا ہوں بہت ناچار ہوں
جی نہیں لگتا ہے دنیا سے بہت بیزار ہوں
ہر گھڑی بس آفتوں سے برسرِ پیکار ہوں

ڈوبنے کو ہوں بچالے مجھ کو شاہِ انبیاء
پاس تو اپنے بلالے مجھ کو شاہِ انبیاء

لگ رہا ہے ڈر تلاطم خیز لہروں سے مجھے
دشت و صحرا کے جھلتے سنگ ریزوں سے مجھے
جھانکتی ہے زندگی غم کے جھروکوں سے مجھے
ڈر بھی لگتا ہے قضا کے اب سوالوں سے مجھے

اپنے قدموں میں بٹھالے مجھ کو شاہِ انبیاء
پاس تو اپنے بلالے مجھ کو شاہِ انبیاء

☆☆☆

ایچ آر ابرول عرشؔ صہبائی

جموں سے کافی دُور اپنے ننہال باختن میں سنہ دسمبر ۱۹۳۰ء کو پیدا ہوئے۔ تعلیم ایف اے تک ہے۔ ۱۴؍اپریل ۱۹۵۵ء میں ریڈیو کشمیر، جموں سے وابستہ ہوئے اور ۱۹۸۹ء میں دُوردرشن، سری نگر سے بطور ایڈمنسٹریٹیو آفیسر سرکاری ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ بیرون ریاست بے شمار ادبی انجمنوں کی طرف سے اعزازات سے نوازا گیا۔ اب تک ۲۱ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ قبلہ جوش ملسیانی، تلوک چند محروم، ڈاکٹر منوہر سہائے انور، شکیل بدایونی، علی جواد زیدی، منوّر لکھنوی جیسے مستند شعراء نے پہلے مجموعہ 'شکست جام' کو اپنی حوصلہ افزا آراء سے نوازا تھا۔ ڈاکٹر جاوید وشِشٹ اور کئی ایسی ادبی ہستیوں نے اپنے مضامین کے ذریعہ بڑی حوصلہ افزائی کی۔

چٹکیاں لیتی ہے دل میں ہر گھڑی یادِ رسولؐ
بن گئی ہے اب تو میری زندگی یادِ رسولؐ

دفعتاً یہ دل مثالِ غنچہ و گل کھل اُٹھا
جب وفورِ یاس و غم میں آ گئی یادِ رسولؐ

کل بھی یہ چھائی ہوئی تھی جان و دل پر سر بہ سر
اور رگ رگ میں بسی ہے آج بھی یادِ رسولؐ

اِس سے پہلے بزمِ ہستی کیا تھی ایک ظلمت کدہ
دے گئی ہے شمعِ دل کو روشنی یادِ رسولؐ

بارِ غم سے جب ہوا میں مائلِ فریاد عرشؔ
میرے دل کو دے گئی تسکین سی یادِ رسولؐ

☆☆☆

رامانند بیتابؔ علی پوری

خلف ڈاکٹر آسانند ۱۷ مارچ ۱۹۳۲ء کو علی پور، ضلع مظفر گڑھ (پاکستان) میں پیدا ہوئے تقسیمِ وطن کے بعد سونی پت ہریانہ میں سکونت اختیار کی، بی اے اور ادیب کی اسناد حاصل کیں، ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہیں ابتدا میں جوشؔ ملسیانی اور شہیدؔ علی پوری سے اصلاح سخن لی اب جے رام داس فلکؔ اور غلام حسین رئیسؔ نیازی سے مشورۂ سخن کرتے ہیں۔ 'غنچۂ گل'، 'بے تابیاں' اور 'سوغات' ان کی غزلوں کے مجموعے ہیں۔

یہی پیغام دیتی ہیں ہوائیں
مہک اُٹھیں نبیؐ سے سب فضائیں

نبیؐ سے حق کی ہر تحریر واضح
نبیؐ سے قوم کی تقدیر واضح

نبیؐ سے ابتدا کا نور مانو
نبیؐ سے انتہا کا نور مانو

نبیؐ کی دین ہے کردار اپنا
نبیؐ ہے کارواں سالار اپنا

نبیؐ پیغامبر ہے بس احد کا
دلِ بیتابؔ بھی ہے اِس کا صدقہ

☆☆☆

سریش بھٹ

جدید مراٹھی شاعری کے مشہور شاعر شری دھر بھٹ کے فرزند سریش بھٹ کا جنم ۱۹۳۲ء میں ہوا۔ صحافت کی دنیا میں اپنی شناخت بنائی۔ مراٹھی میں صنف غزل کو مقبول بنا رہے ہیں۔ ناگپور کے ہفتہ وار اخبار 'لوک مَت' کے مدیر رہے۔ 'روپ گندھا' اور 'رنگ ماجھا ویگڑا' آپ کی ادبی تصنیفات ہیں۔ مراٹھی میں غزلوں کا مجموعہ 'یلغار' شائع ہو کر مقبول ہوا۔ آپ کی مندرجہ ذیل نعت یوم ولادت پر ناگپور کے روزنامہ 'لوک مت' کے خصوصی ایڈیشن میں شائع ہوئی جس کا منظوم ترجمہ ڈاکٹر عصمت جاوید نے کیا ہے۔ چند برسوں قبل ان کا انتقال ہو گیا۔

ہے تو ہی ویران ریگ زاروں میں چشمۂ جاریہ محمدؐ
کہ تو ہی اک آخری سہارا ہے بے سہاروں کا یا محمدؐ

ابھی تھے آنکھوں سے اشک جاری ابھی لبوں پر ہنسی ہے طاری
ہجومِ غم میں قریب دل کے جو خندہ بر لب ملا محمدؐ

ہے ماہتابِ نشاط تو ہی ، ہے آفتابِ حیات تو ہی
جہاں جہاں کیوں کرے نہ روشن ترا رُخِ پُر ضیا محمدؐ

جہاں میں سب سے الگ ترا گھر ، جہاں ہیں شاہ و گدا برابر
مجھے بھی اِس گھر کے ایک کونے میں دیدے تھوڑی سی جا محمدؐ

جو نام آیا ہے لب پہ تیرا، نفَس نفَس ہے مرا معطّر
روِش روِش موگرا کھلا ہے جو دل سے نکلی صدا محمدؐ

بُرے بھی دیکھے بھلے بھی آنکھے، مری نظر میں ہیں سب جہاں کے
بس ایک سچّا مرا محمدؐ سبھوں سے اچھا مرا محمدؐ

☆☆☆

پی پی سریواستو رند

پی پی سریواستو رند ۱۵ جون ۱۹۳۳ء کو فتح گڑھ (ضلع فرخ آباد) اتر پردیش میں ایک زمیندار کائستھ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد جناب ہمت بہادر محکمۂ پولیس میں شہر کوتوال تھے اور اردو فارسی زبانوں پر پورا عبور رکھتے تھے۔ رند صاحب کی ابتدائی تعلیم ان کے وطن فتح گڑھ میں ہوئی جہاں انھوں نے ۱۹۴۸ء میں ہائی اسکول اور ۱۹۵۲ء میں گریجویشن کیا۔ رند صاحب کا قلمی سفر تقریباً نصف صدی سے زیادہ پر محیط ہے۔ ان کا پہلا مجموعہ 'ریگزار' ۱۹۶۶ء میں منظرِ عام پر آیا۔ اب تک ان کے گیارہ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ رند صاحب کا قلم اب بھی رواں دواں ہے۔ رند صاحب کے اکثر مجموعوں کو مختلف اکادمیوں نے ایوارڈ سے نوازا ہے۔ اردو اکادمی، دہلی نے جناب پی پی سریواستو رند کی شعری خدمات کے اعتراف میں 'ایوارڈ برائے شاعری'' پیش کیا۔

ہر قدم پر دولتِ ایماں کماتے جائیں گے
جس قدر روضے کے ہم نزدیک آتے جائیں گے

ہر قدم نعت محمدؐ ہم سناتے جائیں گے
آنکھ سے آنسو بہیں گے، مسکراتے جائیں گے

پیشوا جن کو بنایا ہے مرے اللہ نے
ان کے ارشادات آنکھوں سے لگاتے جائیں گے

یادِ محبوبِ خدا ہے اصل میں روحِ حیات
ہر قدم پر جشن یادوں کا مناتے جائیں گے

وہ ہجومِ بیکسی ہو یا گنہگاروں کی بھیڑ
ہم تو ان کے نام کا ڈنکا بجاتے جائیں گے

تیرگی جب بھی بڑھے گی رہگزارِ شوق میں
نقش پا ان کے ہمیں رستہ دکھاتے جائیں گے

لوگ ڈرتے ہیں قیامت سے مگر اے رندؔ ہم
ان کا دامن سر پہ رکھ کر مسکراتے جائیں گے

☆☆☆

بھگوان داس شباب للت

خلف جناب رام کرشن للت ۳؍اگست ۱۹۳۲ء کو خان گڑھ ضلع گڑھ (پاکستان) کے ایک متمول تاجر خاندان میں پیدا ہوئے۔ نومبر ۱۹۴۷ء میں مشرقی پنجاب میں سکونت پذیر ہوئے۔ آپ نے اردو اور تاریخ میں ایم اے کے امتحانات میں کامیابی حاصل کی آپ کو طلائی تمغہ دیا گیا۔ آپ نے ۱۹۴۱ء میں شاعری کا آغاز کیا پہلی غزل لاہور کے رسالۂ اوم میں شائع ہوئی، آپ نے جناب بشیشور پرشاد منور لکھنوی سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ ابھی حال میں انتقال ہوا ہے۔

حاصل نہ ہوا گو مجھے دیدارِ محمدؐ
دیتا ہے مجھے روشنی کردارِ محمدؐ

جو آیتِ قراں ہے طہارت کا خزینہ
احکام ہیں یزداں کے بگفتارِ محمدؐ

اے خاکِ مدینہ تجھے آنکھوں سے لگالوں
دامن ہے ترا مطلعِ انوارِ محمدؐ

دشمن کا بھی مانا نہ بُرا بلکہ دعا دی
دیکھے تو کوئی جذبۂ ایثارِ محمدؐ

محشر میں کریں گے وہی بخشش کی سفارش
ہر سچّے مسلماں سے ہے اقرارِ محمدؐ

جنّت نہ ملے حشر میں تو اپنی بلا سے
خوش ہوں کہ ملے گا مجھے دیدارِ محمدؐ

خود سیرتِ یزداں کا ہے وہ آئینہ صورت
اک نور کا مینار ہے کردارِ محمدؐ

گلہائے نوازش ذرا دو چار ادھر بھی
صدقے تیرے اے دامنِ گلبارِ محمدؐ

میرا بھی ہے مخدوم وہ محبوب الٰہی
میں بھی ہوں شباب ادنیٰ پرستارِ محمدؐ

☆☆☆

شیام سندر باصر کشمیری

شیام سندر کشمیری النسل تھے آپ نے عنوانات قائم کر کے نعتیں لکھی ہیں مثلاً ''بہار مدینہ''، ''چراغِ انجمن'' بہار مدینہ میں مدینے کو مکّہ سے بہتر ثابت کیا ہے رافع بن خدیج نے رسولؐ خدا کا یہ قول درج کیا ہے۔ 'المدینہ خیر من مکۃ' اسی لیے مدینے کو ارضِ وفا کہا ہے، وہاں کے غبار کو سرمۂ چشم اور وہاں سر کے بل جانے کی بات شاعر کہتا ہے۔ 'چراغِ انجمن' کی بحر چھوٹی اور مترنم ہے اُس میں اوصاف نبیؐ کا تذکرہ ہے۔ ایک مخمس نما نظم میں باصر نے نبی کی وجہ سے مدینے کو باغ ارم، اور فاران کو رشکِ صد طور بتایا ہے۔ شیام سندر باصر کا نعتیہ کلام فانی مرادآبادی، خادم سوہدروری اور خالد بزمی نے اپنی کتابوں میں پیش کیا ہے۔ 'نورِ سخن' اور 'ماہنامہ نعت' لاہور میں بھی یہ کلام شائع ہوا ہے۔

محمدؐ نے فرمائی مکّہ سے ہجرت
نمایاں ہے یہ افتخارِ مدینہ

چلوں سر کے بل میں زہے فخر و عزّت
بُلائیں اگر تاجدارِ مدینہ

چلو چل کے بیٹھیں وہیں شیام سندر
کہ ارضِ وفا ہے دیارِ مدینہ

☆

دنیا کو تم نے آکر پُر نور کردیا ہے
اور ظلمتوں کو یکسر کافور کردیا ہے

پیغامِ حق سنا کر مسرور کردیا ہے
پیغامِ آخری کو مشہور کردیا ہے

فاراں کی چوٹیوں پر وہ آفتاب چمکا
چشمِ فلک کو جس نے مسحور کردیا ہے

☆☆☆

مہندر سنگھ آزاد گرداس پوری

مشہور سکھ سخنور مہندر سنگھ صاحب آزاد گرداس پوری، پنجاب کے موضع ظفروال ضلع گرداس پور میں ۲۲ر ستمبر ۱۹۳۳ء کو پیدا ہوئے، ممبئی میں ایک انجینئرنگ کمپنی میں ملازمت کے بعد سبکدوش ہو کر جمشید پور جھارکھنڈ میں سکونت پذیر ہیں۔ آپ کے سات مجموعے منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ آپ نے جناب جوشؔ ملسیانی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ آپ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں حالانکہ دوسری اصنافِ سخن میں بھی آپ نے کامیاب طبع آزمائی کی ہے۔

ہر مشکلِ حیات کا واللہ حل ہیں آپؐ
میرے حریم شوق کا روشن کنول ہیں آپؐ

کیا کہہ کے آپ کو میں مخاطب کروں حضورؐ
ہر اک زبانِ شوق کی ضرب المثل ہیں آپ

مستی بھری نگاہ پہ سو میکدے نثار
قرآن کے کلام کا نعم البدل ہیں آپؐ

میری تلاش، میری تمنا کا ماحصل
میرے نہالِ شوق کا خوش رنگ پھل ہیں آپؐ

ہر جنبشِ نگاہ میں ہے داستانِ دیں
عشقِ جنوں نواز کا ردِ عمل ہیں آپؐ

فردوسِ گوش کیوں نہ ہو لفظوں کا زیر و بم
آزاد کے خیال کا دلکش محل ہیں آپؐ

☆☆☆

کرشن کمار طوؔر

نام: کرشن کمار طوؔر، ولدیت، شری ہیرالال، شریمتی گلاب دیوی، تاریخ پیدائش: ۱۱؍اکتوبر ۱۹۳۳ء، مقام: لاہور (پاکستان)، تعلیم: ایم اے، ڈپلوما اِن جرنلزم، سرٹی فکیٹ اِن ٹورزم، سرٹی فکیٹ اِن ہوٹل مینجمنٹ اینڈ کیٹرنگ ٹیکنالوجی، ہجرت: لاہور کے بعد پہلے انبالہ بعد میں پٹیالہ اور آخر میں دھرم شالہ۔ مطبوعات: دریافت، ترتیب (ہماچل پردیش کے شعرا پر تالیفات)، سیر سبزہ (آزاد غزلوں کا انتخاب) غزلوں کے مجموعے: شعر شگفت (۱۹۸۲ء) عالم عین (۱۹۸۸ء) مُشکِ منوّر (۱۹۹۵ء) رفتہ رمز (۲۰۰۴ء) اعزاز و انعام: کتابوں پر بہار اردو اکادمی، اتر پردیش اردو اکادمی اور ہماچل پردیش اکادمی سے انعامات، انجمنِ ترقی اردو (ہند) کی جمشید پور شاخ سے امیر خسرو ایوارڈ ۲۰۰۶ء۔

اب اور اس کے سوا کیا بھلا محمدؐ ہیں
دعا کے باب میں اصلِ دعا محمدؐ ہیں

یہاں حسین نہیں خود حضورؐ سامنے ہیں
شمر کے حال میں کرب و بلا محمدؐ ہیں

نصیب ہوتی ہے کتنوں کو یہ سعادت بھی
میں خوش ہوں میرے لبوں پر سدا محمدؐ ہیں

وہی تو رحمتٌ لِلعالمیں ہیں دنیا میں
زمانہ پوچھتا پھرتا ہے کیا محمدؐ ہیں

ہے ایک سلسلہ قائم شروع و آخر میں
ہیں آدم ابتدا اور انتہا محمدؐ ہیں

بیان کیا ہو بھلا ان کی عظمتوں کا طوؔر
عرب کے صحرا میں ٹھنڈی ہوا محمدؐ ہیں

☆☆☆

دھرمیندر ناتھ

خلف جناب گوپی ناتھ امن لکھنوی ۲۴ر اپریل ۱۹۳۴ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جامعہ ملیہ اسلامیہ قرول باغ دہلی میں ہوئی۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے آپ نے ایم اے پی ایچ ڈی اور ڈی پی اے کیا۔ آپ کی زیادہ تر تعلیم و تربیت آپ کے عمِ محترم جناب گرسرن لال ادیب لکھنوی کی زیرِ نگرانی ہوئی۔ دہلی یونیورسٹی کے راجدھانی کالج میں صدر شعبہ سیاسیات رہے۔ اردو صحافت سے بھی وابستہ رہے۔ روس، ایران انگلینڈ وغیرہ بیرونی ممالک میں کانفرنسوں میں شریک ہو چکے ہیں۔ شاعری کا ذوق وراثت میں اپنے والد محترم امن لکھنوی سے ملا۔ اپنے چچا محترم ادیب لکھنوی سے شرف تلمذ رکھتے ہیں۔ حمدیہ، نعتیہ، منقبتی کلام مشاعروں مجلسوں وغیرہ میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ آپ کے دینی کلام کے مجموعے، 'صحیفۂ نور' اور 'انوارِ عقیدت' شائع ہو چکے ہیں۔ تقریباً دو درجن کتابیں اردو، ہندی اور انگریزی میں شائع ہو چکی ہیں۔ مختلف انجمنوں اور تنظیموں کی طرف سے اعزازات سے نوازے گئے۔ آپ کی تالیف کردہ کتاب 'ہمارے رسولؐ' کی زبردست پذیرائی ہوئی ہے۔

بڑھ گئی دونوں جہاں میں عز و شانِ زندگی
نامِ احمد جب ہوا وِردِ زبانِ زندگی
فرش سے تا عرش گونج اُٹھی اذانِ زندگی
کی عطا امت کو تونے وہ زبانِ زندگی
السلام اے تاجدارِ انبیاء ختمِ رسل
اے حبیب کبریا، اے پاسبانِ زندگی
رحمۃ للعالمین، شاہ اُمم، ہادیٔ حق
محسنِ انسانیت، اے رازدانِ زندگی
فخر موجوداتِ عالم، آبروئے کائنات
پیکرِ انساں میں نورِ حق بہ شانِ زندگی

تیرے ہی باعث ہوئی تخلیق ساری کائنات
سید لولاک میرِ کاروانِ زندگی

اہلِ دنیا کو ملا تجھ سے کلام اللہ کا
روشناسِ حق ہوئے دیدہ ورانِ زندگی

احمدِ مختار نے بخشا مئے عرفاں کا جام
ہوگئے سرشار جس سے تشنگانِ زندگی

کج کلاہوں کی تمنا ہے بنیں تیرے غلام
تیری چوکھٹ کی غلامی میں ہے شانِ زندگی

دافعِ ظلمت مدد ، اے شافعِ محشر مدد
عرض ہے اندازِ نو سے داستانِ زندگی

اے مکینِ گنبدِ خضرا مدد فرمایئے
ہے ابھی درپیش مجھ کو امتحانِ زندگی

☆

صاحبِ دل ہیں ثناخوانِ رسولِ عربی
دل ہی کیا جو نہ ہو قربانِ رسولِ عربی

رہبرِ عقل ہے فرمانِ رسولِ عربی
ہادیِ قلب ہے ایمانِ رسولِ عربی

عرش پر دھوم ہے محبوبِ خدا آتے ہیں
شبِ معراج ہے کیا شانِ رسولِ عربی

پی لیں تھوڑی سی اگر پھر غمِ دنیا کیسا
مئے عرفانِ خمستانِ رسولِ عربی

حشر میں ہم سے گنہگاروں کی قسمت دیکھو
سر پہ ہے سایۂ دامانِ رسولِ عربی

کیجئے مجھ پہ کرم گنبدِ خضرا کے مکیں
ایک عاصی جو ہے قربانِ رسولِ عربی

☆☆☆

سردار کرنیل سنگھ پنچھی

سردار کرنیل سنگھ خلف جناب سردار فوجا سنگھ بجلہ (پنجابی زبان کے مشہور شاعر اور مجاہدِ آزادی) کا جنم ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ٹھٹھا بہادر شاہ گاؤں ضلع شیخوپورہ پاکستان میں ہوا۔ میٹرک کے بعد آپ نے پنجابی، سنسکرت اور ہندی میں اعزازی ڈگریاں حاصل کیں۔ اردو میں ادیب کامل کا امتحان پاس کیا۔ فارسی زبان و ادب کا مطالعہ کیا۔ کئی فلموں کے گیت لکھے۔ صحافت کے میدان میں اپنے فرائض نبھا رہے ہیں۔ 'سانورے سورج'، 'سورج کی شاخیں'، 'درد کا ترجمہ'، 'ٹکڑے ٹکڑے آئینہ'، 'ادھورے بت'، 'قدم قدم پر تنہائی' اور 'شبوِ رنجنی' آپ کے شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

اگر ، دیکھی جہاں میں تو نبوت آپ کی دیکھی
کرم دیکھا، عمل دیکھا، مثالی زندگی دیکھی

نہ اُس نے غم ہی دیکھا ہے نہ اُس نے تیرگی دیکھی
کلامِ پاک کی جس نے ذرا بھی روشنی دیکھی

یہاں سے مانگنے والا کبھی خالی نہیں لوٹا
اگر دیکھی تو بندے کی عقیدت میں کمی دیکھی

نہ ہو مایوس پنچھی ایک زیارت یوں بھی ہوتی ہے
اُسی کو دیکھ لے جس نے مدینے کی گلی دیکھی

☆☆☆

کمار پاشی

شنکر دت کمار ۳ر جولائی ۱۹۳۵ء کو ریاست بہاولپور میں پیدا ہوئے تقسیمِ وطن کے بعد ہجرت کر کے پہلے جے پور پہنچے پھر دلّی میں سکونت اختیار کی۔ دلّی میں پاشی کی تعلیم و تربیت ہوئی اور ادبی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ تلمیذ الرحمٰن شاعر ہیں نئی تعبیرات اور منفرد رنگ کی نظمیں لکھیں اور دلی کے ادبی منظرنامے پر اپنی شناخت بنالی۔ آپ نے نثر میں بھی اپنی انفرادیت قائم رکھی 'پہلے آسمان کا زوال' اور 'جملوں کی بنیاد' نثری کاوشیں ہیں۔ 'پرانے موسموں کی آواز'، 'خواب تماشا'، 'ولاس یاترا' 'انتظار کی رات'، 'روبرو'، 'زوالِ شب'، 'ایک موسم میرے دل کے اندر ایک موسم مرے باہر' شعری مجموعے منظرِ عام پر آئے۔ ۱۷ر ستمبر ۱۹۹۲ء کو بعمر ۵۷ر سال انتقال ہوا۔

سہل ہے راستا محمدؐ کا
جل رہا ہے دیا محمدؐ کا
بے یقینی کے اِن اندھیروں میں
سب کو ہے آسرا محمدؐ کا
شب کی تاریک رات میں اب بھی
نور ہے جابجا محمدؐ کا
نعرَہ حق کی۔ گونج ہے ہر سُو
دَور پھر آگیا محمدؐ کا
جس طرف سے بھی ہو چلے آوَ
ہے ہر اِک راستا محمدؐ کا
پرچمِ سبز کھل گئے ہر سُو
چل پڑا قافلہ محمدؐ کا
کفر کی رات ڈھل گئی پاشی
دیکھ پھر دن ہوا محمدؐ کا

☆☆☆

مہندر پرتاپ چاندؔ

جناب چاندؔ صاحب یکم اگست ۱۹۳۵ء کو کروڑی لال عیسن ضلع مظفر گڑھ میں پیدا ہوئے۔ تقسیم وطن کے بعد کروکشیتر ہریانہ میں بس گئے۔ ادیب فاضل اور ایم اے (اردو اور لائبریری سائنس) میں اسناد حاصل کیں اور کروکشیتر یونیورسٹی میں ڈپٹی لائبریرین ہو گئے۔ اردو اور فارسی کے استاد ہیں۔ شاعری کا ذوق طالب علمی کے زمانے سے ہی ہے۔ آپ نے حضرت قیسؔ جالندھری سے شرف تلمذ حاصل کیا آپ کا مجموعۂ کلام 'حرفِ راز' ۱۹۷۴ء میں شائع ہوا۔ ماہنامہ 'محافظ' کے سرپرست اور پندرہ روزہ 'ہوشیار' کے مدیر رہ چکے ہیں۔

دل نشیں ہے پیامِ احمدؐ کا
حرزِ جاں ہے کلامِ احمدؐ کا

مہر، الفت، وفا، مروّت، رحم
خنجرِ بے نیامِ احمدؐ کا

حق میں اعدا کے بھی دعائیں دیں
خاص ہے لطفِ عامِ احمدؐ کا

عرش ہے اُن کے در پہ سربسجود
دیکھیے تو مقامِ احمدؐ کا

کیوں نہ اُس کا غلام ہو ہر شاہ
ہو گیا جو غلامِ احمدؐ کا

میرے دل میں ہے، میرے لب پر بھی
یاد احمدؐ کی، نامِ احمدؐ کا

چشمہ آبِ حیاتؔ کا ہے یہ
یا ہے اے چاندؔ جامِ احمدؐ کا

☆☆☆

ستنام سنگھ خمارؔ

خلف سردار سرجن سنگھ جون ۱۹۳۵ء میں چک سرجن سنگھ ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ چھوٹی عمر میں ہی یتیم ہوگئے تھے۔ تقسیم وطن کے وقت صرف ۱۲ سال کی عمر کا یہ مہاجر فاضلکا، پنجاب میں آ کر بس گیا خالصہ کالج سے بی اے کیا اور پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ جدید فارسی میں ڈپلوما کیا اور این سی آر ٹی میں افسر ہوگئے بعد ازاں دیش کالج میں نفسیات کے پروفیسر بنے اور وہیں سے ریٹائر ہوئے۔ بیمار ماں کے لیے دوا لانے جا رہے تھے کہ سڑک پر ایک حادثہ میں جاں بحق تسلیم ہوگئے پروفیسر صاحب حسینی دنیا اور رثائی ادب میں لافانی عظمت کے مالک ہیں۔

حجاب دل میں نہیں چہرے پر نقاب نہیں
شعورِ عشق محمدؐ ترا جواب نہیں

ترا غلام ہوں اے نفسِ مطمئن کب سے
مرے پیالے میں بہکی ہوئی شراب نہیں

میں پُر خطا ہوں گنہگار ہوں بہت لیکن
مجھے یقین ہے مٹی میری خراب نہیں

سخی تو اور بھی ہیں آپ کی حکومت میں
مگر حضور کی بخشش کا کچھ جواب نہیں

فضیلتوں کا عمامہ پہن کے تُو آیا
کمال و فضل میں تیرا کوئی جواب نہیں

تصورات کے مرکز، مرے وجود کے دل
تو ایک نورِ حقیقت ہے لطفِ خواب نہیں

وہ ننگے پاؤں ہے کیوں کر چلے گا کانٹوں پر
نبیؐ کا عشق اگر اُس کا ہمرکاب نہیں

خمارؔ دُور سے اُن کا کروں گا نظارہ
اُنھیں قریب سے دیکھوں نظر میں تاب نہیں

☆☆☆

سوہن لال سوہن راہیؔ

سوہن لال کی پیدائش ۲۱ رجون 1935ء کولساڑہ گاؤں ضلع جالندھر میں ہوئی، ادبی حلقوں میں سوہن راہیؔ کے نام سے مشہور ہیں۔ ابتدائی تعلیم و تربیت پھگواڑہ ضلع کپورتھلہ پنجاب میں ہوئی۔ 1950ء سے سوہن راہیؔ کا ادبی سفر شروع ہوا۔ پریم وار برٹنی اور مولانا ماہر القادری سے شرفِ تلمذ حاصل رہا۔ ۱۹۶۳ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔ اب تک آپ کے آٹھ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۹۹۳ء سے ۲۰۱۱ء تک مختلف اداروں سے آپ کو آٹھ انعامات مل چکے ہیں۔

رقصاں ہے کرن نور کی دامانِ سحر میں
صدقہ تریؐ رحمت کا درخشاں ہے نظر میں
یہ حُسن کا جلوہ، کہ کرشمہ ہے گلوں کا
ہر گل میں مہک تیریؐ ہے ہریالی شجر میں
روشن ہے ترے نورؐ سے ہر وسعتِ عالم
ہے شمع فروزاں تریؐ دل اور جگر میں
ذرّوں کو عطا تُونے کیے نُور کے گہنے
اکرام کی بارش رہے ناچیز کے گھر میں
ہونٹوں پہ مرے صلے علیٰ نامِ محمدؐ
یثربؐ کی محبت کا ہے سودا مرے سر میں
ہر منزلِ دشوار پہ راہیؔ کی مدد کی
ثابت رہے اقدام وہ جیون کی ڈگر میں

☆☆☆

چھوٹے لال گپتا منظرؔ بدایونی

خلف جناب گنگا رام گپتا بدایوں میں ۱۰راگست ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئے۔ بی اے پاس کرنے کے بعد محکمۂ تعلیم میں ملازمت کی۔ ۱۹۴۴ء سے شعر کہتے ہیں۔ محمد علی خاں اشرفی شاہینؔ بدایونی کے شاگرد ہوئے۔ اُن کے انتقال کے بعد سیوتی پرشاد گپتا صہبائی بدایونی سے کلام پر اصلاح لی۔ اب رونق علی خاں رونقؔ بدایونی کے حلقۂ تلامذہ میں ہیں۔

میں سارے جہاں کے الم چاہتا ہوں
محمدؐ کا لیکن کرم چاہتا ہوں

☆

جھکتا ہے جہاں ، وقت کی تلوار کے آگے
اور وقت جھکا ہے مری سرکارؐ کے آگے
آقا یہ کرم ہو کہ بجز ربّ دو عالم
یہ ہاتھ نہ پھیلے کبھی سنسار کے آگے
اِس در کی غلامی کا شرف جس کو ملا ہے
وہ پائے گئے وقت کی رفتار کے آگے
کچھ عرضِ تمنا کی ضرورت نہیں منظرؔ
روشن ہے سبھی کچھ مری سرکار کے آگے

☆☆☆

برج ابھیلاشی غازی آبادی

جناب برج ابھیلاشی خلف شری نارائن شرما کی پیدائش ۴رنومبر ۱۹۵۶ء کو غازی آباد میں ہوئی، آپ ایم ایس سی میتھ میٹکس ہیں۔ ابتدائی دور میں جناب گرسرن لال ادیب لکھنوی سے مشورۂ سخن کیا۔ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں، قطعات بھی کہتے ہیں۔ آپ کا کلام اور تقریریں آل انڈیا ریڈیو دلی سے نشر ہوتی رہتی ہیں۔ مقامی ادبی نشستوں میں شریک ہوتے ہیں۔

ترے جیسا کوئی نہ دیکھا سُنا ہے
تو خیرالبشر ، خاتم الانبیا ہے

مدینے کی جانب قدم اُٹھ رہے ہیں
محمدؐ محمدؐ کی لب پر صدا ہے

یقیں ہے مجھے مل ہی جائے گی منزل
مرا مصطفیٰ معتبر رہنما ہے

دہائی ، دہائی ، دہائی ، محمدؐ
زمانے کو یہ آج کیا ہوگیا ہے

مدینے کی بستی میں تیرا بسیرا
کوئی ہو سوالی ترا در کھلا ہے

☆☆☆

گُربخش سنگھ مخمورؔ جالندھری

جناب مخمورؔ صاحب خلف سردار سیوا سنگھ کی ولادت بارہ مولہ، کشمیر میں ۳/ جولائی ۱۹۳۹ء کو ہوئی۔ آپ نے سوشیالوجی میں ایم اے کیا آپ ہیلتھ ایجوکیشن افسر تھے۔ مخمورؔ صاحب ناول نگار بھی تھے اور صحافی بھی۔ ان کے مضامین وکلام اکثر اخبارات ورسائل میں شائع ہوتے تھے۔ کچھ ناول دوسری زبانوں کے تراجم ہیں۔ شاعری میں آپ جناب دلؔ شاہجہاں پوری اور سیمابؔ اکبرآبادی کے حلقۂ تلامذہ میں رہے۔ آپ کی نظموں کا مجموعہ 'جلوہ گاہ' شائع ہو چکا ہے۔

پھیلا اُفق پہ نور رسالت مآب کا
ہیبت سے منہ اُترنے لگا آفتاب کا
سیاحِ عرش ، سائرِ کون و مکاں ہے تو
روح الامیں ہے نام ترے ہمرکاب کا
وحدت کا اِک مغنّیِ آتش نوا ہے تو
ہر نغمہ جاں گداز ہے تیرے رباب کا
تاروں میں روشنی ہے تو پھولوں میں تازگی
یہ وقت ہے ظہورِ رسالت مآب کا
ظلمت کدوں میں ہیں سحرِ نو کی تابشیں
یہ فیض ہے ولادتِ ختمی مآب کا
مخمورؔ کیفِ نورِ رسالت سے مست ہوں
سب جانتے ہیں میں نہیں خوگر شراب کا

☆☆☆

ودّیا ساگر آنند

اردو کے مشہور وممتاز شاعر، ادیب، مفکّر اور اردو کی مشترکہ تہذیب کے پروردہ نمائندہ قلم کار ڈاکٹر ودّیا ساگر آنند یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو پنجاب کے ایک قصبہ شاہ پور میں پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر آنند ۱۹۶۲ء میں برطانیہ منتقل ہونے سے قبل دہلی کی انجمن ترقی پسند مصنّفین سے وابستہ رہے۔ وطن ثانی برطانیہ میں ڈاکٹر ساگر کی پہلی پہچان ایک کامیاب سیاست داں کی تھی۔ وہاں کی سیاست میں موصوف ایک نمایاں ایشیائی ستون کی حیثیت رکھتے تھے۔ حال ہی میں نیدر لینڈ کے شہرۂ آفاق تحقیقی ادارے انٹر کلچرل اوپن یونیورسٹی نے انھیں ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازا تھا۔ ڈاکٹر ساگر کی پچاس سے زیادہ شعری، ادبی اور دستاویزی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ۲۷ ستمبر ۲۰۱۳ء کو ان کا لندن میں انتقال ہو گیا۔

آسمانوں سے بھی جو بار اُٹھایا نہ گیا
اور ملائک سے بھی جو راز سنبھالا نہ گیا

تب خداوند نے قرآن تمھیں سونپ دیا
تم کو پیغامبری کے لیے مامور کیا

آپ پہنچائیں یہ فرمانِ الٰہی گھر گھر
اس کی خلقت نہ پھرے یونہی بھٹکتی در در

جلوہ توحید کا انساں کو دکھایا تم نے
اس سے ملنے کا صحیح رستہ بتایا تم نے

☆☆☆

رمیش پرشاد گرگ آتش بنارسی

بنارس میں ۲۳؍جولائی ۱۹۴۳ء کو ولادت ہوئی۔ پیشے سے ڈاکٹر (معالج صحت) ہیں آپ کے والد منشی لال گرگ کئی زبانوں سے واقف تھے۔ اردو سے محبت وراثت میں ملی۔ سلیمان آصف سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ مجموعہ غزلیات ''داغ داغ'' ۱۹۸۱ء میں منظرِ عام پر آیا۔ پہلی تصنیف ودیارتھی کا پریم اور سوتیلی ماں ۱۹۵۸ء میں شائع ہوئی۔ کئی اردو، ہندی ناول اور شعری مجموعے مکمل کر چکے ہیں جناب آتش نے صدہا نعتیں کہی ہیں۔ کلام ومضامین اخبارات ورسائل میں شائع ہوئے ہیں۔

مدینے کی زمیں کیا دلنشیں معلوم ہوتی ہے
ہر اک شے اس کی دنیا سے حسیں معلوم ہوتی ہے

جہاں آرام فرما ہیں ہمارے سرورِ عالم
حقیقت میں ہمیں جنّت وہیں معلوم ہوتی ہے

فرشتے سر جھکاتے ہیں ادب سے اس جگہ آکر
یہاں کی خاک رحمت آفریں معلوم ہوتی ہے

مزارِ سرورِ کونین کی عظمت کا کیا کہنا
جبینِ عرشِ اعظم خَم یہیں معلوم ہوتی ہے

شرف حاصل ہو آتش کو غلامی کا شہ بطحیٰ
شہنشاہی سے بھی یہ دل نشیں معلوم ہوتی ہے

☆☆☆

چندر بھان خیالؔ

پیدائش ۱۳؍اپریل ۱۹۴۶ء۔ منفرد لہجے، منفرد آہنگ اور منفرد سوچ کے شاعر خیالؔ صاحب مدھیہ پردیش کے اُس قبائلی علاقے سے دلی آئے جہاں بندیل کھنڈی بولی جاتی ہے۔ آپ کے خاندان اور علاقے میں اردو شناس کوئی بھی نہ تھا۔ ریڈیو اور فلمی گیت سُن کر چندر بھان صاحب کو اُردو سیکھنے کا شوق ہوا، آپ نے 'ہندی اُردو ٹیچر' نامی ایک معمولی سی کتاب کی مدد سے اردو سیکھنی شروع کی۔ آپ دہلی تشریف لائے اور پنڈت رام کرشن مضطرؔ کی رہنمائی میں اپنے ادبی اور شعری ذوق کو نکھارا۔ کنگز وے کیمپ دہلی میں ایک معمولی ملازمت کرنے والے اِس شخص نے اپنی لگن اور استعداد کو مضطرؔ صاحب کی رہبری میں اس طرح سنوارا کہ اردو کے مشہور روزنامہ 'قومی آواز' کے چیف رپورٹر بنے اور ترقی اردو بورڈ کے نائب صدر نامزد ہوئے۔ آپ کا ایک بڑا شعری کارنامہ 'لولاک' ہے جس میں آپ نے سیرتِ رسول پاک کو منظوم کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

یہ شان مدینے کی ، یہ انوارِ محمدؐ
فردوس کا آئینہ ہے ، گلزارِ محمدؐ

مقبول وہ بندہ ہے ، جو بندہ ہے خدا کا
اللہ کا دربار ہے ، دربارِ محمدؐ

قربان راہِ حق میں ہوئے آلِ پیمبر
ثابت ہے کہ بے مثل ہے ایثارِ محمدؐ

محروم نہ ہوگا کبھی وہ لطفِ خدا سے
ہوں دیدہ و دل جس کے پرستارِ محمدؐ

دل جوشِ عقیدت سے خیالؔ آج ہے معمور
بے تاب ہیں نظریں پۓ دیدارِ محمدؐ

☆☆☆

پرکاش ناتھ پرویزؔ

خلف لالہ رام جی داس پتھریہ ساکن قصبہ رام داس ضلع امرتسر میں ولادت ہوئی، ۱۹۵۳ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ادیب فاضل اور ۱۹۶۰ء میں ایم اے اردو کے امتحانات میں فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی، اختیاری مضمون میں فارسی پڑھی آپ کے بڑے بھائی پُرشوتم لال ضیاؔ فارسی کے پروفیسر تھے۔ پرویزؔ نے پہلا شعر ۱۴ سال کی عمر میں کہا۔ ۱۹۵۲ء میں ابرؔ احسنی گنوری سے تلمذ حاصل کیا۔ آپ کے شعری مجموعے 'شفق زار'، 'جادۂ منزل' شائع ہو چکے ہیں۔ آڈٹ کے محکمے جیسے غیر شاعرانہ ماحول میں شمعِ شاعری فروزاں رکھی۔

خیال افروز ہے نامِ محمدؐ
بہت افضل ہے پیغامِ محمدؐ

رہے گا تا ابد سرشار و بے خود
ملا جس رند کو جامِ محمدؐ

دل و جاں کیوں نہ ہوں مرہونِ منت
سُنا جس دل نے پیغامِ محمدؐ

فرازِ زندگی کا ہے یہ زینہ
جسے کہتے ہیں الہامِ محمدؐ

محمدؐ روحِ انوارِ دو عالم
محمدؐ ہست سردارِ دو عالم

☆☆☆

چندر پرکاش پاریکھ چندر جے پوری

آپ کی پیدائش جون ۱۹۵۷ء میں ہوئی۔ زمانۂ تعلیم سے ہی جے پور میں مقیم ہیں اور حکومتِ راجستھان میں ملازم ہیں۔ تقریباً پچیس سال سے اردو، ہندی اور برج بھاشا میں شعر کہہ رہے ہیں۔ کل ہند سطح کی ادبی تقاریب میں شرکت کرتے رہے ہیں۔ ابتدا سے ہی نعت ان کا پسندیدہ موضوع ہے۔ عقیدت سے لکھتے ہیں اور بڑے احترام سے پڑھتے ہیں۔ زبان بہت صاف ہے ریڈیو اور دوردرشن کے سبب دور دور تک جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔ کلام کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔

آپ کے جسم کا پڑتا نہیں سایا لکھیے
آپ جیسا تو نبی کوئی نہ آیا لکھیے

جن کو اللہ نے محبوب کہا ہو اپنا
ان کی توصیف میں لکھیے بھی تو کیا کیا لکھیے

سارے عالم کے لیے آئے وہ رحمت بن کر
ان کے صدقے میں ہوئی خلق یہ دنیا لکھیے

دل کو معلوم ہے اللہ نے بھیجا ہے سلام
دل بضد ہے کہ محمدؐ کا سراپا لکھیے

آپ کی جو ہے رضا ، وہ ہی رضا ہے رب کی
آپ خلاّق دو عالم کا ہیں منشا لکھیے

میرے آقا کی عجب شان یہ دیکھی چندرؔ
آپ کو عرش پہ خالق نے بلایا لکھیے

☆☆☆

انجنا سندھیر

یکم ستمبر ۱۹۶۰ء کو رڑکی بھارت میں پیدا ہوئیں۔ آپ جناب رام پرشاد سندھیر کی بیٹی ہیں جو خود بھی ایک شاعر تھے۔ انجنا صاحبہ کی مادری زبان پنجابی ہے لیکن اُردو کی دلدادہ ہیں، آپ ہندی میں بھی کویتائیں لکھتی ہیں۔ ایم اے پی ایچ ڈی ہیں احمد آباد میں سکونت پذیر ہیں اور احمد آباد ٹی وی کے ایڈوائزری بورڈ کی ممبر اور ٹی وی پروڈیوسر ہیں۔ صحافت میں بھی آپ کے قلم کی جولانیاں قارئین سے داد وصول کر چکی ہیں۔ ایک ہندی اخبار کی ایڈیٹر اور ایک گجراتی اخبار کی کالم نگار ہیں۔ احمد آباد کے ایک کالج میں لیکچرار ہیں۔ مجموعۂ کلام ''موجِ سحر'' کے نام سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہو چکا ہے۔

میں بھی آنکھوں سے کبھی گنبدِ خضرا دیکھوں
آرزو ہے شہِ بطحا کا میں روضہ دیکھوں

پہلے مکّے میں رہوں ، پھر میں مدینے جاؤں
کعبے کو دیکھ کے میں کعبے کا کعبہ دیکھوں

مجھ کو بھی اپنی غلامی کا شرف دو آقاؐ
خاکساروں میں میرا نام بھی لکھا دیکھوں

سر بہ سجدہ جہاں رہتے ہیں فرشتے ہر دم
میں بھی سرکارِ دو عالمؐ کا وہ روضہ دیکھوں

مجھ پہ بھی شاہ دو عالم کی نظر ہو جائے
اوج پر اپنے مقدر کا ستارہ دیکھوں

☆☆☆

جتیندر پرواز

جناب پرواز صاحب خلف جناب جگدیش راج ورما ۲۵ رفروری ۱۹۷۵ءکوشاہ پور کنڈی، تحصیل پٹھان کوٹ پنجاب میں پیدا ہوئے۔آپ بنیادی طور پر اردو کے غزل گو شاعر ہیں مختلف رسالوں ،اخباروں میں آپ کا کلام چھپتا رہتا ہے ریڈیو،ٹی وی کے مشاعروں میں شریک ہوتے رہتے ہیں۔آل انڈیا مشاعروں میں بھی کلام پیش کرتے ہیں۔ایس ڈی ایم پٹھان کوٹ نے آپ کو'سرسوتی آشیرواد سمان' عطا کیا۔مختلف اداروں اور تنظیموں نے اعزازات سے نوازا۔

کل خواب میں مجھ کو بھی سرکار نظر آئے
طیبہ کی حسیں گلیاں بازار نظر آئے
آنکھوں میں چمک اُبھری چہرے پہ خوشی آئی
جب دُور سے روضے کے مینار نظر آئے
پھر دل نے سکوں پایا مستی میں وہ جھوم اُٹھا
آقا کی جو بستی کے آثار نظر آئے
اُس شاہِ مدینہ کا جلوہ ہی کچھ ایسا ہے
کافر بھی محمدؐ کا بیمار نظر آئے

☆

مدینے کا کرنے نظارہ محمدؐ
بلالو ہمیں بھی خدارا محمدؐ
اُٹھیں لاکھ طوفاں ، اُنھیں ڈر نہیں ہے
ہے جن کشتیوں کا سہارا محمدؐ
فقط میرے دل میں سمایا تُو ہی ہے
مجھے تو ہے سب سے پیارا محمدؐ

☆☆☆

ہندو دیوی دیوتاؤں

سے متعلق

مسلم شعرا کا کلام

ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز
اہلِ نظر سمجھتے ہیں اس کو امامِ ہند
(اقبال)

ولی محمد نظیر اکبرآبادی

نام ولی محمد، نظیر تخلص، ۱۷۴۰ء کو دہلی میں پیدا ہوئے، بچپن ہی میں والد کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو گئے۔ نظیر کا دور سیاسی انقلابات کا دور تھا، مغل حکومت کے بکھرنے کے بعد سماج کا شیرازہ بھی بکھر گیا۔ نظیر نے بڑی بے سروسامانی کے حالات میں دہلی کو خیر آباد کہا اور آگرہ آگئے، نظیر ایک وسیع المشرب اور آزادانہ طبیعت رکھتے تھے۔ ہندوستانی تہذیب کے وہ دلدادہ تھے اور انھوں نے ایک بھرپور زندگی جی تھی، کھیل کود، کنکوے بازی، تیراکی، ورزش، کشتی، کبوتر بازی غرض ہر طرح کے تفریحی مشغلوں سے جی بہلاتے رہتے تھے۔ نظیر در حقیقت امیر خسرو اور کبیر کی قائم کردہ روایت کی توسیع تھے جس کے ڈانڈے تصوف اور بھگتی تحریک سے ملے ہوئے تھے۔ ان کے کلام کا ایک حصہ کرشن جی، مہادیوی، بھیروں جی وغیرہ پر لکھی ہوئی نظموں پر مشتمل ہے۔ نظیر کا سارا زور شعری صناعی پر نہیں بلکہ طرزِ بیان کی سادگی پر ہے۔ ۱۶ / اگست ۱۸۳۰ء، آگرہ میں وفات ہوئی۔

جب مُرلی دھر نے مرلی کو اپنی اَدھر دھری | کیا پریم میت بھری اُس میں دُھن بھری
لے اِس میں رادھے رادھے کی ہر دم بھری کھری | لہرائی دُھن جو اس کی اِدھر سے اُدھر ذری

سب سُننے والے کہہ اُٹھے جے جے ہری ہری
ایسی بجائی کرشن کنھیا نے بانسری

گوالوں میں نندلال بجاتے وہ جس گھڑی | گوئیں دُھن اُس کی سُننے کو رہ جائیں سب کھڑی
گلیوں میں جب بجاتے تو وہ اس کی دُھن بڑی | لے لے کے اپنی لہر جہاں کان میں پڑی

سب سُننے والے کہہ اُٹھے جے جے ہری ہری
ایسی بجائی کرشن کنھیا نے بانسری

موہن کی بانسری کے میں کیا کیا کہوں جتن | لے اُس کی من کی موہنی، دُھن اس کی چت ہرن
اُس بانسری کا آن کے جس جا ہوا بجن | کیا جل، پون نظیر پکھیرو وہ کیا ہرن

سب سُننے والے کہہ اُٹھے جے جے ہری ہری
ایسی بجائی کرشن کنھیا نے بانسری

☆

کرشن کنھیا کا بالپن

یارو سنو یہ دَدھی کے لٹیا کا بالپن
او مدھ پوری نگر کے بسیا کا بالپن
موہن سروپ نرتیہ کریا کا بالپن
بن بن کے گوال گوئیں چریا کا بالپن
ایسا تھا بانسری کے بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنھیا کا بالپن

اِک روز منھ میں کانھ نے ماکھن چھپادیا
پوچھا جسودا نے تو وہاں منہ بنادیا
منھ کھول تین لوک کا عالم دِکھادیا
اِک آن میں دکھادیا اور پھر بھلادیا
ایسا تھا بانسری کے بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنھیا کا بالپن

یوں بالپن تو ہوتا ہے ہر طفل کا بھلا
پر اُن کے بالپن میں کچھ اور ہی بھید تھا
اس بھید کی بھلا جی کسی کو خبر ہے کیا
کیا جانے اپنی کھیلنے آئے تھا کیا کلا
ایسا تھا بانسری کے بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنھیا کا بالپن

سب مل کے یارو کرشن مراری کی بولو جے
گوبند کنج چھیل بہاری کی بولو جے
دَدِھی چور گوپی ناتھ بہاری کی بولو جے
تم بھی نظیرؔ کرشن مراری کی بولو جے
ایسا تھا بانسری کے بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنھیا کا بالپن

☆

گرو نانک دیو جی

ہیں کہتے نانک شاہ جنہیں وہ پورے ہیں آگاہ گرو
وہ کامل رہبر جگ میں ہیں یوں روشن جیسے ماہ گرو
مقصود مراد، اُمید سبھی برلاتے ہیں دلخواہ گرو
نِت لطف وکرم سے کرتے ہیں ہم لوگوں کا نرباہ گرو
اِس بخشش کے اِس عظمت کے ہیں بابا نانک شاہ گرو
سب سیس نوا اَرداس کرو اور ہر دم بولو واہِ گرو

دن رات جنہوں نے یاں دل وچ ہے یاد گرو سے کام لیا
سب من کے مقصد بھرپائے خوش وقتی کا ہنگام لیا
دکھ درد میں اپنے دھیان لگا جس وقت گرو کا نام لیا
پل بیچ گرو نے آن اُنہیں خوشحال کیا اور تھام لیا
اِس بخشش کے اِس عظمت کے ہیں بابا نانک شاہ گرو
سب سیس نوا اَرداس کرو اور ہر دم بولو واہِ گرو

جو ہر دم اُن سے دھیان لگا اُمید کرم کی دھرتے ہیں
وہ اُن پر لطف وعنایت سے ہر آن توجہ کرتے ہیں
اسباب خوشی اور خوبی کے گھر بیچ انھیں کے بھرتے ہیں
آنند عنایت کرتے ہیں سب من کی چنتا ہرتے ہیں
اِس بخشش کے اِس عظمت کے ہیں بابا نانک شاہ گرو
سب سیس نوا اَرداس کرو اور ہر دم بولو واہِ گرو

جو لطف وعنایت اِن میں ہیں کب وصف کسی سے اُنکا ہو
وہ لطف وکرم جو کرتے ہیں ہر چار طرف ہیں ظاہر وو
الطاف جنھوں پر ہیں اُن کے سو خوبی حاصل ہے اُن کو
ہر آن نظیر اب یاں تم بھی بابا گرو نانک شاہ کہو
اِس بخشش کے اِس عظمت کے ہیں بابا نانک شاہ گرو
سب سیس نوا اَرداس کرو اور ہر دم بولو واہِ گرو

☆☆☆

محمد محسن کاکوروی

نام محمد محسن، مولوی حسن بخش کے بیٹے تھے۔ اودھ کے قصبے کاکوری میں ۱۸۲۵ء کو پیدا ہوئے اور اپریل ۱۹۰۵ء میں بمقام مین پوری وفات پائی۔ باپ اور دادا کی آغوش میں تربیت پائی۔ مولوی عبدالرحیم سے تحصیل علم کی، ہادی علی اشک کے شاگرد تھے۔ امیر مینائی سے بھی مشورۂ سخن کیا۔ محسن کاکوری نے ابتدا میں غزلیں قصیدے اور مثنویاں لکھیں، اس کے بعد ساری عمر نعت گوئی کی اور نعت کے سوا کچھ نہیں لکھا۔ ان کا کلیات نعت شائع ہوگیا ہے۔ مشہور قصیدہ 'سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل' ہے۔ اس کے علاوہ دو نعتیہ مثنویاں 'چراغ کعبہ' اور 'شفاعت و نجات' بھی محسن کی تصنیف ہیں۔

کرشن درشن

سمت کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل
ابر کے دوش پہ لائی ہے صبا گنگا جل
گھر میں اشنان کریں سَروقدانِ گوکل
جاکے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طولِ اَمَل
خبر اُڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی
کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل
نہ کھلا آٹھ پہر میں کبھی دوچار گھڑی
پندرہ روز ہوئے پانی کو منگل منگل
دیکھئے ہوگا سری کرشن کا کیوں کر درشن
سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بیکل

☆☆☆

سراج الدین خاں سائلؔ دہلوی

نام: سراج الدین احمد خان، سائلؔ تخلص، ۲۹؍مارچ ۱۸۶۴ء کو دہلی میں پیدا ہوئے، والد کا نام شہاب الدین احمد خان ثاقبؔ تھا۔ جب چار سال کے تھے تو سایۂ پدری سر سے اُٹھ گیا اور اپنے جدّ بزرگوار کے آغوش میں پرورش پائی۔ سائلؔ نے عربی، فارسی کی تعلیم مولوی قاسم علی سے اور فنی کتابیں مرزا ارشد علی گورگانی سے پڑھیں اور انھیں کو ابتدائی کلام دکھایا۔ پہلی شادی نواب ممتاز حسن خان کی بہن سے ہوئی تھی۔ چند سال کے بعد ان کا انتقال ہو گیا تو دوسرا عقد ۴۴؍سال کی عمر میں داغؔ دہلوی کی گود لی ہوئی لاڈلی بیگم سے ہوا۔ پھر داغؔ سے ہی مشورۂ سخن کرنے لگے۔ شعر گوئی کے علاوہ شہسواری اور پولو کا بے حد شوق تھا اور بہترین جا کی شمار ہوتے تھے۔ حیدر آباد میں چونکہ داغؔ مشاعروں میں حسبِ مرضی میر محبوب علی خان آصف نہیں جایا کرتے تھے۔ اس لیے اُستاد کی غزل سائلؔ ہی پڑھا کرتے تھے۔ عام مشاعروں میں ترنم سے پڑھنے کی ابتدا انھیں سے ہوئی۔ ۱۵؍ستمبر ۱۹۴۵ء کو دہلی میں وفات ہوئی۔

کرشن کتھا

مقصود ہے مدیحتِ عرفاں نصیب ذات — جس کے دھیان گیان نے سب کو کیا ہے مات
جو منتخب بذات تھا مملو بصد صفات — جس کا فنا کی شکل میں مکتوم ہے ثبات
جس کا نظارہ دید کے حق میں دقیق ہے
عرفانِ بحر اِس کا نہایت عمیق ہے

جس بحرِ نیک نامی میں اُس نے کیا شِنا — ساحل تک اس کے کوئی نہیں پہنچا دوسرا
دنیائے فقر میں رہا وہ دیں کا بادشا — عالم میں دین کے کیا دنیا کا وہ بھلا
جس کی نظیر دونوں جہاں میں محال ہے
نیرنگیوں میں اُس کے عمل کی، کمال ہے

گیتا گواہ حسنِ عمل اس کی دیکھ لو — اُس کو ملاحظہ کرو اُس کو پڑھو گنو
آنکھوں سے دل کی غور کرو قول و فعل کو — رہبر بنا کے اُس کے قدم پر قدم چلو
اوصاف گر بشر کے ہوں درکار اِس میں ہیں
فوق البشر جو چاہو تو اطوار اِس میں ہیں

☆☆☆

ظفر علی خاں

نام :مولانا ظفر علی خاں، ۱۸۶۸ء ،کوٹ مرتا ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔وہ اپنے وقت کے مشہور روزنامے 'زمیندار' کے مدیر تھے۔ان کا سیاسی مسلک اعتدال پسند کانگریسیوں اور گاندھی کی عدم تشدد کی حکمتِ عملی سے مختلف تھا۔ وہ برطانوی سامراج کے کٹر مخالف تھے۔اور برطانوی حکمرانوں سے براہِ راست ٹکراؤ میں ایقان رکھتے تھے۔اخبار کی ادارت اور سیاسی سرگرمیوں کے باعث ان کی نظموں کے موضوعات بھی اس دور کے مسائل کے آئینہ دار ہیں۔ان کی شاعری آج بھی طنز ومزاح ،استہزا اور راست طرزِ بیان کی قابلِ قدر مثال ہے۔ تصانیف: حسیات (مجموعہ کلام)، جنگِ روس و جاپان (ڈرامہ) سنہرا گھونگا، میری عینک (انگریزی افسانوں کے ترجمے)، معرکۂ مذہب وسائنس (ترجمہ) بہارستان (مجموعۂ کلام)۔ ۲۷ نومبر ۱۹۴۵ء، کرم آباد، ضلع گوجرانوالہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

گوکل کی بانسری

اگر کرشن کی تعلیم عام ہوجائے
تو کام فتنہ گروں کا تمام ہوجائے

مٹائیں برہمن و شیخ تفرقے اپنے
زمانہ دونوں کے گھر کا غلام ہوجائے

بدیسیوں کی بڑائی کی دھجیاں اڑجائیں
جہاں یہ تیغِ دو دم بے نیام ہوجائے

ہوں رام کرنے کو دہلی کے سورما موجود
سمند لندن اگر بدلگام ہوجائے

وطن کی خاک کے ذرّوں سے چاند پیدا ہوں
بلند اس قدر اس کا مقام ہوجائے

سلیقہ بادہ کشی کا اگر ہو یاروں کو
شکستِ توبہ کا بھی اہتمام ہوجائے

ہے اس ترانہ میں گوکل کی بانسری کی گونج
خدا کرے کہ یہ مقبولِ عام ہوجائے

☆☆☆

سیّد فضل الحسن حسرتؔ موہانی

نام سید فضل الحسن، حسرتؔ تخلص ۱۸۷۵ء کو قصبہ موہان، ضلع اُناؤ، میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی، علی گڑھ سے بی اے کیا۔ غزل گوئی میں حسرتؔ کا مرتبہ نہایت بلند اور امتیازی ہے اور اس میں شک نہیں کہ انھوں نے اردو غزل کو نکھارنے اور سنوارنے میں اہم کام کیا ہے۔ حسرتؔ کا کلام نہ تو سراسر یاس و نامرادی کا مرقع ہے اور نہ عیش و نشاط کی محفل بلکہ ہر دو طرح کے جذبات واحساسات کا مجموعہ ہے۔ ان کے کلام میں رنگینی بھی ہے لیکن کہیں کہیں شوخی متانت کے دائرے سے باہر ہو گئی ہے، انھوں نے غزل کو محض حسن و عشق کی واردات تک محدود نہیں رکھا بلکہ جو کچھ اور جس عنوان کا خیال ان کے دل پر اثر کر جاتا اس کو غزل میں جگہ دیتے تھے۔ ۱۳ رمئی ۱۹۵۱ء کو لکھنؤ میں آپ کی وفات ہوئی۔

سری کرشن

عرفانِ عشق نام ہے میرے مقام کا
حامل ہوں کس کے نغمۂ نے کے پیام کا
متھرا سے اہلِ دل کو وہ آتی ہے بوئے اُنس
دنیائے جاں میں شور ہے جس کے دوام کا
مخلوق اک نگاہِ کرم کی اُمیدوار
مستانہ کر رہی ہے بھجن رادھے شیام کا
محبوب کی تلاش ہوئی رہبرِ مُحِب
برسانے سے جو قصد کیا نند گام کا
بندرا کا بن بھی روکش جنت بنا کہ تھا
پامالِ ناز اُنھیں کی بہار خرام کا
لبریزِ نور ہے دلِ حسرتؔ زہے نصیب
اِک حُسنِ مشک فام کے شوقِ تمام کا

☆☆☆

علامہ محمد اقبالؔ

نام محمد اقبالؔ، اقبالؔ تخلص، ۹؍نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی پھر لاہور چلے گئے، فلسفہ میں ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد لندن چلے گئے جہاں بیرسٹری کی تعلیم حاصل کی اور جرمنی سے فلسفہ میں ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری بھی لی۔ پھر لاہور پلٹ آئے اور وکالت شروع کی۔ کچھ عرصے تک کالج کی پروفیسری کی۔ اردو کے روایتی شعرا کی طرح اقبال نے بھی شاعری کی ابتدا غزل سے کی اور داغؔ سے بذریعہ خط و کتابت اصلاح بھی لی۔ لیکن وہ ایک صاحب فکر انسان تھے۔ اُن کی فکری پرواز داغؔ کی غزل کے محدود دائرے میں مقید نہیں رہ سکتی تھی۔ اقبالؔ اردو کے پہلے فلسفی شاعر ہیں۔ اقبال نے نہ صرف اردو شاعری کو مغربی مفکّروں کے خیالات سے روشناس کیا بلکہ زبان و بیان کی نادر تشبیہوں سے بھی اردو کی آبیاری کی، کبھی کبھی ان کی زبانِ ثقیل ہو جاتی ہے تاہم ان کے مفکرانہ خیالات کے اظہار کے لیے یہ ضروری بھی ہے۔ اردو شاعری میں میر اور غالب کے بعد اقبال کی اہمیت مسلّم ہے۔ مشہور تصانیف: بانگِ درا، بالِ جبریئل، ضربِ کلیم، ارمغانِ حجاز۔ ۲۱؍اپریل ۱۹۳۸ء کو لاہور میں آپ کی وفات ہوئی۔

رام

لبریز ہے شرابِ حقیقت سے جامِ ہند
سب فلسفی ہیں خطۂ مغرب کے رامِ ہند
یہ ہندیوں کے فکرِ فلک رس کا ہے اثر
رفعت میں آسماں سے بھی اونچا ہے بامِ ہند
اس دیس میں ہوئے ہیں ہزاروں ملک سرشت
مشہور جن کے دم سے ہے دنیا میں نامِ ہند
ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز
اہلِ نظر سمجھتے ہیں اس کو امامِ ہند
اعجاز اس چراغِ ہدایت کا ہے یہی
روشن تر از سحر ہے زمانے میں شامِ ہند
تلوار کا دھنی تھا شجاعت میں فرد تھا
پاکیزگی میں جوشِ محبت میں فرد تھا

نانک

قوم نے پیغامِ گوتم کی ذرا پروا نہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گوہرِ یک دانہ کی
آہ ! بدقسمت رہے آوازِ حق سے بے خبر
غافل اپنے پھل کی شیرینی سے ہوتا ہے شجر
آشکار اس نے کیا جو زندگی کا راز تھا
ہند کو لیکن خیالی فلسفہ پر ناز تھا
شمعِ حق سے جو منوّر ہو یہ وہ محفل نہ تھی
بارشِ رحمت ہوئی لیکن زمیں قابل نہ تھی
برہمن سرشار ہے اب تک مئے پندار میں
شمعِ گوتم جل رہی ہے محفلِ اغیار میں
بت کدہ پھر بعد مدت کے مگر روشن ہوا
نورِ ابراہیم سے آذر کا گھر روشن ہوا
پھر اُٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اک مردِ کامل نے جگایا خواب سے

☆☆☆

سیّد عاشق حسین سیماؔب اکبرآبادی

نام سید عاشق حسین تخلص سیماؔب، ۵ر جون ۱۸۸۰ء، آگرہ میں پیدا ہوئے۔ سیماب نے عربی وفارسی کی ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اجمیر کے انگریزی مدرسے میں داخلہ لیا۔ اسکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کالج پہنچے لیکن والد کے انتقال کی وجہ سے سلسلۂ تعلیم منقطع کرنا پڑا۔ وہ خاندان کے فرزند اکبر تھے اس لیے گھر کا تمام بار سیماب کے سر پر آپڑا۔ پھر بسلسلۂ معاش کانپور جانا پڑا، کانپور میں بیماری نے آگھیرا تو آگرہ لوٹ آئے۔ یہیں پر مستقل سکونت اختیار کی، تقسیم ہند کے بعد کراچی منتقل ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ شاعری سیماب کے لیے فطری شوق اور پدری میراث تھی۔ عہد طفولیت سے انھیں تصنیف وتالیف کا شوق تھا۔ قیام کانپور کے دوران ۱۸۹۸ء میں داغ کے شاگرد ہوئے اور اُستاد کی وفات تک اُنھیں سے اصلاح لیتے رہے۔ سیماب ۱۹۳۵ء تک مختلف موضوعات پر دوسو چوراسی کتب تصنیف کر چکے تھے۔ ان کا اہم کارنامہ ۱۹۳۰ء میں آگرہ سے رسالہ 'شاعر' کا اجرا ہے جو ممبئی سے آج تک جاری ہے۔ ۳۱ر جنوری ۱۹۵۱ء کو کراچی میں آپ کی وفات ہوئی۔

سری کرشن

ہوا طلوع ستاروں کی دلکشی لے کر
سرور آنکھوں میں نظروں میں زندگی لے کر
خودی کے ہوش اُڑانے بہ صد نیاز آیا
نئے پیالوں میں صہبائے بے خودی لے کر
فضائے دہر میں گاتا پھرا وہ پریت کے گیت
نشاط خیز، سکوں ریز بانسری لے کر

جہانِ قلب سراپا گداز بن ہی گیا
ہر ایک ذرہ محبت کا ساز بن ہی گیا

جمالِ حسن کے کافر نکھار سے کھیلا
ریاضِ عشق کی رنگیں بہار سے کھیلا
پیمبروں کی کبھی رسم کی ادا اُس نے
گوالہ بن کے کبھی سبزہ زار سے کھیلا
بہادیئے کبھی ٹھوکر سے پریم کے چشمے
کبھی جمن کبھی گنگا کی دھار سے کھیلا

ہنسی ہنسی میں وہ دکھ درد جھیلتا ہی رہا
کرشمہ باز زمانے سے کھیلتا ہی رہا

کیا زمانے کو مسحور اپنے نغموں سے
سکھائے عشق کے دستور اپنے نغموں سے
صداقت اور محبت کی اُس نے دی تعلیم
اندھیریوں میں بھرا نور اپنے نغموں سے
لطافتوں سے کیا ارضِ ہند کو لبریز
کثافتوں کو کیا دور اپنے نغموں سے

فلک کو یاد ہیں اس عہدِ پاک کی باتیں
وہ بانسری، وہ محبت کی سانولی راتیں

دلوں میں رنگِ محبت کو اُستوار کیا
سوادِ ہند کو گیتا سے نغمہ بار کیا
جو راز کوششِ نطق و زباں سے کھُل نہ سکا
وہ راز اپنی نگاہوں سے آشکار کیا
اُداسیوں کو نئی زندگی عطا کردی
ہر ایک ذرّے کو دل دے کے بے قرار کیا

جو مشرب اُس کا نہ اس طرح عام ہوجاتا
جہاں سے محو محبت کا نام ہوجاتا

☆

عظمتِ گرونانک

نہیں اس محشر ہستی کی شورش ، شورشِ فطری
سکوں پیرا ہے ہنگامہ ہجومِ آدمیت کا
اسی ہیجانِ کثرت میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
نکل آتا ہے پردے سے کوئی مُناد وحدت کا
ابد تک رحمتیں نازل ہوں خاکِ پاک پر اُس کی
جو آیا لے کے انساں کے لیے پیغام رحمت کا
دیا اس مادّی دنیا کو اُس نے درسِ روحانی
اشاروں میں ملایا سلسلہ پستی سے رفعت کا
ہر اِک ملّت کے آثارِ تقدّس تجھ سے پیدا ہوں
حقیقت میں فنا ہوکر مٹادے فرق ملّت کا
ترے پیکر کو آب و خاک آتش اور ہوامانگے
عناصر کی رگوں میں رنگ بھر ایسا محبت کا
مسلماں قبر میں دفنائیں ہندو آگ میں پھونکیں
مگر تو ایک نقشِ جاوداں ہے روحِ عظمت کا

☆☆☆

مرزا جعفر علی خاں آثر لکھنوی

نام: مرزا جعفر علی خاں، آثر تخلص، ۱۲ر جولائی ۱۸۸۵ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آثر فارسی کی درسی کتابیں پڑھ کر ۱۸۹۶ء میں جوبلی ہائی اسکول میں داخل ہوئے۔ ۱۹۰۲ء میں انٹرنس کا امتحان پاس کر کے کیننگ کالج لکھنؤ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۰۴ء میں ایف اے اور ۱۹۰۶ء میں بی اے پاس کیا، ایک سال ایم اے کا کورس پڑھا اور ایل ایل بی کی تیاری کی۔ قانون سے طبیعت میں مناسبت نہیں پائی اس لیے یہ سلسلہ چھوڑ دیا۔ آثر نے ایسے ماحول میں پرورش پائی تھی کہ بچپن ہی سے شعر و سخن کا مذاق پیدا ہو گیا تھا، زانوے تلمذ عزیز لکھنوی کے سامنے تہ کیا جن سے آثر کے قدیم خاندانی مراسم تھے۔ آثر کو میر کے کلام سے نہایت درجہ شغف تھا اور اکثر میر کی تقلید کامیابی کے ساتھ کی ہے۔ ان کا پہلا دیوان 'اثرستان' ۱۹۲۴ء میں چھپا اور اس کے پندرہ برس بعد 'بہاراں' شائع ہو کر بہت مقبول ہوا۔ ۶ر جون ۱۹۶۷ء، کو لکھنؤ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محبت کی مُرلی

وہ پیغامِ امن و اماں دینے والا
اُسی برج کے موہن کا نغمہ سناؤ
وہ نغمہ فضائیں تھی سرشار جس سے
اُسی سوتے جادو کو پھر سے جگاؤ
وہ نغمہ کہ روحوں کو جس نے سنوارا
وہی رنگ رلیاں دوبارہ سُناؤ
ہوئی پاک جب روح سب رشتے ٹوٹے
یہ مایا کا منڈپ جو ہے پہلے ڈھاؤ

رہِ معرفت کا نشاں دینے والا
محبت کی ہر وقت مُرلی بجاؤ
چھکے دشت و گلزار و کہسار جس سے
محبت کی ہر وقت مُرلی بجاؤ
جنہیں گوپیاں کہہ کے سب نے پُکارا
محبت کی ہر وقت مُرلی بجاؤ
مزے لوٹے اپنی صفا و ضیا کے
محبت کی ہر وقت مُرلی بجاؤ

☆☆☆

شبیر حسن خاں جوشؔ ملیح آبادی

نام: شبیر حسن خاں، جوشؔ تخلص، ملیح آباد کے ایک جاگیردارانہ گھرانے میں ۲۵ر دسمبر ۱۸۹۸ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے پردادا، دادا اور والد سب صاحبِ دیوان شاعر تھے۔ اس طرح جوشؔ کی تربیت شروع سے علمی اور ادبی ماحول میں ہوئی تھی، انھوں نے ۹ ربرس کی عمر سے شعر کہنا شروع کر دیا تھا۔ تعلیم کا سلسلہ گھر سے ہی شروع ہوا۔ بعد میں لکھنؤ سیتا پور، آگرہ اور علی گڑھ حصولِ تعلیم کی غرض سے جانا ہوا۔ والد کے انتقال کے بعد زمینداری کے مقدمات اور مالی مشکلات نے آگھیرا اور جوشؔ کی تعلیم ادھوری رہ گئی۔ ملازمت کے سلسلے میں حیدر آباد پہنچے اور جامعہ عثمانیہ کے دارالترجمہ میں کام کرنے لگے۔ اپنے سیاسی خیالات کے باعث وہاں سے ملک بدر کیے گئے۔ دہلی پہنچ کر ایک رسالہ 'کلیم' شائع کرنا شروع کیا۔ لیکن مالی مشکلات درپیش تھیں، ممبئی کی راہ لی اور فلموں کے لیے گیت اور کہانیاں لکھنے لگے۔ آزادی کے بعد حکومتِ ہند کے جریدے 'آجکل' کے مدیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۶ء میں پاکستان چلے گئے اور وہیں انتقال کیا۔ زبان و بیان پر جوشؔ کی قدرت مسلّم ہے وہ تشبیہات اور استعارات میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں اور اس حیثیت سے اردو شاعری میں وہ ایک بلند مقام کے حقدار ہیں۔ اُن کے اٹھارہ شعری مجموعے اور سات نثری مجموعے شائع ہوئے۔ ۲۲ر فروری ۱۹۸۲ء کو اسلام آباد میں آپ کی وفات ہوئی۔

مُرلی

☆

یہ کن نے بجائی مُرلیا
ہردے میں بدری چھائی
گوکل بن میں برسا رنگ
باجا ہر گھٹ میں مردنگ
خود سے کھُلا ہر اک جوڑا
ہر اک گوپی مُسکائی
یہ کن نے بجائی مُرلیا
ہردے میں بدری چھائی
گنگا جل کے ہلکورے
بن گئے نینوں کے ڈورے
کلیاں چٹکیں گلشن میں
تاروں نے لی انگڑائی

یہ کن نے بجائی مُرلیا
ہردے میں بدری چھائی
چہکے بہلے نَر ناری
سب مِل مِل باری باری
چھلکیں پنگھٹ پہ گگریاں
ارجن نے دھنک لچکائی
یہ کن نے بجائی مُرلیا
ہردے میں بدری چھائی

☆☆☆

سید عیسیٰ میاں بسمل سعیدی

نام: سید عیسیٰ میاں، قلمی نام بسمل سعیدی، پیدائش ٹونک راجستھان ۱۹۰۱۔ غزل ان کا خاص میدان تھا جس میں غالب و مومن کا رنگ جھلکتا تھا۔ انھیں غالب ایوارڈ اور نہرو ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ صبیحہ کوثر بدرالدین انصاری کو ۲۰۱۱ء میں ناگپور، یونیورسٹی کی جانب سے ان کے تحقیقی مقالے 'بسمل سعیدی، حیات اور شاعری' پر پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی۔ ان کے شاگردوں کا حلقہ وسیع ہے جس میں مخمور سعیدی کا نام نمایاں ہے، ۱۹۷۱ء میں پی کے پبلی کیشنز کے تحت ان کا شعری مجموعہ اوراقِ زندگی، منظر عام پر آیا۔ ۲۰۰۷ء میں ساہتیہ اکادمی کے تحت 'کلیاتِ بسمل سعیدی' شائع ہوا۔ انتخاب کلام بسمل سعیدی، مشاہدات، کیفِ اَلم، نشاطِ غم اُن کے دیگر مجموعے ہیں۔ ۱۹۷۶ء میں ان کی شخصیت و شاعری پر مشتمل کتاب 'بسمل سعیدی شخصیت اور شاعری' (مرتبین مخمور سعیدی، پریم گوپال متل) شائع ہوئی۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۷۷ء کو دہلی میں آپ کی وفات ہوئی۔

یادِ دیر

انہیں کیا واسطہ زاہد تمہارے باغِ رضواں سے
جنہیں نسبت ہے کنڈل پور کے باغ و بہاراں سے

نکل جاتا ہے جب الفت کا جذبہ قلبِ انساں سے
تو رہ جاتا ہے پھر انسان بدتر ہو کے حیواں سے

اسی صورت سے میرے دل میں یادِ دیر آئی ہے
کہ جیسے بوئے گل آئے بیاباں میں گلستاں سے

یہی آنسو تو اک دن ابرِ رحمت بن کے برسیں گے
بہالے جس قدر آنسو بہیں چشمِ پشیماں سے

فروغِ شمع سے عشرت کدہ روشن ہوا تو کیا
سیہ خانے کو دل سے جگمگا لے نورِ ایماں سے

بغیر معصیت رحمت کا مصرف ہی نہیں کوئی
تری رحمت ہے وابستہ مرے دامانِ عصیاں سے

ضرورت ہے کہ ہوں اوصافِ انسانی بھی انساں میں
کوئی انساں نہیں ہوتا ہے انساں، شکلِ انساں سے

اگر دنیا میں سکھ اور شانتی سے تم کو رہنا ہے
نہ رکھو بیر سکھ عیسائی سے ہندو مسلماں سے

اہنسا کے اُصولوں پر عمل مشکل تو ہے بسمل
مگر پھر آدمی بھگوان ہوجاتا ہے انساں سے

☆☆☆

عبدالخالق نہآل سیوہاروی

نام: عبدالخالق، نظم وغزل دونوں پر یکساں قدرت رکھنے والے پختہ مشق ومستند شاعر جناب عبدالخالق نہال سیوہاروی، سیوہارہ ضلع بجنور میں ۱۹۰۱ء کو پیدا ہوئے۔ گھریلو تعلیم کی ابتدا عربی وفارسی سے ہوئی اس کے بعد مقامی مدارس میں پڑھ کر معاشی تگ ودو میں لگ گئے۔ محکمۂ ریلوے کے ڈویژنل اکاؤنٹس آفس میں ملازمت کی اور آخر تک اسی سے وابستہ رہے۔ ابتدائے شاعری میں نواب سراج الدین خاں سائل دہلوی سے اصلاح لی لیکن استاد نے جلد ہی انھیں فارغ الاصلاح قرار دے دیا۔ ان کے کلام کے مجموعے 'شباب'، 'انقلاب'، اور گلبانگ آزادی (رباعیات) وغیرہ شائع ہوکر شہرت ومقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ نہال صاحب تقسیمِ ملک کے بعد پاکستان چلے گئے اور کراچی میں مقیم تھے وہیں پیامِ اجل آپہنچا اور ۱۹۵۲ء میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔

سری کرشن

آگیا پھر حسن دنیائے اجل آباد پر
کائناتِ جزوکل کا رازداں پیدا ہوا
نور سے معمور ظلمت خانۂ آدم ہوا
جس قدر پردے جہالت کے تھے سارے ہٹ گئے
قطرہ اُس کی بارشِ الطاف سے طوفاں ہوا
اُس نے سمجھایا کہ بحرِ بیکراں ہے زندگی
وہمِ باطل نقش بندِ حلقۂ صیاد ہے
رہنمائے ظلمتِ آفاق ہے قندیلِ فرض
کیوں ہراساں ہے فنا سے تُو فنا کچھ بھی نہیں
عشق ہے آفت گہہِ دوراں سے سامانِ نجات
کون کہتا ہے رہینِ خطرۂ صیاد رہ
چشمۂ بینا ہو تو اس آفاق میں عریاں ہے حسن

زندگی متھرا سے بری عالمِ ایجاد پر
مختصر یہ ہے کہ آقائے جہاں پیدا ہوا
کس تجمل سے طلوعِ نیّرِ اعظم ہوا
ظلم واستبداد کے تاریک بادل چھٹ گئے
فاش انسانوں پہ رازِ ہستیِ انساں ہوا
عارضی اِس کو نہ کہنا جاوداں ہے زندگی
زندگی ورنہ فنا سے مطلقاً آزاد ہے
زندگی کی غایت ومقصود ہے تکمیلِ فرض
موت اِک نقلِ مکانی کے سوا کچھ بھی نہیں
عشق والوں ہی کو کچھ حاصل ہے عرفانِ نجات
کارگاہِ دہر میں آزاد رہ آزاد رہ
انتہائے حسن ہے یہ جلوۂ یزداں ہے حسن

☆☆☆

محمد اصغر خاں شعریؔ بھوپالی

نام: محمد اصغر خاں، شعریؔ تخلص، ۱۹۰۲ء کو آگرہ میں پیدا ہوئے۔ پہلے اصغر تخلص کرتے تھے، شعری نے بھوپال کے مدرسہ سلیمانیہ اور مدرسہ وحیدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۹ء میں حکیم حاذق کی تعلیم کے لیے دہلی گئے لیکن والد کی بیماری کی وجہ سے تعلیم مکمل نہ کر سکے۔ شعری اپنے کلام پر مائل نقوی، جگر مرادآبادی، ملا رموزی اور ذکی وارثی ایسے استاد شعرا سے اصلاح لیتے رہے۔ ان کا تعلق اردو شعرا کی اُس نسل سے تھا جو جگرؔ فانیؔ اور حسرتؔ کے بعد شاعری میں نمودار ہوئی۔ شعری کا پہلا مجموعۂ کلام 'صبح غزل' ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا تھا اور دوسرا مجموعہ 'آتشِ دل' ۱۹۸۴ء میں۔ وفات ۹؍جولائی ۱۹۹۱ء بھوپال میں ہوئی۔

پیامِ ویر

صداقتوں کا فسانہ سنانے آیا ہوں
غلط نقوش جہاں سے مٹانے آیا یوں

وہی پیام جسے کہتے ہیں پیامِ ویر
اُسی پیام کا پرچم اُڑانے آیا ہوں

خدا ہے صرف محبت، پریم ہے بھگوان
یہ خاص راز جہاں کو بتانے آیا ہوں

نہ شرطِ مذہب و ملّت نہ قیدِ رسم و رواج
ہر آدمی کو میں انساں بنانے آیا ہوں

یہ ظلمتوں سے کہو اب تمہاری خیر نہیں
کہ میں چراغِ محبت جلانے آیا ہوں

یہ بزم جس کی ہے یہ رِند جس کے پیاسے ہیں
اُسی شراب کے ساغر لٹانے آیا ہوں

جہاں خلوص ہی دنیا خلوص ہی عقبیٰ
وہاں خلوص کے سجدے لٹانے آیا ہوں

جہاں میں آکے جسے ویر نے کیا روشن
اُسی چراغ کی لو کو بڑھانے آیا ہوں

فروغِ ویر سے کرنا ہے اکتسابِ جمال
اک آفتاب سے آنکھیں لڑانے آیا ہوں

اُسے زمانہ جنم بھر نہیں بھلا سکتا
میں جس کا آج جنم دن منانے آیا ہوں

یہ بزم بزمِ اہنسا ہے اس لیے شعریؔ
یہاں نگاہ نہیں دل بچھانے آیا ہوں

☆☆☆

محمد صمد یار خاں ساغرؔ نظامی

نام: محمد صمد یار خاں، ساغرؔ تخلص، پیدائش ۲۱ر دسمبر ۱۹۰۵ء، علی گڑھ، اردو دنیا میں ساغر نظامی کے نام سے مشہور ہوئے۔ سیماب اکبر آبادی کے شاگرد تھے۔ اُستاد کے ساتھ مل کر آگرہ سے رسالہ 'پیمانہ' نکالا، بعد میں سیمابؔ سے رشتہ استوار نہیں رہا اور تین سال کے بعد رسالہ بند ہو گیا۔ پھر ساغرؔ نے علی گڑھ سے 'مستقبل' نکالا، بعد میں اخبار علی گڑھ پنچ جاری کیا۔ ۱۹۲۳ء میں میرٹھ میں ادبی مرکز اور ساغر پریس جاری کیا اور یہیں سے ماہنامہ 'ایشیا' نکالنے لگے۔ ۱۹۴۳ء میں پونا جا کر شالیمار پکچرز میں ملازم ہو گئے، بعد میں ممبئی میں بھی فلمی کام کیا۔ 'بادۂ مشرق'، 'صبوحی' اور 'رنگ محل' ساغر کے کلام کے مجموعے ہیں۔ وفات ۲۷ر فروری ۱۹۸۴ء، دہلی۔

ضیائے مہاویر

نور دنیا میں ہوا حسن کی تنویر کے بعد
زیست خورشید بنی نورِ مہاویر کے بعد

نالۂ نیم شبی صبح کے نغموں میں ڈھلے
اک نیا ساز کھلا حسن کی تقریر کے بعد

لبِ مظلوم کو طوفان کی جرأت بخشی
دب گیا صورِ قیامت تری تنویر کے بعد

ایک سادہ سا ورق تھا مری دنیا کا جمال
رنگ جاگے ہیں تری شوخیِ تحریر کے بعد

نقشِ اوّل ہے ترا رنگ، ترے خط، تیرا نور
جتنے خاکے ہیں وہ اُبھرے تری تصویر کے بعد

لبِ عیسیٰ ہوں کہ گوتم ہوں کہ روحِ گاندھی
سب ہوئے نغمہ سرا سازِ مہاویر کے بعد

نغمۂ امن کو دل سوز کیا باپو نے
اور کچھ حسن بڑھا عشق کی تفسیر کے بعد

رنگ بے تاب تھے بے چین تھا نقاش کا دل
تری تصویر سے پہلے، تری تصویر کے بعد

☆

نانک کے سازِ حقیقت سے آواز مسلسل آتی ہے

انساں کی محبت انساں کو تاروں کے اُدھر پہنچاتی ہے
جب گھور اندھیرا ہوتا ہے تو حق کی کرن مسکاتی ہے
نانک کے سازِ حقیقت سے آواز مسلسل آتی ہے

وہ موجِ زمزم کی ہو صدا یا موجِ گنگا نغمہ کناں
وہ قلقلِ مینا ہو کہ اذاں ناقوس ہو یا پنڈت کا بیاں
ہر ساز کے پردے سے مطرب آواز اُسی کی آتی ہے

کیا قوم ووطن کے پیمانے، کیا رنگ ونسل کے افسانے
سب ایک حقیقت کے جلوے سب ایک تخیل کے سائے
اِک کنبہ ہے یہ ساری دنیا، ساری دنیا اِک جاتی ہے

کیا تیرا جنم کیا میرا جنم، کیا دیر وحرم کیا میخانہ
کیا تیرا خدا کیا میرا خدا، نادان تو ہی اپنا خدا
جب سازِ خودی کو چھوتا ہوں آواز یہ پیہم آتی ہے

دکھیوں کی فغانِ نیم شبی، زاہد کی دعا سے بڑھ کر ہے
توحیدِ انساں اے غافل توحیدِ خدا سے بڑھ کر ہے
یہ بادِ صبائے ننکانہ پیغامِ محبت لاتی ہے

☆

محبت رام کی

ساحلِ سرجو یہاں ، گنگا یہاں ، جمنا یہاں
کرشن اور رادھا یہاں ، راما یہاں سیتا یہاں

جس کا دل تھا ایک شمعِ طاق ایوان حیات
روح جس کی آفتابِ صبحِ عرفانِ حیات

زندگی کی رفعتوں سے منزلوں اونچا تھا وہ
آسمانِ معرفت کا ایک سیارہ تھا وہ

سامنے جس کے لرز اُٹھا شکوہِ سروری
وہ بہادر جس نے باطل کو شکستِ فاش دی

جس کا ہر جلوہ شعاعِ حق کا مظہر ہوگیا
ذرّہ ذرّہ جس کے پر تو سے منوّر ہوگیا

ہندیوں کے دل میں باقی ہے محبت رام کی
مٹ نہیں سکتی قیامت تک حکومت رام کی

زندگی کی روح تھا ، روحانیت کی شان تھا
وہ مجسّم روپ میں انسان کے عرفان تھا

☆☆☆

نذیر احمد نذیر بنارسی

نذیر بنارسی ، نذیر احمد بن حکیم نور محمد (ادیب ، شاعر) تلمذ : بیتاب بنارسی ، ولادت : ۲۵ر نومبر ۱۹۰۹ء ، بنارس ، وفات : ۲۳ر مارچ ۱۹۹۶ء ، بنارس ، تصانیف : (۱) جواہر سے لال تک (۲) غلامی سے آزادی تک (۳) کتاب غزل (۴) گنگ و جمن۔

چھماوانی

دل میں نئے ارمان بسانے کا دن آیا
غنچے کی طرح دل کو کھلانے کا دن آیا
پھولوں کی طرح ہنسنے ہنسانے کا دن آیا
آپس میں گلے ملنے ملانے کا دن آیا

اِک سال کے بعد آج ٹھکانے کا دن آیا

پاکیزۂ تصویر پہ تصویر کی کرپا
تقدیر پہ ہے مالکِ تقدیر کی کرپا
پھر کیوں نہ ہو بھگوان مہاویر کی کرپا
آنکھوں کی طرح سر کو جھکانے کا دن آیا

آدابِ وفا سب کو سکھانے کا دن آیا

ہر ہونٹ کا ویرانہ ہے مسکان سے آباد
دنیا کی ہر اک فکر سے دل آج ہے آزاد
جیون ہے کہ بھگوان مہاویر کا پرشاد
ملنے کے لیے ہاتھ بڑھانے کا دن آیا

ہر بگڑی ہوئی بات بنانے کا دن آیا

ہر دے سے ہر آکار کے جھانکے ہے نرآکار
ہر ایک کلا میں نظر آتا ہے کلا کار
اس ورش کی آشاؤں کے سپنے ہوئے ساکار
جو سب میں ہے اس کے نظر آنے کا دن آیا

بھگوان کے بھی درش دکھانے کا دن آیا

☆☆☆

ثناء اللہ ڈار میراجی

نام: ثناء اللہ ڈار، میراجی ادبی نام، پیدائش ۲۵ رمئی ۱۹۱۲ء، لاہور۔ انھوں نے میراجی سے قبل کئی اور ادبی نام اختیار کئے تھے جیسے بندے حسن، بشیر چند، بسنت سہائے اور آخر میں میراجی، جس کا سبب یہ تھا کہ وہ ایک بنگالی دوشیزہ میرا سین پر فریفتہ ہو گئے تھے گو کہ یہ فریفتگی یکطرفہ تھی۔ میراجی کی تعلیم باقاعدہ طور پر نہیں ہوئی تھی، لیکن چونکہ بے حد ذہین اور بیدار مغز تھے اس لیے ذاتی مطالعے سے زبان وادب پر قدرت پیدا کر لی تھی۔ میراجی ایک متنازعہ شخصیت کے مالک تھے۔ اس ضمن میں اختر الایمان کی رائے سب سے زیادہ مستند ہے کیوں کہ انھوں نے عرصۂ دراز تک نہ صرف میراجی کی دست گیری کی بلکہ ان کی بداعمالیوں کو بھگتا بھی ہے۔ وہ ایک اعصاب زدہ نفسیاتی مریض بھی تھے۔ اس کے باوجود میراجی حد درجہ زیرک، بیدار مغز شاعر اور نقاد تھے۔ آپ کی وفات ۴ر نومبر ۱۹۴۶ء ممبئی میں ہوئی۔

شیام بہاری

آج کھِلی من کی پھلواری ۔۔۔ سندر پیاری پیاری
راج بھون اب رنگ محل ہے ۔۔۔ متھرا ہے یا برندا بن ہے
جس میں رانی بنیں رادھیکا ۔۔۔ راجا شیام بہاری
آج کھِلی من کی پھلواری

رِل مل سکھیاں ناچیں گائیں ۔۔۔ سکھ سنگت میں دھوم مچائیں
پھلواری سے چُن چُن لائیں ۔۔۔ پھولوں سے سیج سجائیں ساری
آج کھِلی من کی پھلواری

جھن من جھن من، من جھنکاریں ۔۔۔ جیتو بازی ہم من ہاریں
پریم کی بازی سب سے نرالی ۔۔۔ کسی نے جیتی کسی نے ہاری
آج کھِلی من کی پھلواری

☆☆☆

محمد خضر برنی

نام: محمد خضر برنی، پیدائش ۱۵؍جولائی ۱۹۱۸ء، بلند شہر، والد کا نام سید محمد علی برنی۔ تعلیم: منشی ادیب کامل، سدھانت شاستری، مشاغل، ملازمت: وظیفہ بحیثیتِ مجاہدِ آزادی، تصانیف: تذکرۂ شعرائے بلند شہر (بہ اشتراک سید حامد، ۱۹۴۶ء)، قوس قزح (بہ اشتراک سید حامد، ۱۹۴۶ء)، تصویرِ حیات (پہلا مجموعۂ کلام، ۱۹۵۶ء)، تصویرِ کائنات (ہندی دوہوں کا منظوم ترجمہ، ۱۹۵۹ء)، گل و سنگ (مجموعۂ کلام، ۱۹۶۲ء)، عکسِ جمال (مجموعۂ نعت، ۱۹۶۴ء)، یہ ہے میرا ہندوستان (مجموعۂ نظم و غزل، ۱۹۷۲ء)، حدیثِ عشق (مجموعۂ نعت، ۱۹۷۳ء) رقصِ لہو (مجموعۂ کلام، ۱۹۷۶ء)، عطرِ گل (مجموعۂ کلام، ۱۹۷۷ء) مدینہ کا چاند (مجموعۂ نعت، ۱۹۸۲ء)۔ اعزازات و انعامات: امتیازِ میر (۱۹۸۱ء) اور ساہتیہ کلا پریشد دہلی کی جانب سے اعزاز۔ وفات ۳۱؍مارچ ۱۹۸۹ء، جامعہ نگر، نئی دہلی۔

شمعِ کردار

اِک حقیقت سے کیوں گریز کریں — کون کرتا ہے اصل بات میں شک
اپنے مرکز سے آدمی تھا دور — جب کہ پیدا ہوئے گرو نانک

☆

کم ہی ہوتے ہیں دہر میں پیدا — صاحبِ ہوش مائلِ پندار
درسِ انسانیت سکھانے کو — صاحبِ علم و فضل اور ہوشیار

☆

اُن کے اوصاف علم و حکمت کا — طرزِ گفتار اک خزینہ ہے
اُن کی تدریس اجتہادِ عمل — رب کو پانے کا ایک زینہ ہے

☆

ہر جہد اُن کی کامرانی کو — آدمی کے قریب لاتی ہے
ان کا پیغام ہے نسیمِ بہار — اِک صدا غنچہ و گل کھلاتی ہے

☆☆☆

عبدالحئ ساحر لدھیانوی

عبدالحئ نام، ساحر تخلص، لدھیانہ کے ایک انتہائی متمول اور خوش حال جاگیردار خاندان میں ۸/مارچ ۱۹۲۱ء کو پیدا ہوئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد لاہور میں 'ادب لطیف' اور 'سویرا' میں بحیثیت مدیر کام کیا۔ تقسیم ہند کے بعد 'شاہراہ' کی ادارت کے فرائض انجام دیئے۔ پھر ممبئی پہنچے، جہاں پر فلمی دنیا نے اُن کی پذیرائی کی۔ ساحر فلمی دنیا کے سب سے زیادہ باعزت اور مقبول ترین گیت کار تھے۔ ساحر کا پہلا مجموعۂ کلام 'تلخیاں' اردو شاعری کے مقبول ترین مجموعوں میں سے ایک ہے۔ ساحر لدھیانوی کو حکومتِ ہند نے ۱۹۷۱ء میں پدم شری کا اعزاز عطا کیا۔ ۱۹۷۲ء میں سوویت لینڈ نہرو ایوارڈ ملا۔ مختلف صوبہ جاتی اردو اکادمیوں کے انعامات بھی ملے۔ ۲۵/اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ممبئی میں وفات ہوئی۔

سب ایک سمان

ایشور ، اللہ تیرے نام
سب کو سنمتی دے بھگوان !
اس دھرتی پر بسنے والے
سب ہیں تیری گود کے پالے
کوئی نیچ نہ کوئی مہان
سب کو سنمتی دے بھگوان !
ذاتوں نسلوں کے بٹوارے
جھوٹ کہائیں تیرے دوارے
تیرے لیے سب ایک سمان
سب کو سنمتی دے بھگوان !
جنم کا کوئی مول نہیں ہے
جنم منش کا تول نہیں ہے
کرم سے ہے سب کی پہچان
سب کو سنمتی دے بھگوان !

☆☆☆

بانو طاہرہ سعید

والد کا نام: سید امیر علی معصومی، تاریخِ پیدائش ۹ ؍نومبر ۱۹۲۲ء، آگرہ (اتر پردیش) تعلیم: گریجویٹ (آرٹس) ڈی لِٹ، مشاغل، ملازمت: لکھنا پڑھنا، ریڈیو آرٹسٹ۔ تصانیف: ہدیۂ طاہرہ (۱۹۵۷ء)۔ برگِ سبز (مجموعۂ کلام، ۱۹۶۲ء)، آشیاں ہمارا (قومی نظمیں، ۱۹۷۳ء) گُلِ خونچکاں (کلام کربلا کے واقعات سے متعلق، ۱۹۷۴ء)، مہکتے ویرانے (مجموعۂ کلام، ۱۹۷۸ء)، سات دوست: بچوں کا ادب (افسانہ، ۱۹۷۹ء)، مثبت و منفی (انگریزی نظموں کا منظوم، ترجمہ، ۱۹۷۹ء)، خونِ جگر (افسانے، ۱۹۸۰ء)۔ اعزازات، انعامات: آندھرا پردیش، اردو اکادمی، ۱۹۶۱ء آندھرا پردیش منسٹری آف کلچرل افیرز، ۱۹۶۶ء آندھرا پردیش کا سرسوتی ایوارڈ، ۱۹۸۴ء مخدوم امن ایوارڈ، ۱۹۸۲ء منسٹری آف ہیلتھ کے فیملی پلاننگ کے مقابلہ میں وزارت صحت آندھرا پردیش کی طرف سے افسانہ پر انعام مہکتے ویرانے پر بہار اردو اکادمی انعام مغربی بنگال اور آندھرا پردیش اور اکادمیوں کی طرف سے انعامات ملے۔

گرو نانک

صداقت، وحدت و الفت کے افسانے تھے آنکھوں میں
دِلوں میں جنبشیں کرتی تھیں نانک کی نظر پیدا
گُرو بنتے نہیں ہوتے ہیں پیدا حق کی جانب سے
صدف میں خود بخود ہوتا ہے قدرت سے گہر پیدا
دِلوں کا موہ لینا ہی ترا ہے معجزہ نانک
بڑی مشکل سے ہوتا ہے کسی کے دل میں گھر پیدا
تجھے ہندو نے اپنایا ترا مسلم بھی گرویدہ
نہ جانے کر گئی تیری نظر کیسا اثر پیدا

☆☆☆

ابن الحسین نظمی مہدی

نام: ابن الحسین، پیدائش: ۲۳؍اپریل ۱۹۲۳، لکھنؤ، والد کا نام: سید اولاد حسین عرف للّن صاحب شاعر لکھنوی۔ تعلیم: بی اے، مشاغل و ملازمت: تصنیف و تالیف۔ تصانیف: ہندوستان (قومی یکجہتی پر مسدس، ۱۹۶۷ء)، نقشِ فریاد (شہدائے کربلا کو منظوم نذرانۂ عقیدت، ۱۹۶۸ء)، نذرِ نانک (منظوم خراجِ عقیدت، ۱۹۶۹ء)، اندرا گاندھی (اقدام اور نظریہ، نثر، ۱۹۷۹ء)، مظلوم کربلا (جلد اوّل (عصری مرثیے، ۱۹۸۲ء)، غزل محل (مجموعۂ کلام، ۱۹۸۲ء) نذرِ اہلِ بیت (مدحیہ نظموں کا مجموعہ، ۱۹۸۲ء)، حرف حرف (مجموعۂ قطعات/مصوّر، ۱۹۸۲ء)، شمعِ فروزاں (ریڈیائی تقاریر، ۱۹۸۳ء)، منظر پس منظر (مجموعۂ قطعات، ۱۹۸۳ء)، پیام نانک (پچھتر وانیوں کا منظوم ترجمہ، ۱۹۸۳ء)، ریگِ سرخ (واقعۂ کربلا پر مختلف تاثرات، ۱۹۸۴ء)، مظلوم کربلا: حصہ دوم (عصری مرثیے، ۱۹۸۶ء)، غالب (منظوم سوانح حیات، ۱۹۸۷ء)۔ اردو کتابوں کی تعداد کم و بیش ۲۲؍ ہے اور ۲؍ انگریزی میں ہیں۔ بیرونی ممالک کا سفر: پاکستان، ایران۔ وفات: ۳۰؍مئی ۱۹۸۷ء، غازی آباد، اتر پردیش۔

دعا

واسطہ نانک کا یارب ہند کو توقیر دے
قوتِ جہد و عمل دے جذبۂ تعمیر دے
اے خدا شیرازۂ نظمِ چمن کو باندھ دے
رشتۂ اخلاص سے سارے وطن کو باندھ دے
ایک لے ہو، ایک نغمہ، ایک سرگم، ایک ساز
ایک ہو منزل وطن کی اے خدائے بے نیاز
ایک ہی آواز نکلے بربطِ صد تار سے
کٹ مریں دشمن وطن کے ایکتا کی دھار سے
فرقہ فرقہ میں رواداری بھی ہو ایثار بھی
ہو قلم بھی ہاتھ میں اور تیغ جوہردار بھی

☆☆☆

چودھری عزیز احمد خاں عزیزؔ وارثی

چودھری عزیز احمد خاں عزیز وارثی ضلع مراد آباد (اتر پردیش) کے قصبہ پچھرایوں میں ۱۷ر جولائی ۱۹۲۴ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول میں حاصل کی بعدازاں جامعہ اردو علی گڑھ سے ادیب کامل کا امتحان پاس کیا۔ اسی زمانے میں وہ حضرت حاجی اوگھٹ شاہ وارثی کے مرید ہوئے اور پھر اسی نسبت سے عزیز احمد خاں نے اپنا نام عزیز وارثی رکھ لیا۔ عزیز وارثی نے ۱۹۴۲ء میں نواب سراج الدین خاں سائل دہلوی کی شاگردی اختیار کی ۱۹۴۴ء میں سائل دہلوی نے اپنی خرابیِ صحت کے باعث اس ہونہار شاگرد کو حضرت نوح ناروی کے سپرد کر دیا۔ ۱۹۵۲ء میں عزیز وارثی ہمدرد دواخانہ دہلی سے وابستہ ہو گئے اور ان کی یہ وابستگی تادمِ حیات قائم رہی۔ دہلی کی انجمن اتحاد وارثیہ کے سکریٹری کی حیثیت سے خانقہِ وارثیہ کی رسومات بہ حسن وخوبی انجام دیتے رہے۔ تصانیف: سفینہ وساحل (1951ء)، محراب، جسارت (۱۹۷۶ء)، تصرف (۱۹۸۶ء) ۲۶ر جولائی ۱۹۸۹ء کو دہلی میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

گرو نانک۔ آشنائے رازِ وحدت

آشنائے رازِ وحدت گنجِ اسرارِ خفی
دولتِ عرفاں بعنوانِ دگر تجھ کو ملی

راحتِ قلب و جگر، محرابِ دل کے پیش امام
نیک سیرت، نیک خصلت، نیک صورت، نیک نام

درد مندوں کے مسیحا بے کسوں کے چارہ گر
شام کی تاریکیوں میں جلوۂ نورِ سحر

قافلہ سالارِ مستاں، نا خدائے ملک و قوم
خضرِ منزل، رہبرِ دانا، عصائے ملک و قوم

سر پہ دستارِ فضیلت رخ پہ نورِ کائنات
واقعی صد لائقِ تعظیم تھی تیری حیات

لفظ الفت کی مکمل شرح اِک تیرا وجود
عاشقی میں توڑ ڈالے عشق و الفت کے حدود

تھا توکل اور استغنا شعارِ زندگی
بھوک کی شدّت میں اک دانے کی بھی خواہش نہ کی

ہیں عمل پیرا تری تعلیم پہ اہلِ تمیز
اس لیے ہیں آج بھی دنیا میں وہ ہر دل عزیز

☆☆☆

عبدالعزیز خالدؔ

پاکستان کی ایک علمی شخصیت، تاجدار سخن عبدالعزیز خالد کی پیدائش ۱۵ر جنوری ۱۹۲۷ء کو جالندھر میں ہوئی۔ وہ ۱۹۸۷ء میں انکم ٹیکس کمشنر کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے تو اس محکمہ میں ان کی دیانت، امانت، کارکردگی اور حسن سلوک کا سکہ بیٹھا ہوا تھا۔ ان کا عشق شاعری تھا، انھوں نے اس صنف میں اتنی قدرت حاصل کی تھی کہ علمی اور فکری موضوعات کو بھی نثر کے بجائے نظم میں کہنے میں آسانی محسوس کرتے تھے۔ انھیں عربی، ہندی، سنسکرت، یونانی اور عبرانی میں بھی عمل دخل حاصل تھا۔ ان کو عربی زبان پر عبور تھا اور عربی زبان کے استعمالِ عام کو اپنی جڑوں تک پہنچنے کی کاوش قرار دیتے تھے۔ شاعری میں مختلف زبانوں کے الفاظ وعلامات کا استعمال عبدالعزیز خالد کا معمول تھا اور ان پر غیب سے مضامین اترتے تو یہ سب ان کی فطری تخلیق کاری کا جز و ہوتے۔ وہ مشکل پسند شاعر تھے لہٰذا عوام میں مقبول نہ ہو سکے۔ ان کی شاعری میں حمد و نعت کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ ۲۸ر جنوری ۲۰۰۳ء کو کراچی میں اُن کا انتقال ہو گیا۔

کرشن کی مدح میں

میں شبدوں کی پیاسی میں چرنوں کی داسی
تری جستجو مجھ کو صبح و مسا ہے
میں جوگن بروگن میں کملی کمینی
تو سرتاج میرا، مرا دیوتا ہے
تو دیپک میں کاجل، تو درپن میں سیسہ
میں کالکھ تو پربھات کی لالما ہے
جو گوکل میں گوبند سے پھاگ پھیلے
وہ نرلاج ناری نہیں اپسرا ہے
میں بلہار چھلبل یہ چھب چاہے نیناں
بدن کامنی کا پسیجا ہوا ہے
ہے حق گرۂ شانتی اوم تت ست
عجب دلکشا بانسری کی صدا ہے
تو ساجن سوامی میں باندی بیاگل
میں مورکھ نماتی تو گن ہے کلا ہے
گرودیو چیلی کا سنجوگ کیسا
میں دھرتی تو امبر، میں کیا ہوں تو کیا ہے

☆☆☆

سید وقار احمد شہاب جعفری

نام: سید وقار احمد، قلمی نام شہاب جعفری، پیدائش: ۲ر جون ۱۹۳۰ء۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی اور اس کے بعد ایف ایس سی اور بی ایس سی کے امتحانات علی گڑھ یونیورسٹی سے امتیازی نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔ رجحان ادب کی طرف تھا لہٰذا ایم ایس سی میں داخلہ کے بعد انھوں نے اردو سے ایم اے کرنا مناسب سمجھا۔ اس کے بعد دہلی یونیورسٹی سے ایم لٹ اور پھر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، مگر دہلی کے بجائے شری وینکٹیشور یونیورسٹی تروپتی میں بحیثیت اردو لیکچرر ملازمت شروع کی مگر تین سال کے بعد دہلی لوٹ آئے، اور خالصہ کالج سے وابستہ ہوگئے۔ ان کا شعری مجموعہ 'سورج کا شہر' نومبر ۱۹۶۷ء کو شائع ہوا، جس کی ادبی حلقوں میں خاصی پذیرائی ہوئی۔ وفات یکم فروری ۲۰۰۰ء۔

سانجھ بھئی گھنشیام

اب مندر میں آن براجو
رادھے رادھے کاہے پکارو
رادھا کرے بسرام
سانجھ بھئی گھنشیام

سوتن کو اب سوپن سہائے
چھوڑ اکیلا، لاج نہ آئے
جمنا پر بھئی شام
سانجھ بھئی گھنشیام

چھوڑو بھی اب پیڑ کی چھیاں
دھیان دھیان میں گہو نہ بہیاں
ایہی کارن بدنام
سانجھ بھئی گھنشیام

مُرلی میرا ناؤں نہ لینو
سات سُروں کی چھاؤں نہ کینو
جھلسے جیون گھام
سانجھ بھئی گھنشیام

رادھا سنگ اک جنم بِتایو
میرا کو نہیں انگ لگایو
سب جگ میں کہرام
سانجھ بھئی گھنشیام

میرا ناچے مدھ بن گائے
مُرلی باجے جوبن گائے
کون جنم ہوئی شیام
سانجھ بھئی گھنشیام

☆☆☆

سلطان محمد خاں مخمورؔ سعیدی

سلطان محمد خاں مخمور سعیدی ۳۱ر دسمبر ۱۹۳۴ء کو ٹونک میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دربار ہائی اسکول ٹونک میں ہوئی۔ اُن کے دس شعری مجموعے منظرِ عام پر آئے۔ وہ ہفت روزہ ایشیا، ریاست اور ہماری زبان کے علاوہ ماہنامہ جمالستان، شعلہ و شبنم تحریک، گلفشاں، نگار، ایوانِ اردو، بچّوں کا ماہنامہ اُمنگ، سہ ماہی نخلستان اردو دنیا اور فکر و تحقیق کی ادارت سے بھی وابستہ رہے۔ مخمور سعیدی کے دس شعری مجموعوں کے علاوہ چھ نثری تصانیف (۱۹۶۱ء تا حال) بھی منظرِ عام پر آئیں۔ انھوں نے اہل علم و دانشوروں کی تقریباً سو کتابوں کے پیش لفظ لکھے تھے۔ ان کے شعری مجموعہ 'راستہ اور میں' پر ساہتیہ اکادمی ایوارڈ دیا گیا تھا۔ ۲ر مارچ ۲۰۱۰ء کو جے پور میں ان کا انتقال ہوگیا۔

خمستانِ ویر

زمیں پر ویریوں اُترے فرازِ چرخِ عرفاں سے
فضائیں جگمگا اُٹھیں فروغِ روئے تاباں سے
تجھے اے باغِ کنڈل پور خلدِ اہلِ دل کہیے
مشامِ جاں معطّر ہے ترے گلہائے خنداں سے
یہ درسِ ویر اب تک مسلکِ اہلِ محبت ہے
روا رکھے تشدد کا چلن انساں نہ انساں سے
اگر ہیں امن کے خواہاں غلامِ ویر بن جائیں
کوئی کہہ دو یہ جاکر اِن خداوندانِ دوراں سے
کرن صبحِ مسرت کی دیارِ ہند سے پھوٹے
ہٹیں تاریکیاں غم کی جہانِ تیرہ ساماں سے
وہ آخر کیسے انساں تھے کہ مخمورؔ اَن گنت انساں
پرستش کر رہے ہیں آج تک جن کی دل و جاں سے

☆☆☆

محمد حنیف کیفی

نام: محمد حنیف قریشی، قلمی نام: حنیف کیفی، پیدائش: ۸/ ستمبر ۱۹۳۴ء (بریلی، اتر پردیش)، تعلیم: ایم اے (انگریزی) ایم اے (اردو) پی ایچ ڈی، آغاز شعر گوئی: مئی ۱۹۵۱ء، تلمذ: جناب محمد شفیق عشرت بریلوی، سلسلۂ کار: لکچرر انگریزی، ثانوی مدارس، محکمۂ تعلیم، حکومت مدھیہ پردیش، دسمبر ۱۹۶۱ء۔ فروری ۱۹۷۲ء، ملازمت شعبہ اردو جامعہ ملّیہ اسلامیہ نئی دہلی، تقرر بحیثیت لیکچرر مارچ ۱۹۷۲ء، صدر شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ، جولائی ۱۹۹۰ء۔ جولائی ۱۹۹۳ء، سبکدوشی، بحیثیت پروفیسر ستمبر ۱۹۹۹ء، مطبوعات: اردو شاعری میں سانٹ (تحقیق و تنقید ۱۹۷۵ء) اردو میں نظم معرّا اور آزاد نظم (تحقیق و تنقید۔ ۱۹۸۲ء)، چراغِ نیم شب (شاعری ۱۹۸۶ء) تنقید و توجیہہ (مضامین ۱۹۹۷ء) سحر سے پہلے (شاعری۔ ۲۰۰۴ء) حنیف کیفی، ذات اور جہات (مرتبین: ڈاکٹر مسعود ہاشمی، اطہر عزیز۔ ۲۰۱۱ء) بائیں ہاتھ کا کھیل (ہائیکو۔ مارچ ۲۰۱۱ء)۔

ایک نظم رام کے نام

جب بھی انسان نے شیطاں کی اطاعت کی ہے
جب بھی ظلمات نے انوار کو آگھیرا ہے
روشنی زد میں اندھیرے کی جب آتی ہے کبھی
تیرگی مطلعِ ہستی سے ہٹانے کے لیے
سورج اُبھرا ہے نیا اک افقِ عالم پر
جب اُٹھا ہے کبھی منڈلا کے ضلالت کا غبار
حق پہ ہر سمت سے باطل کی ہوئی ہے یلغار
توڑنے کے لیے باطل کا غرورِ بے جا
ضربِ حق کے لیے کوئی مردِ خدا اُٹھا ہے
ایسا ایک مردِ خدا ، رام جسے کہتے ہیں
اس کی آمد سے ضلالت کی طنابیں ٹوٹیں
قوتِ حق سے ہوئی طاقتِ باطل کافور
رام ،وہ مہرِ جہاں تاب کہ جس کے دم سے
پارہ پارہ ہوا شیرازۂ ظلمت کا طلسم
تیرگی دور ہوئی روشنیاں پھیل گئیں
عالم افروز وہ سب روشنیاں آج بھی ہیں
آج بھی بزمِ جہاں میں ہے چراغاں ان سے

☆☆☆

افتخار الحسن عنواںؔ چشتی

افتخار الحسن عنوان چشتی ۵؍فروری ۱۹۳۷ء کو اُتر انچل کے قصبہ منگلور میں پیدا ہوئے، وہ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں لیکچرر، ریڈر، پروفیسر اور صدر شعبۂ اردو رہے اور وہیں پر ڈین فیکلٹی آف ہیومنیٹیز کے منصب سے ۱۹۹۷ء میں ریٹائر ہوئے، انھوں نے کم وبیش چالیس علمی اور ادبی کتابیں تصنیف کیں، ان کو اردو اکادمی دہلی نے ۱۹۹۱ء میں اردو شاعری ایوارڈ سے نوازا۔ اس کے علاوہ ان کو مختلف اداروں، انجمنوں اور اکادمیوں سے متعدد ایوارڈس ملے۔ انھوں نے ادب کے علاوہ سیرت اور تصوف پر بھی نمایاں خدمات انجام دیں، وہ جماعت صوفیائے ہند کے جنرل سکریٹری اور درگاہ حضرت شاہ ولایت منگلور کے سجادہ نشیں رہے۔ موصوف ایک ممتاز دانشور، تنقید نگار، محقق، شاعر ماہرِ عروض اور استاد شاعر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ یکم؍فروری ۲۰۰۴ء کو ڈیڑھ بجے ان کا انتقال ہوگیا۔

مہاویر سوامی

بہت دن ہوئے اک تھی ذاتِ گرامی
جگت کا سہارا ، اہنسا پیامی
ابھی تک ہے دنیا میں جس کی سلامی
زمانے میں ہے جس کی شہرت دوامی
وہ خلق مجسم ، محبت کا حامی
سدھارت کا بیٹا مہاویر سوامی
مہاویر سوامی

اُنھیں کی ولادت کے فیض و اثر سے
کہ اب اس قدر ہُن زمانے میں برسے
لکھا ہے مورّخ نے بھی آبِ زر سے
ہوا حکم یہ قدرتِ داد گر سے
نہ ہرگز کوئی مال و دولت کو ترسے
حروف جلی میں وہ اسم گرامی
مہاویر سوامی

لکھا ہے کہ جب آپ تشریف لائے
اراوت سے ہاتھی کا مرکب اُڑائے
زیارت کو خود اِندر بھی جس کی آئے
زمیں ہنس پڑی آسماں جگمگائے
ہزار آنکھیں چشم تمنا بن آئے
وہ تھا حُسن سے رشکِ ماہِ تمامی
مہاویر سوامی

مہاویر جی کے قدم کی بدولت
زمیں بننے کی آسماں کو تھی حسرت
جلو میں چلے جس کے اندر اور ارادت
چمک اُٹھی گویا زمانے کی قسمت
بصد شان و شوکت بصد جاہ و حشمت
وہ پانڈک شِلا کی طرف خوش خرامی
مہاویر سوامی

سراندیپ قدموں میں اور سر پہ ہالا
اہنسا کو پرمودھرم کہنے والا
جو مشہور ہے گیان درشن اُجالا
جگت میں نہ ہو اس کا کیوں کر اُجالا
یہی ہے وہ ارہنت جگ میں نرالا
اُسی کا ہے ممتاز اسمِ گرامی
مہاویر سوامی

☆☆☆

سید علی رضا نقوی رضاؔ امروہوی

سید علی رضا نقوی رضاؔ امروہوی ۱۸ر جون ۱۹۳۹ء کو امروہہ کے قدیم خاندان نخشی میں تولید ہوئے۔ اس خاندان کے مورث اعلا خواجہ خطیرؒ سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد میں ترکستان کے شہر نخشب سے جواب شہر قرشی کہلاتا ہے ہندوستان آئے اور بلبن سے لے کر غیاث الدین تک متواتر پانچ بادشاہوں کے وزیر رہے۔ تقریباً ۶۵ر سال مملکت کے بعد مستقل طور پر امروہہ تشریف لائے اور محلہ نخشی بسایا۔ رضا امروہوی جب تک امروہہ میں رہے، جناب جونؔ ایلیا سے تلمذ کا شرف حاصل رہا۔ پھر دہلی میں جناب شمیم کرہانی سے تلمذ حاصل کرتے رہے۔ اب تک آپ کے بارہ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں اور سرکاری و غیر سرکاری اداروں سے کئی گراں قدر انعامات سے نوازے جا چکے ہیں۔

سری کرشن جی

آج جیسے زندگی کے قافلے اور کارواں
ہیں اندھیروں کی طرف ہردم رواں ہردم رواں
آج جیسے زندگی میں گھل گئی ہے تیرگی
ہے سیہ زلفوں کا سایہ آج کی تابندگی
لے رہے ہیں پھر اندھیرے ہر طرف انگڑائیاں
وقت کے سورج کو ہیں گھیرے ہوئے پرچھائیاں
آج جیسے عقل بھی ہے سر بہ سر دیوانگی
آج جیسے عقل کا مارا ہوا ہے آدمی
آج سے پہلے محبت تھی زمانے کا نظام
روشنی تھی آج سے پہلے نصیبِ صبح و شام
آج سے صدیوں برس پہلے ہمارے دیس میں
آئی تھی نورانیت ، انسانیت کے بھیس میں
کون یعنی کرشن اسرارِ حقیقت کے امیر
سر زمینِ زندگی پر آسمانوں کے سفیر
پیکرِ عزم و صداقت مظہرِ حسن و جمال
روئے فطرت کا تصور چشمِ فطرت کا جلال
غم کی راتیں صبح کے سانچے میں ڈھل کر رہ گئیں
جس کے اِک جلوے سے زنجیریں پگھل کر رہ گئیں
جس کی لے سے مست و بے خود ہیں نظارے آج تک
جھومتے ہیں بانسری پر جس کی تارے آج تک

اے زمینِ ہند تجھ کو ناز کرنا چاہیے
اُس کی دُھن میں پھر بلند آواز کرنا چاہیے

جلوۂ عرفاں

(گرونانک)

سراپا جلوۂ عرفاں گرونانک جسے کہئے
نوائے حق پرستی جس کی تنویرِ سحر ٹھہری

تلاشِ نور میں جب عشق نے کی بادہ پیمائی
اسی کے نقشِ پا کی دل نشینی پر نظر ٹھہری

محبت کی تجلی عام کردی سارے عالم پر
شعورِ آدمیّت کو تمدّن کی جلا بخشی

کچل ڈالا عناد و بغض و نخوت اور کدورت کو
اُجاگر کردیا انسانیت کو اور وحدت کو

رہبرِ دنیائے خیر

(مہاویر سوامی)

دل کے زخموں کے لہو سے تر ہے پھر نوکِ قلم
غم کی تصویریں بنیں لمحہ بہ لمحہ دم بہ دم

آج کے انسان کو پھر ہے ضرورت آپ کی
اے سراپا امن و راحت آپ لیں پھر سے جنم

آیئے مقتل میں لے کر پھر اہنسا کا چراغ
تا کہ رہ جائے جہاں میں کچھ تو ایماں کا بھرم

اے مہاویرِ معظّم ، رہبرِ دنیائے خیر
راہِ انساں میں ہیں روشن آپ کے نقشِ قدم

جانے کیا جذب و کشش ہے آپ کے دربار میں
خود بخود ہوتی ہے انساں کی جبینِ شوق خَم

من کے مندر میں بھی رہتی ہے صورت آپ کی
امن کے اے دیوتا اے آدمی کے محترم

آپ کا ہر بول امن و آشتی کا بول ہے
خود جیو اوروں کو جینے دو ، کی کھاتا ہوں قسم

☆☆☆

مقتدیٰ حسن ندا فاضلی

نام: مقتدیٰ حسن، پیدائش گوالیار (مدھیہ پردیش) ۱۲/اکتوبر ۱۹۳۸ء، تعلیم ایم اے (اردو، ہندی)، کتابیں: شعری مجموعے: لفظوں کا پل، مورناچ، آنکھ اور خواب کے درمیان، کھویا ہوا سا کچھ، شہر میرے ساتھ چل تو۔ نثری مجموعے: ملاقاتیں (تنقید)، دیواروں کے بیچ (سوانحی ناول)، دیواروں کے باہر (سوانحی ناول)، چہرے (خاکے)، دنیا میرے آگے۔ انعامات: ساہتیہ اکادمی دہلی، غالب ایوارڈ، شکھر سمان (مدھیہ پردیش گورنمنٹ) سردار جعفری عالمی انعام (امریکہ) ہارمنی ایوارڈ (وزیر اعظم سے) اور دیگر ایوارڈس۔ ساؤتھ ایشیا، ریکارڈنگ پروجیکٹ میں ہندوستان، بنگلہ دیش اور پاکستان کے منتخب ادیبوں اور شاعروں میں وہ شامل ہیں۔ ادب کی نمائندگی: امریکہ کی مختلف ریاستیں، کناڈا کے مختلف مراکز، ملیشیا، بنگلہ دیش لندن کے مختلف علاقے، پاکستان کے کئی شہروں، سعودیہ کے کئی مراکز، خلیجی ممالک، جرمنی کے کئی ادبی مراکز میں مشاعروں میں شرکت۔ ہندی میں بھی نثر و نظم کی تقریباً تمام کتابیں اور گجراتی میں دس شعرا کے انتخاب، مراٹھی میں کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ مہاراشٹر، اتر پردیش، گجرات، بہار، دہلی وغیرہ کے تعلیمی نصاب میں کئی نظمیں اور مضامین شامل ہیں۔ ۸/فروری ۲۰۱۶ء کو انتقال کر گئے۔

کرشن کنہیا

بندرا بن کے کرشن کنہیا اللہ ھُو
بنسی، رادھا، گیتا، گیا، اللہ ھُو
تھوڑے تنکے، تھوڑے دانے، تھوڑا جل
اِک ہی جیسی ہر گوریا اللہ ھُو
جیسا جس کا برتن ویسا ہی اس کا تن
گھٹتی، بڑھتی گنگا میا اللہ ھُو
اِک ہی دریا نیلا پیلا لال ہرا
اپنی اپنی سب کی نیا اللہ ھُو
مولویوں کا سجدہ، پنڈت کی پوجا
مزدوروں کی ہیا ہیا اللہ ھُو

☆☆☆

رفیعہ شبنم عابدی

مشہور ادیبہ صاحبِ طرز شاعرہ رفیعہ شبنم عابدی ۷؍دسمبر ۱۹۴۳ء کو ممبئی میں پیدا ہوئیں۔ برہانی کالج، مہاراشٹر کالج، اور ممبئی یونیورسٹی اس طرح تقریباً چالیس سال تک وہ درس و تدریس کے پیشے سے منسلک رہتے ہوئے ممبئی یونیورسٹی کے صدر شعبہ اردو کی حیثیت سے اپنی خدمات سے سبکدوش ہوئیں۔ شاعری، تنقید، افسانہ نگاری، ترجمہ، بچوں کا ادب اور دیگر موضوعات پر مبنی ان کی تقریباً چوبیں پچیس کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ مختلف سرکاری اور نیم سرکاری اداروں سے اُنھیں اب تک تقریباً ۲۷؍انعامات مل چکے ہیں۔ جن میں مہاراشٹر، اتر پردیش، بہار، مغربی بنگال اردو اکاڈمیوں کے ایوارڈ کے علاوہ نیتاجی سبھاش چندر بوس سمرتی ماںنار ٹیز ایجوکیشنل فیڈریشن ایوارڈ، اختر رضوی ہائر ایجوکیشن کمیشن ایوارڈ، نوائے میر ایوارڈ (میر اکادمی)، غالب ایوارڈ، قرۃ العین حیدر ایوارڈ بھی شامل ہیں۔ ان کی شخصیت اور ادبی خدمات پر ممبئی، ناگپور اور بھاگلپور یونیورسٹی کے شعبہء اردو میں تحقیقی مقالے لکھے جا رہے ہیں۔

میں ہوں تیری رُکمنی

کانھا!
تیرے نام کا سیندور
اپنی مانگ میں بھر کر خوش ہوں
اپنے گھر میں سیج سجائے
پَل پَل تیرا رستہ دیکھوں
تیرے نام کی مالا جپ جپ،
آنگن کی تلسی کو پوجوں
تیرے ہی گُن گان کروں میں
لیکن پھر بھی
نا میں تیری رادھا کانھا!
نا میں تیری میرا

کون بھلا ترے نام سے پہلے
میرا نام پکارے؟
بنسی بجیا!
تیری رُکمنی پگ پگ تجھ کو ہارے
ترے پریم میں ڈوبی سانجھ سکارے
دور سے تجھ کو نہارے
پھر بھی میرے راس رچیا!
تُو میرا ہی ساجن، کانھا! تُو میرا ہی ساجن!
میں ہوں تیری رُکمنی
ترے سات جنم کی بندنی!!

☆

☆☆☆

نور احمد نورؔ میرٹھی

نام: نور احمد نور میرٹھی ۷ار جنوری ۱۹۴۸ء کو دہلی میں پیدا ہوئے، انھوں نے اپنے نانا سیّد نور الٰہی کے زیرِ سایہ میرٹھ میں پرورش پائی، جنوری ۱۹۶۲ء میں پاکستان منتقل ہو گئے، موصوف کے نانا کا حلقۂ احباب وسیع اور ماحول خالص مشرقی تھا۔ نور احمد میرٹھی شاعر ہی نہیں بلکہ ان کا ذوقِ شعری اعلیٰ درجے کا تھا۔ ثبوت کے طور پر ان کی ایک کتاب 'انتخاب' پیش کی جا سکتی ہے جو ان کے پسندیدہ شعری مجموعوں کے تذکرے پر مبنی ہے۔ نور صاحب نے درجن بھر کتابیں مرتب کیں جن میں افکار و افکار، نورِ سخن، بوستانِ عقیدت، تذکرہ شعرائے میرٹھ، مشاہیر میرٹھ، شخصیاتِ میرٹھ اور 'بہر زماں بہر زباں' جیسی نادر و نایاب کتابیں شامل ہیں۔ نور احمد میرٹھی کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں انھیں قائدِ اعظم ادبی ایوارڈ اور پاکستانی نعت اکادمی کے سلور جوبلی ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ ۱۸ر جون ۲۰۱۱ء کو کراچی میں حرکتِ قلب بند ہونے کے سبب انتقال کر گئے۔

نوائے سروش

اے مہاویر اے نازشِ انجمن
اک زمانے کو بھایا ہے تیرا چلن

وہ شبِ تار بھی صبحِ نو بن گئی
پڑ گئی جس پہ تیری نظر کی کرن

ویرتا کا تری کون قائل نہیں
تُو ہے جانِ وطن، تُو ہے شانِ وطن

تیرے فکر و عمل کی ضیائیں سدا
جگمگاتی رہیں گی ہر اک انجمن

تو نے سنگم سے ظالم کو اپنا لیا
مات کھا ہی گیا اس کا دیوانہ پن

تیری نظروں میں چھوٹے بڑے ایک ہیں
خار و گل میں بھی یکساں ہے تیرا چمن

منزلِ حق کا تجھ سے پتہ چل گیا
تجھ پہ قرباں نہ ہوں کس لیے جان و تن

مادّی قوّتوں سے تُو ڈرتا نہ تھا
تیرے دل میں تھی روحانیت موجزن

نورؔ غازی وہی ہے مجاہد وہی
حسنِ اخلاق سے جس نے جیتے ہیں من

☆☆☆

متفرقات

علی سردار جعفری

علی سردار جعفری ۲۹ر نومبر ۱۹۱۳ء کو بلرام پور ضلع گونڈہ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے دہلی یونیورسٹی سے بی اے اور لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاسی وسماجی مسائل میں دلچسپی لیتے رہے۔ جدوجہد آزادی میں شریک رہے اور اُسی پاداش میں دوبار جیل بھی گئے۔ علی سردار جعفری ترقی پسند تحریک کے ہراول دستے سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کی ادبی اہمیت جتنی اُن کی شاعری کی بنا پر ہے اُتنی ہی ان کی تنقیدی کاوشوں اور ادبی صحافت کی وجہ سے ہے۔ سردار جعفری بنیادی طور پر نظم کے شاعر ہیں لیکن دوسری اصناف سخن میں بھی انھوں نے قابلِ قدر اضافے کئے ہیں۔ حکومتِ ہند نے انھیں پدم شری کے اعزاز سے نوازا۔ اس کے علاوہ مدھیہ پردیش سرکار کی جانب سے انھیں اقبال سمان بھی ملا اور بھارت کا سب سے بڑا اعزاز گیان پیٹھ ایوارڈ بھی عطا کیا گیا۔ نظم ونثر میں ان کی بیس بائیس تصانیف شائع ہو چکی ہیں اور اردو و انگریزی میں انھوں نے تین سو سے زائد مضامین تحریر کیے ہیں۔ یکم راگست ۲۰۰۰ کو ممبئی میں ان کی وفات ہوئی۔

کون دُشمن ہے

یہ ٹینک، توپ یہ بمبار، آگ بندوقیں
کہاں سے لائے ہو، کس کی طرف ہے رُخ ان کا
دیارِ وارث و اقبال کا یہ تحفہ ہے؟
جگا کے جنگ کے طوفاں زمینِ نانک سے
اُٹھے ہو برق گرانے کبیر کے گھر پر

غلام تم بھی تھے کل تک، غلام ہم بھی تھے
نہا کے خون میں آئی تھی فصلِ آزادی

ابھی تو صبح کی پہلی ہوائیں سنکی ہیں
ابھی شگوفوں نے کھولی نہیں ہے آنکھ اپنی
ابھی بہار کے لب پر ہنسی نہیں آئی
نہ جانے کتنے ستارے بجھی سی آنکھوں کے
نہ جانے کتنے فسردہ ہتھیلیوں کے گلاب
ترس رہے ہیں ابھی رنگ و روشنی کے لیے

ہمارے پاس ہے کیا دردِ مشترک کے سوا

مزا تو جب تھا کہ مل کر علاجِ جاں کرتے
خود اپنے ہاتھ سے تعمیرِ گلستاں کرتے
ہمارے درد میں تم اور تمہارے درد میں ہم
شریک ہوتے تو پھر جشنِ آشیاں کرتے

مگر تمہاری نگاہوں کا طور ہے کچھ اور
یہ بہکے بہکے قدم اٹھ رہے ہیں کس جانب ؟
کدھر چلے ہو یہ شمشیر آزمانے کو ؟
سمجھ لیا ہے جسے تم نے ملک کی سرحد
وہ سرحدِ دل و جاں ہے ، ہمارا جسم ہے وہ
حسیں ، بلند ، مقدّس ، جوان پاکیزہ
ہے اس کا نام خیابانِ جنّتِ کشمیر

ہے اس کا نام گلستانِ دلّی و پنجاب
ہم اس کو پیار سے کہتے ہیں لکھنؤ بھی کبھی

تم اس کو تیغ کے ہونٹوں سے چھو نہیں سکتے
ادب سے آؤ کہ غالب کی سر زمین ہے یہ
ادب سے آؤ کہ ہے میر کا مزار یہاں
نظام و کاکی و چشتی کے آستانے ہیں
جھکا دو تیغوں کے سر بارگاہِ رحمت میں

ہمارے دل میں رفاقت بھی اور پیار بھی ہے
تمہارے واسطے یہ روح بے قرار بھی ہے
اگرچہ کہنے کو جی چاہتا نہیں لیکن
جوابِ اہلِ ہوس، تیغِ آب دار بھی ہے
اُدھر بہن ہے کوئی ، کوئی بھائی ، کوئی عزیز
گزشتہ بادہ پرستوں کی یادگار کوئی
رفیقِ مجلس و زنداں ، رفیقِ دار کوئی
ہماری طرح سے رُسوائے کوئے یار کوئی
لبوں پہ جن کے تبسّم ہے عہدِ رفتہ کا
نظر میں خواب ہیں بیتے ہوئے زمانے کے
دِلوں میں نور چراغِ اُمیدِ فردا کے

وہ سب جو غیر نظر آرہے ہیں ، اپنے ہیں

اِدھر بھی حلقۂ یاراں ، ہجوم مُشتاقاں
اُدھر بھی چاہنے والوں کی کچھ کمی ہی نہیں
ہزاروں سال کی تاریخ ہے ثبوت اس کا
کھڑے ہیں سینوں پہ زخموں کے گُل کھلائے ہوئے
دیارِ ہیر کی یادوں سے دل جلائے ہوئے
چناب و جھیلم و راوی سے لو لگائے ہوئے
ہمارے بیچ میں حائل ہیں آگ کے دریا

تمہارے اور ہمارے لہو کے ساگر ہیں
بہت بلند سیہ نفرتوں کی دیواریں
ہم ان کو ایک نظر میں گرا بھی سکتے ہیں
تمام ظلم کی باتیں بھلا بھی سکتے ہیں
تمہیں پھر اپنے گلے سے لگا بھی سکتے ہیں
مگر یہ شرط ہے تیغوں کو توڑنا ہوگا
لہو بھرا ہوا دامن نچوڑنا ہوگا
پھر اس کے بعد نہ تم غیر ہو نہ غیر ہیں ہم

تُم آؤ گلشنِ لاہور سے چمن بردوش
ہم آئیں صبحِ بنارس کی روشنی لے کر
ہمالیہ کی ہواؤں کی تازگی لے کر
اور اُس کے بعد یہ پوچھیں کہ کون دشمن ہے؟

☆☆☆

عبدالحی راغب دہلوی

سرزمین انگلستان میں ایک مشہور و معروف نام عبدالحی راغبؔ دہلوی کا ہے۔ عبدالحی نے دلّی جیسے ہمہ گیر اور تاریخی شہر میں ہوش کی آنکھیں کھولیں۔ اوائل عمری ہی میں رشتۂ ازدواجیت سے منسلک ہوگئے۔ ان کی ذہنی تربیت اور پرداخت دلّی کالج (حالیہ نام ذاکر حسین کالج) ان کے معاصرین اور اساتذہ نے کی۔ اقتضائے حال کی مجبوری اور ساعتِ امروز کی بے رنگی نے کچھ خیال و خواب کے ایوان سجانے کی ترغیب دی۔ چنانچہ عبدالحی راغب اپنے دورفیق فرید زیدی اور محمد اقبال کے ہمراہ ۱۹۶۳ء میں اپنے وطن سے ہجرت کر کے انگلستان جا پہنچے۔ اس سلسلے میں ان کی نظم 'جدائی وطن' ان کے خیالات کی ایک خام تصویر پیش کرتی ہے۔

جُدائیٔ وطن

آج وہ وقتِ جُدائی مجھے یاد آیا ہے
دلِ افسردہ ہر اک یاد سے بھر آیا ہے
غیر ممکن ہے مری آنکھ سے آنسو نہ بہیں
ضبطِ دل اب تو ہر اک حد سے گزر آیا ہے
زندگی ہم کو یہ معلوم نہ تھا تیرے لیے
اپنی ہنستی ہوئی دُنیا کو رُلانا ہوگا
جن کو دل دیکھ نہ سکتا تھا کبھی افسردہ
آج اِس دل نے اُنھیں اَشک بہاتے دیکھا
ماں کی ممتا نے بھی للکارا جھنجھوڑا مُجھ کو
باپ نم دیدہ کھڑا دُور سے تکتا تھا مجھے
اور اِک کونے میں وہ دُور کھڑی جانِ حیات
اپنے اَفسردہ سے چہرے پہ جوڈالے تھی نقاب
میں نے چاہا کہ اُسے بڑھ کے تسلّی دے دوں
سِل گئے ہونٹ ، زباں ہوگئی ساکت میری
میں نہ کچھ بول سکا اور نہ کچھ سُن پایا
میری نظروں نے نہ جانے کہا کیا کیا اُس سے
کتنے وعدے کیے اور کِتنی اُٹھائیں قسمیں
صبح نو پھوٹ رہی تھی کہ وطن چھوٹ گیا
دیکھتے دیکھتے خوابوں کا فسوں ٹوٹ گیا

☆☆☆

کتابیات

فن اور شخصیت۔ کوائف نمبر: صابر دت	عرفانِ محبت: پرکاش ناتھ پرویز
کلیات علی سردار جعفری (جلد دوم): علی احمد فاطمی	شاخ: پورن سنگھ ہنر
اُجالے (مجموعۂ کلام): کالیداس گپتا رضا	آہنگِ حجاز: عرش ملسیانی
بہر زماں بہر زباںؑ: نور احمد میرٹھی	آتشِ خاموش: جوش بدایونی
بیسویں صدی کے شعرائے دہلی (جلد دوم): عظیم اختر	اردو شاعری کا مزاج: ڈاکٹر وزیر آغا
تذکرۂ ماہ و سال: مالک رام	سیلِ عقیدت: گوپی ناتھ امن لکھنوی
تذکرۂ معاصرین (جلد اول تا سوم) مالک رام	شہنشاہِ کونین: مرتب: واجد سحری
اعتراف، کتابی سلسلہ ۱ ندا فاضلی نمبر: وقار قادری	قصیدہ نگارانِ اتر پردیش: علی جواد زیدی
خیر خواہانِ جہاں علم و زباں (جلد ششم) ساحل احمد	کلامِ رونق: پیارے لال رونق
ادب ساز۔ ساحر لدھیانوی نمبر: نصرت ظہیر	کلیاتِ جوہر: جوہر دیوبندی
سورج کا شہر (شعری مجموعہ): شہاب جعفری	کلیاتِ حسرت: مولانا حسرت موہانی
سحر سے پہلے (شعری مجموعہ): حنیف کیفی	کلیاتِ کنور مہندر سنگھ بیدی سحر: مرتب نارنگ ساقی
رقصِ نوا (شعری مجموعہ) رضا نقوی امروہوی	اردو کے مصنفین و شعرا: گوپی چند نارنگ، عبدالطیف اعظمی
کلیاتِ اقبال: علامہ اقبال (فرید بک ڈپو)	مثنوی گلزارِ نسیم: پنڈت دیا شنکر نسیم
جامع اردو انسائیکلوپیڈیا (ادبیات): قومی کونسل برائے فروغ اردو	گلستانِ عقیدت: سردار کرنیل سنگھ پنچھی
یادوں کی خوشبو (شعری مجموعہ) رضا نقوی امروہوی	سہ ماہی اردو بک ریویو: مدیر، عارف اقبال (شمارہ جنوری ۲۰۰۰ء تا دسمبر ۲۰۱۲ء)
گلستان ہزار رنگ: سید بہاؤ الدین احمد کلیم	نئی گھٹائیں اُتر رہی ہیں: رفیعہ شبنم عابدی
سیماب کی نظمیہ شاعری: ڈاکٹر زرینہ ثانی	
کلیاتِ وِدیا ساگر آنند: مرتب: پریم گوپال متل	
مخمور سعیدی ہمہ جہت فنکار: مرتبین: پریم گوپال متل، ارشد علی خاں	
فارقلیط: عبدالعزیز خالد	
ظہور قدسی: سادھو رام آرزو سہارنپوری	

संदर्भ ग्रंथ

फन और शखसियत कवायफ़ नंबर : साबिर दत्त	मखमूर सईदी : हमा-जहत फनकार : प्रेम गोपाल मित्तल, अरशद अली खां
कुलियात अली सरदार जाफरी (भाग-२) : अली अहमद फातमी	फार कलीत : अबदुल अज़ीज़ खालिद
उजाले : कालीदास गुपता रज़ा'	ज़हूरे कुदसी : साधुराम आरजू सहारनपुरी
बहर ज़मां बहर ज़ुबां:नूर अहमद मेरठी	इरफ़ाने मोहब्बत : प्रकाशनाथ परवेज़
बीसवीं सदी के शोराए देहली (भाग-२): अज़ीम अख़तर	शाख़ : पूरन सिंह हुनर
तज़कर-ए माह व साल : मालिक राम	आहंगे हिजाज़ : अर्श मलसियानी
तज़कर-मआसीरीन (भाग १ से ३):मालिक राम	आतिशे ख़ामोश : जोश बदायुनी
एतेराफ़-निदाफाज़ली नंबर : वक़ार क़ादरी	उर्दू शायरी का मिज़ाज : डॉ. वज़ीर आग़ा
खैर ख़्वाहाने जहां इल्म व ज़ुबां (भाग-६) : साहिल अहमद	सैल-ए-अक़ीदत : गोपीनाथ अमन लखनवी
अदब साज़ (साहिर लुधियानवी नंबर) : नुसरत ज़हीर	शहंशाहे कौनैन : वाजिद सहरी (संकलन)
सूरज का शहर (शेरी मजमुआ): शहाब जाफरी	कसीदा निगाराने उत्तर प्रदेश : अली जव्वाद ज़ैदी
सहेर से पहले (शेरी मजमुआ): हनीफ कैफ़ी	कलामे रौनक़ : प्यारे लाल रौनक़
रक्से नवा (शेरी मजमुआ): रज़ा अमरोहवी	कुल्लियाते जोहर : जोहर देवबंदी
कुल्लियाते इक़बाल : अल्लामा इक़बाल	कुल्लियाते हसरत : मौलाना हसरत मोहानी
जामे उर्दू इन्साइकलोपीडिया (अदबियात) : कौमी कोसिल बराए फरोग़ उर्दू	कुल्लियाते कुंवर महंन्द्र सिंह बेदी सहर : (संकलन) नारंग साक़ी
यादों की खुशबू (शेरी मजमुआ) : रज़ा अमरोहवी	उर्दू के मुसन्नफीन व शोरा : गोपीचंद नारंग अबदुल लतीफ़ आज़मी
गुलिस्तान हज़ार रंग : सैयद बहाउद्दीन अहमद कलीम	मसनवी गुलज़ार नसीम : पंडित दया शांकर नसीम
सीमाब की नज़मिया शायरी : डॉ. ज़रीना सानी	गुलिस्ताने अक़ीदत : सरदार करनैल सिंह पंछी
कुल्लियात विद्या सागर आनंद : प्रेम गोपाल मित्तल	तिमाही उर्दू बुक रिविव्ह, संपादक : आरिफ इकबाल
	नई घटाएं उतर रही हैं: रफिया शबनम आबदी

अबदुल हई राग़िब देहलवी

इंगलैंड के प्रसिद्ध शायर पूरा नाम अबदुल हई राग़िब देहलवी, सांस्कृतिक और एतिहासिक शहर दिल्ली में आपने होश संभाला, आरंभिक शिक्षा डॉ. ज़ाकिर हुसैन कॉलेज दिल्ली से पूरी हुई, यहीं पर माहिर उस्तादों का सानिध्य प्राप्त हुआ, आपकी सोच और विचारों को यहीं से बल प्राप्त हुआ, आर्थिक मजबूरियों और अपने मित्र फरीद ज़ैदी और मोहम्मद इक़बाल के आग्रह पर १९६३ में भारत छोड़ इंगलैंड चले गए, पर वतने अज़ीज़ से बिछड़ने की टीस बनी रही, इसी सिलसिले में उनकी नज़्म 'जुदाई-ए-वतन' उनके विचारों की एक तस्वीर पेश करती है ।

जुदाई-ए-वतन

आज वह वक़्ते जुदाई मुझे याद आया है
दिले अफसुरदा हर एक याद से भर आया है
ग़ैर मुमकिन है मेरी आंख से आंसू न बहें
ज़ब्ते दिल अब तो हर एक हद से गुज़र आया है
ज़िन्दगी हमको यह मालूम न था तेरे लिए
अपनी हंसती हुई दुनिया को रुलाना होगा
जिन को दिल देख न सकता था कभी अफसुरदा
आज इस दिल ने उन्हें अश्क़ बहाते देखा
मां की ममता ने भी ललकारा झिंझोड़ा मुझ को
बाप नम दीदा खड़ा दूर से तकता था मुझे
और एक कोने में वह दूर खड़ी जाने हयात
अपने अफसुरदा सें चेहरे पे जो डाले थी नक़ाब
मैं ने चाहा कि उसे बढ़ के तसल्ली दे दूं
सिल गए होंठ, ज़बां होगई साकित मेरी
मैं न कुछ बोल सका और न कुछ सुन पाया
मेरी नज़रों ने न जाने कहा क्या-क्या उस से
कितने वादे किए और कितनी उठाईं क़स्में
सुबहे-नो फूट रही थी कि वतन छूट गया
देखते-देखते ख़्वाबों का फसूं टूट गया

अफसुरदा : दुखी मन , साकित : चुप , नमदीदा : आंसू लिए हुए , फंसू : जादू , सुबह नव : नई सुबह, जाने हयात : ज़िंदगी का साथी

चिनाब व झेलम व रावी से लौ लगाए हुए
हमारे बीच में हायल हैं आग के दरिया

❖

तुम्हारे और हमारे लहू के सागर हैं
बहुत बुलंद सियह नफरतों की दीवारें
हम उनको एक नज़र में गिरा भी सकते हैं
तमाम ज़ुल्म की बातें भुला भी सकते हैं
तुम्हें फिर अपने गले से लगा भी सकते हैं
मगर यह शर्त है तेगों को तोड़ना होगा
लहू भरा हुआ दामन निचोड़ना होगा
फिर इसके बाद न तुम ग़ैर हो न ग़ैर हैं हम

❖

तुम आओ गुलशने लाहौर से चमन बरदोश
हम आएं सूबहे-बनारस की रौशनी लेकर
हिमालिया की हवाओं की ताज़गी लेकर
और उसके बाद यह पूछें कि 'कौन दुश्मन है'

❖❖

शगूफों : कलियो , तेग़ : तलवार , अहले हवस : स्वार्थी , दरदे मुश्तरक : साझा दुख , हायल : बाधा , रफाकत : दोस्ती , मुश्ताक़ां : चाहनेवाला, मुक़द्दस : पवित्र , फरदा : कल जिंदां : जेल , बरदोश : कंधोपर

अदब से आओ के है मीर का मज़ार यहां
'निज़ाम' व 'काकी' व 'चिश्ती' के आस्ताने हैं
झुकादो तेग़ों के सर बारगाहे रहमत में

❖

हमारे दिल में रफाक़त भी और प्यार भी है
तुम्हारे वासते यह रूह बेक़रार भी है
अगरचे कहने को जी चाहता नहीं लेकिन
जवाबे अहले हवस तेग़े आबदार भी है
उधर बहन है कोई, कोई भाई, कोई अज़ीज़
गुज़िश्ता बादा परस्तों की यादगार कोई
रफीक़े मजलिस व ज़िन्दां रफीक़े दार कोई
हमारी तरह से रुसवाए कुए यार कोई
लबों पे जिनके तबस्सुम है अहेदे-रफता का
नज़र में ख़्वाब हैं बीते हुए ज़माने के
दिलों में नूर चिराग़े उम्मीदे फरदा के

❖

वह सब जो गैर नज़र आरहे हैं, अपने हैं
इधर भी हलक़-ए-यारां हुजूमे मुश्ताकां
उधर भी चाहने वालों की कुछ कमी ही नहीं
हज़ारों साल की तारीख़ है सबूत इसका
खड़े हैं सीनों पे ज़ख़्मों के गुल खिलाए हुए
दयारे 'हीर' की यादों से दिल जलाए हुए

न जाने कितने सितारे बुझी सी आंखों के
न जाने कितने फसुर्दा हथेलियों के गुलाब
तरस रहे हैं अभी रंग व रौशनी के लिए

❖

हमारे पास है क्या दरदे मुश्तरक के सिवा

❖

मज़ा तो जब था कि मिलकर इलाजे जां करते
खुद अपने हाथ से तामीरे गुलसितां करते
हमारे दर्द में तुम, और तुम्हारे दर्द में हम
शरीक होते तो फिर जश्ने आशियां करते

❖

मगर तुम्हारी निगाहों का तौर है कुछ और
ये बहके बहके क़दम उठ रहे हैं किस जानिब
किधर चले हो यह शमशेर आज़माने को
समझ लिया है जिसे तुमने मुल्क की सरहद
वह सरहदें दिल व जां है, हमारा जिस्म है वह
हसीं, बुलंद, मुक़द्दस, जवान, पाकीज़ा
है उसका नाम ख़याबाने जन्नते कशमीर
है उसका नाम गुलिस्ताने दिल्ली व पंजाब
हम उसको प्यार से कहते है लखनऊ भी कभी

❖

तुम इसको तेग़ के होंठों से छू नहीं सकते
अदब से आओ के ग़ालिब की सर-ज़मीन है यह

अली सरदार जाफरी

जन्म २६ नवम्बर १९१३ बलरामपुर, ज़िला गौंडा, अली सरदार जाफरी ने दिल्ली युनिसर्सिटी से बी.ए. किया, और लखनऊ युरिवर्सिटी से एम.ए. किया, विद्यार्थी जीवन से हो सामाजिक कार्यों में सक्रीयता, स्वतंत्रता आंदोलन में सक्रीय रहे इसी के चलते दो बार जेल भी जाना पड़ा, आप प्रगतिशील आंदोलन के प्रमुख दस्ते में शामिल थे, साहित्य में जितनी अहमियत उनकी शायरी की है उतना ही नाम उन्हें साहित्यक आलोचक और पत्रकारिता के कारण भी मिला, आप नज़्म के शायर थे, लेकिन दूसरी विधाओं में भी नाम कमाया है, भरतीय सरकार ने उन्हें पद्मश्री से सम्मानित किया, मध्य प्रदेश सरकार की ओर से इक़बाल सम्मान साहित्य का सबसे बड़ा पुरस्कार ज्ञानपीठ पुरस्कार से भी उन्हें सम्मानित किया गया, नज़्म और नस्र की करीबन उनकी २०-२२ पुस्तकें प्रकाशित हो चुकी हैं, इसके अलावा उर्दू और अंग्रेज़ी में तीन सौ से अधिक लेख विभिन्न पत्र पत्रिकाओं में छप चुके हैं, आकपा देहांत १ अगस्त २०००, को मुम्बई हुआ ।

कौन दुश्मन है

यह टैंक तोप यह बंबार, आग , बंदूकें
कहां से लाए हो किसकी तरफ है रुख़ इनका
दयारे वारिस व इक़बाल का यह तोहफा है
जगा के जंग के तूफां ज़मीने नानक से
उठे हो बर्क़ गिराने कबीर के घर पर

❖

ग़ुलाम तुम भी थे कल तक, ग़ुलाम हम भी थे
नहा के ख़ून में आई थी फस्ले आज़ादी

❖

अभी तो सुबह की पहली हवाएं सनकी हैं
अभी शगूफों ने खोली नहीं हैं आंख अपनी
अभी बहार के लब पर हंसी नहीं आई

अन्य नज़्में

नूर अहमद 'नूर' मेरठी

नूर मेरठी का जन्म १७ जनवरी १९४८ की दिल्ली में हुआ, नाना सैयद नूर इलाही की सरपरस्ती में आपकी परवरिश हुई, मेरठ से इन्टर तक शिक्षा लेने के बाद आप जनवरी १९६२ को पाकिस्तान चले गए, आप के नाना एक अच्छे शायर थे, नूर मेरठी का शायरी का ज़ौक़ भी आला दरजे का था, आपकी पुस्तकें 'इन्तेखाब' आपकी समझ और सोच के दर्शाती है, नूर साहब ने लगभग एक दर्जन पुस्तकों का संपादन किया, जिसमें महत्वपूर्ण हैं इंकार व इफ्कार नूरे सुखन, बोस्ताने अकीदत, तज़केराए 'शोरा-ए-मेरठ', शखशियते मीरठ और बहर ज़मा और बहर ज़बां जैसी नायाब किताबे हैं, उन्हें कायदे आज़म अदबी एवार्ड और पाकिस्तान नात एकाडमी के सिलवर जुबली एवार्ड से नवाज़ा गया, १८ जून २०११ को कराची में आपका निधन हुआ।

नवाए सरोश

ऐ महावीर ऐ नाज़िशे-अंजुमन
एक ज़माने को भाया है तेरा चलन
वह शबे तार भी सुबहे नौ बन गई
पड़ गई जिस पे तेरी नज़र की किरन
वीरता का तेरी कौन क़ायल नहीं
तू है जाने-वतन, तू है शाने वतन
तेरे फिक्र व अमल की ज़ियाएं-सदा
जग-मगाती रहेंगी हर एक अंजुमन
तूने संगम से ज़ालिम को अपना लिया
मात खा ही गया उसका दीवानापन
तेरी नज़रों में छोटे बड़े एक हैं
ख़ारो-गुल में भी यकसां है तेरा चमन
मंज़िले हक़ का तुझ से पता चल गया
तुझपे कुरबां न हों किस लिए जान व तन
माददी कुव्वतों से तू डरता ना था
तेरे दिल में थी रूहानियत मोजज़न
नूर गाज़ी वही है मुजाहिद वही
हुस्ने इख़लाक़ से जिसने जीते हैं मन

नवाए सरोश : अदृश्य वाणी , शबे तारः अंधेरी रात , ज़िया : प्रकाश, मोजज़न : भरा हुआ , माददी : संसारिक , हुस्ने इख़लाक : अच्छे आचरण , नाज़िशे अंजुमन : अंजुमन की शान

रफिया 'शबनम' आबिदी

मशहूर सहित्यकार, शायरा रफिया शबनम आबिदी ७ दिसम्बर १६४३ को मुम्बई में पैदा हुईं, महाराष्ट्रा कॉलेज, बुरहानी कॉलेज और मुम्बई युनिवरसिटी में अध्यापन कार्य से चालीस साल तक जुड़ी रहीं, आपकी अब तक चौबीस पुस्तकें शायरी, आलोचना कहानियां बालसाहित्य व अनुवाद पर प्रकाशित हो चुकी हैं विभिन्न सरकारी गैर सरकारी संस्थानों की ओर से आपको अबतक २७ पुरस्कार प्राप्त हो चुके हैं जिसमें महाराष्ट्र, उत्तर प्रदेश, बिहार, बंगाल, उर्दू अकाडमियों के पुरस्कार तथा नेताजी सुभाष चंद्र बोस स्मृति एजूकेशन कमीशन एवार्ड, नवाए मीर एवार्ड, ग़ालिब एवार्ड कुररातुल अैन हैदर एवार्ड भी शामिल हैं, आपके साहित्यिक योगदान पर मुम्बई, नागपुर और भागलपुर में शोध कार्य किए जारहें हैं।

मैं हूं तेरी रुकमणी

कान्हा
तेरे नाम का सिंदूर
अपनी मांग में भर कर खुश हूं
अपने घर में सेज सजाए
पल पल तेरा रस्ता देखूं
तेरे नाम की माला जप जप
आंगन की तुलसी को पूजूं
तेरे ही गुण गान करूं मैं
लेकिन फिर भी
ना मैं तेरी राधा कान्हा!
ना मैं तेरी 'मीरा'
कौन भला तेरे नाम से पहले
मेरा नाम पुकारे
बंसी बजयया
तेरी रुकमणी पग-पग तुझको हारे
तेरे प्रेम में डूबी सांझ सकारे
दूर से तुझ को निहारे
फिर भी मेरे रास रचैयूया
तू मेरा ही साजन कान्हा
तू मेरा ही साजन
मैं हूं तेरी रुकमणी
तेरे सात जनम की बन्दनी

❖❖

मुक़्तेदा हसन निदा फ़ाज़ली

जन्म ग्वालियर मध्य प्रदेश, १२ अकतूबर १६४० शिक्षा एम.ए. उर्दू हिन्दी पुस्तकें 'लफज़ों का पुल, मोर नाच, आंख और ख्वाब के दरमियान, खोया हुआ सा कुछ, शहर मेरे साथ चल तू (गद्यः) 'मुलाकातें' (खाके) 'दीवारों के बीच दीवारों के बाहर'(आत्मकथा) 'चेहरे, (खाके) 'दुनिया मेरे आगे', पुरस्कारः साहित्य एकाडमी दिल्ली, ग़ालिब एवार्ड शिखर सम्मान (मध्य प्रदेश), सरदार जाफरी एवार्ड (अमरीका) हारमोनी एवार्ड प्रधानमंत्री द्वारा , बा वक़ार पद्मश्री एवार्ड और स्टेट बैंक एवार्ड, साउथ ऐशिया रिकॉडिंग प्रोजेक्ट में हिन्दुस्तान और बंगलादेश के प्रमुख साहित्यकारों में आपका चयन, विश्व के अनेक देशों में मुशायरों में भाग लिया, हिन्दी में लगभग सभी पुस्तकें प्रकाशित, इसके अतिरिक्त गुजराती में दस शायरों का चयन, मराठी में भी आपकी पुस्तकें प्रकाशित होचुकी हैं, महाराष्ट्र, उत्तर प्रदेश, गुजरात, बिहार की पाठ्य पुस्तकों में अनेक रचनाऐं शामिल हैं, ८ फरवरी २०१६ को मुम्बई में आपका निधन होगया ।

कृष्ण कन्हैया

बृंदा बन के कृष्ण कन्हैया अल्लाह हू
बन्सी, राधा, गीता गैय्र्या अल्लाह हू
थोड़े तिनके, थोड़े दाने , थोड़ा जल
एक ही जैसी हर गौरय्र्या अल्लाह हू
जैसा जिसका बरतन, वैसा ही उसका तन
घटती, बढ़ती गंगा मैय्र्या अल्लाह हू
एक ही दरिया नीला पीला लाल हरा
अपनी अपनी सबकी नैय्र्या अल्लाह हू
मौलवियों का सजदा, पंडित की पूजा
मज़दूरों की हैय्या-हैय्या अल्लाह हू

❖❖

जलव-ए-इरफां
(गुरुनानक)

सरापा जल्वए इरफां गुरुनानक जिसे कहिए
नवाए हक़ परस्ती जिसकी तनवीरे सहर ठहरी
तलाशे नूर में जब इश्क़ ने की बादा पयमाई
उसी के नक्श-पा की दिलनशीनी पर नज़र ठहरी
मोहब्बत की तजल्ली आम कर दी सारे आलम पर
शऊरे आदमियत को तमद्दुन की जिला बख़्शी
कुचल डाला अनादो-बुग्ज़ व नखवत और कदूरत को
उजागर कर दिया इंसानियत को और वहदत को

रहबरे दुनिया-ए-ख़ैर
(महावीर स्वामी)

दिल के ज़ख़्मों के लहु से तर है फिर नोके क़लम
ग़म की तस्वीरें बनीं लम्हा ब लम्हा दम ब दम
आज के इन्सान को फिर है ज़रुरत आप की
अए सरापा अम्न व राहत आप लें फिर से जनम
आइये मक़्तल में ले के फिर अहिंसा का चिराग़
ताके रह जायें जहां में कुछ तो ईमां का भरम
अए महावीरे मोअज़्ज़म रहबरे दुनियाए ख़ैर
राहे इन्सां में हैं रौशन आपके नक़्शे क़दम
जाने क्या जज़्ब व कशिश है आपके दरबार में
खुद ब खुद होती है इन्सां की जबीन-ए-शौक़ ख़म
मन के मंदिर में सजी रहती है सूरत आपकी
अम्न के ऐ देवता ऐ आदमी के मोहतरम
आप का हर बोल अम्न व आशती का बोल है
खुद जियो औरों को जीने दो की खाता हूं क़सम

अनादो बुग्ज़,नखवत,कदूरत : दुश्मनी,छल,कपट,नफरत , वहदत : एकेश्वर , जबीन : पेशानी , ख़म : झुकाना , तमद्दुन : तहज़ीब , जिला : चमक , तनवीरे सहर : सुबह की रौशनी , मौअज़्ज़म : सम्मानित , जबीने शौक ख़म : माथा झुकाना , मोहतरम : इज़्ज़त वाला

सैय्यद अली रज़ा नक़वी 'रज़ा' अमरोहवी

सैय्यद रज़ा नक़वी अमरोहवी १८ जून १६३६ को अमरोहा के एक प्रतिष्ठित परिवार में आपका जन्म हुआ था, आपका परिवार ग्यासुददीन बलबन के राज्य में तुरकिस्तान के शहर नख़्शब से भारत आया था, आपके बुज़ुर्ग बलबन के राज्य में वज़ीर रहचुके हैं, आप जब तक अमरोहा में रहे जनाब जॉन एलिया से साहित्यिक लाभ उठाते रहे, अब तक आपके बारह शेरी संकलन प्रकाशित हो चुके हैं, आपको सरकारी और ग़ैर सरकारी अनेकों पुरस्कार प्राप्त हुए ।

श्री कृष्णजी

आज जैसे ज़िन्दगी के काफले और कारवां
हैं अंधेरों की तरफ हर दम रवां हर दम रवां
आज जैसे ज़िन्दगी में घुल गई है तीरगी
है सियाह ज़ुल्फों का साया आज की ताबंदगी
ले रहे है फिर अंधेरे हर तरफ अंगड़ाइयां
वक्त के सूरज को हैं घेरे हुए परछाइयां
आज जैसे अक़्ल भी है सर-ब-सर दीवानगी
आज जैसे अक़्ल का मारा हुआ है आदमी
आज से पहले मोहब्बत थी ज़माने का निज़ाम
रौशनी थी आजसे पहले नसीबे सुबहो शाम
आज से सदियों बरस पहले हमारे देस में
आई थी नूरानियत इन्सानियत के भेस में
कौन यानी 'कृष्ण' असरारे हक़ीक़त के अमीर
सरज़मीने ज़िन्दगी पर आसमानों के सफ़ीर
पैकरे-अज़्म व सदाक़त मज़हरे हुस्न व जमाल
रूए फितरत का तसव्वुर चश्मे फितरत का जलाल
ग़म की राते सुबह के सांचे में ढलकर रह गईं
जिसके एक जलवे से ज़ंजीरें पिघलकर रह गईं
जिस की लय से मस्त बेखुद हैं नज़ारे आज तक
झूमते हैं बांसुरी पर जिसकी तारे आज तक
ऐ ज़मीने हिन्द तुझको नाज़ करना चाहिए
उसकी धुन में फिर बुलंद आवाज़ करना चाहिए

रवां : जारी , तसव्वुर : कल्पना , फितरत : कुदरत , जलाल : दबदबा , सफीर : दूत

लिखा है के जब आप तशरीफ लाए
ज़मीं हंस पड़ी आस्मां जगमगाए
एरावत से हाथी का मरकब उड़ाए
हज़ार अंखें चश्मे-तमन्ना बन आए
ज़ियारत को खुद इन्द्र भी जिस की आए
वह था हुस्न से रश्के माहे तमामी
महावीर स्वामी

महावीर जी के क़दम की बदौलत
चमक उट्ठी गोया ज़माने की क़िस्मत
ज़मीं बनने की आसमां को थी हसरत
बसद शान व शौकत बसद जाह व हशमत
जलु में चले जिस के इन्दर और एरावत
वो पांडक शिला की तरफ खुश ख़रामी
महावीर स्वामी

सरनदीप कदमों में और सर पे हाला
जगत में न हो इसका क्यों कर उजाला
अहिंसा को परमो-धरम कहने वाला
यही है वह अरिहंत जग में निराला
जो मशहूर है ज्ञान दर्शन उजाला
उसी का है मुमताज़ इस्मे-गिरामी
महावीर स्वामी

❖❖

मरकब : सवारी , जलु : संग , बसद : सैकड़ों, हशमत : दबदबा ,
इस्मे गिरामी : सम्मानीय नाम , सरनदीप : प्रकाश, ज़ियारत : दर्शन ,
माहे तमाम : पूर्ण चंद्र , खुश ख़रामी : अच्छी चाल , चश्मे तमन्ना : इच्छुक

इफ़्तेख़ार-उल-हसन 'उनवान' चिशती

इफतेखार-उल-हसन 'उनवान चिशती' ५ फरवरी १९३७ को उत्तरांचल के कस्बे मंगलोर में पैदा हुए, वे जामिया मिलिया में प्रोफेसर, रीडर और उर्दू विभाग के अध्यक्ष रहे, आपने लगभग ४० पुस्तकें लिखीं, आपको उर्दू एकाडमी दिल्ली ने १९९१ में उर्दू शायरी के पुरस्कार से नवाज़ा, आपने साहित्य के साथ साथ सूफी तसव्वुफ पर भी पुस्तकें लिखीं, आप जमाते सूफियाए हिन्द के जनरल सेकरेट्री थे, आप एक मशहूर दानिशवर आलोचक और शायर थे, शायरी में आपको उस्ताद शायर का मकाम हासिल है, आप की मृत्यु १ फरवरी २००४ में हुई ।

महावीर स्वामी

बहुत दिन हुए एक थी ज़ाते गिरामी
ज़माने में है जिसकी शोहरत दुवामी
जगत का सहारा, अहिंसा पयामी
वो ख़ल्फ़े मुजस्सम मोहब्बत का हामी
अभी तक है दुनिया में जिस की सलामी
सिद्धार्थ का बेटा महावीर स्वामी
महावीर स्वामी

उन्हीं की विलादत के फ़ैज़ो असर से
हुआ हुक्म यह कुदरते दाद-गर से
कि अब इस क़दर हुन ज़माने में बरसे
न हरगिज़ कोई मालो दौलत को तरसे
लिखा है मवर्रिख़ ने भी आबे ज़र से
हुरूफ़ु-जली में वह इस्मे गिरामी
महावीर स्वामी

द्वामी : अमर , मवर्रिख : इतिहासकार , आबे ज़र : स्वर्ण जल

मोहम्मद हनीफ़ 'कैफ़ी'

पूरा नाम मोहम्मद हनीफ कुरैशी, जन्म ८ सितंबर १९३४ बरेली उत्तर प्रदेश, शिक्षा एम.ए. उर्दू अंग्रेज़ी पी.एच.डी. मध्य प्रदेश राज्य के शिक्षा विभाग में अध्यापन से जुड़े रहे, इसके बाद जामिया मिल्लिया इस्लामिया दिल्ली में उर्दू विभाग में नौकरी की, और १९९३ में यहीं से सेवा निवृत हुए, 'उर्दू शायरी में सानेट' उर्दू शायरी में आज़ाद नज़्म और नज़्में मोअर्रा चिरागे नीम शब, सहर से पहले, तनक़ीद व तौजीह कैफी ज़ात और जिहात, बाऐं हाथ का खेल आदि आपकी पुस्तकें हैं ।

'एक नज़्म' राम के नाम

जब भी इनसान ने शैतां की इताअत की है
जब भी ज़ुलमात ने अनवार को आ घेरा है
रौशनी ज़द में अंधेरे की जब आती है कभी
तीरगी मतलए हस्ती से हटाने के लिए
सूरज उभरा है नया एक उफके आलम पर
जब उठा है कभी मंडला के ज़लालत का गुबार
हक़ पे हर सिम्त से बातिल की हुई है यलग़ार
तोड़ने के लिए बातिल का गुरूर-ए-बेजा
ज़रबे हक़ के लिए कोई मरदे ख़ुदा उट्ठा है
ऐसा एक मरदे ख़ुदा 'राम' जिसे कहते हैं
उसकी आमद से ज़लालत की तनाबें टूटीं
कुव्वते हक़ से हुई ताक़ते बातिल काफूर
राम वह महरे जहां ताब के जिसके दम से
पारा पारा हुआ शीराज़-ए-ज़ुलमत का तिलिस्म
तीरगी दूर हुई रौशनियां फैल गईं
आलम अफरोज़ वो सब रौशनियां आज भी हैं
आज भी बज़्मे जहां में है चिरागां उन से

तनाबें : रस्सियां , ज़ुलमत : अंधेरा , ज़लालत : गुमराही , महरे जहां ताब : दुनिया को रौशन करने वाला सूरज , बातिल : झूठ , आमद : आग्मन, तिलिस्म : जादू , इताअत : पैरवी करना , अनवार : प्रकाश

सुलतान मोहम्मद ख़ां 'मख़मूर' सईदी

सुलतान मोहम्मद खां मख़मूर सईदी ३१ दिसंबर १६३४ को टोंक में पैदा हुए, आरंभिक शिक्षा टोंक में ही हुई, आपके अब तक शायरी के दस संकलन आए हैं, आप अनेक साहित्यिक पत्र पत्रिकाओं के संपादक रहे, 'हमारी ज़बान, ऐशिया, एवाने उर्दू, उर्दू दुनिया आदि प्रमुख हैं, शायरी के अतिरिक्त आप के गदय के भी छह संकलन प्रकाशित हो चुके हैं, आपकी पुस्तक 'रास्ता और मै' पर साहित्य एकाडमी अवार्ड मिल चुका है, २ मार्च २०१० को जयपुर में आपका देहान्त हुआ ।

खुमिस्तान-ए-वीर

ज़मी पर वीर यूं उतरे फ़राज़े चरखे इरफ़ां से
फ़िज़ाएं जगमगा उठीं फ़रोगे रूए ताबां से
तुझे ऐ बागे कुंडलपूर खुल्दे अहले दिल कहिए
मशामे जां मोअत्तर है तेरे गुलहाए खन्दां से
यह दरसे-वीर अब तक मस्लके अहले मोहब्बत हैं
रवा रखे तशद्दुद का चलन इनसां न इनसां से
अगर हैं अम्न के ख़्वाहां गुलामे वीर बन जाएं
कोई कह दो ये जाकर इन खुदावनदाने दौरां से
किरन सुबह-ए-मसर्रत की दयारे हिन्द से फूटे
हटीं तारीकियां ग़म की जहाने तीरह सामां से
वह आख़िर कैसे इनसां थे कि 'मख़मूर' अन-गिनत इनसां
परसतिश कर रहे हैं आज तक जिनकी दिल व जां से

❖❖

खुमिस्तान-ए-वीर : वीर की चाहत का शराबख़ाना , फराज़ : बुलंदी , मोअत्तर : सुगंधित , दर्स : सबक़, खुदावंदाने दौरां : राजो , तीरह सामां : अंधेरा , मशामे जां : मस्तिष्क,तन गुलहाए खंदा : हंसी के फूल , रूऐ ताबां : रौशन चेहरा , परसतिश : पूजा

सैय्यद वक़ार अहमद 'शहाब' जाफरी

जन्म २ जून १९३० और मृत्यु एक फरवरी २००० । पूरा नाम सैय्यद वक़ार अहमद आरंभिक शिक्षा घर पर हुई इसके बाद उच्च शिक्षा अलीगढ़ युनिवरसिटी से प्राप्त की, अदब से लगाव के चलते एम.एस.सी. पढ़ने की जगह एम.ए. साहित्य को प्राथमिकता दी, इसके बाद दिल्ली युनिवरसिटी से पी.एच.डी की डिग्री हासिल की, व्यंकटेश्वर युनिवर्सिटी में लेकचरर होगये, इसके बाद दिल्ली खालसा कॉलेज से जुड़ गये, आपका शेरी संकलन 'सूरज का शहर' १९६७ में प्रकाशित हुआ ।

सांझ भई घनश्याम

अब मंदिर में आन बिराजो
राधे राधे काहे पुकारो
राधा करे बिश्राम
सांझ भई घनश्याम

सौतन को अब स्वप्न सुहाए
छोड़ अकेला लाज न आए
जमना पर भई शाम
सांझ भई घनश्याम

छोड़ो भी अब पेड़ की छइयां
ध्यान ध्यान में गहों न बहययां
ईही कारण बदनाम
सांझ भई घनश्याम

मुरली 'मीरा' नाथ न लीनो
सात सुरों की छांव न कीनो
झुलसे जीवन घाम
सांझ भई घनश्याम

राधा संग इक जन्म बितायो
मीरा को नहीं अंग लगायो
सब जग में कोहराम
सांझ भई घनश्याम

मीरा नाचे मधुबन गाए
मुरली बाजे जोबन गाए
कौन जनम होई श्याम
सांझ भई घनश्याम

❖❖

अब्दुल अज़ीज़ 'ख़ालिद'

पाकिसतान की एक अहम इल्मी शख़सियत अबदुल अज़ीज़ खलिद, आपका जन्म १५ जनवरी १९२७ को जालंधर में हुआ था, आपको शायरी पर खूब कमाल हासिल था, गंभीर और वैचारिक विषयों पर भी आप शायराना अंदाज़ में लिखते, अरबी भाषा पर भी आपको महारत हासिल थी, इसी के साथ साथ संस्कृत, हिन्दी, युनानी और अबरानी भाषाएं भी आप जानते थे, शायरी में कठिन शब्दों के प्रयोग के चलते आप को अवाम में इतनी मक़बूलियत हासिल नहीं हुई, २८ जनवरी २००३ को कराची में आपका देहान्त हुआ ।

कृष्ण की मद्‌हा में

मैं शब्दों की प्यासी, मैं चरणों की दासी
तेरी जुस्तुजू मुझको सुबहो-मसा है
मैं जोगन बरोगन मैं कमली कमीनी
तू सरताज मेरा, मेरा देवता है
तू दीपक मैं काजल, तू दरपन में सीसा
मैं कालिख तू प्रभात की लालमा है
जो गोकुल में गोबिंद से फाग फैले
वो निर्लाज नारी नहीं अपसरा है
मैं बलहार छल-बल यह छब चाहे नयना
बदन कामनी का पसीजा हुआ है
है हक़ कुर्‌रा-ए-शांति ओम-तत-सत
अजब दिल कशां बांसुरी की सदा है
तू साजन स्वामी मैं बांदी व्याकुल
मैं मूरख नमाती तू गुण है कला है
गुरुदेव चेली का संजोग कैसा
मैं धरती तू अंबर , मैं क्या हूं तू क्या है

सुबहो-मसा : सुबह-शाम , सदा : आवाज़, मद्‌हा : प्रशंसा

चौधरी अज़ीज़ अहमद ख़ान 'अज़ीज़ वारसी'

अज़ीज़ अहमद ख़ान अज़ीज़ वारसी इलाहाबाद के एक कस्बे बछरायूं में १७ जुलाई १९२४ को पैदा हुए, आरंभिक शिक्षा स्थानिय मदरसे में हुई, इसके बाद आपने अलीगढ़ से 'अदीब कामिल' की परीक्षा पास की इसी ज़माने में आपने हज़रत हाजी अवघट शाह वारसी को अपना अध्यातिमक गुरु माना, और इसी कारण आपके साथ वारसी जुड़ गया, साहित्य में आपने सायल देहलवी को अपना गुरू माना, १९५२ में अज़ीज़ वारसी हमदर्द दवाखाने से जुड़ गये, अदब के साथ साथ आपने रूहानियत के फैलाव के लिए भी काम किया, 'सफीना व साहिल, मेहराब, जसारत, तसर्रुफ आपकी किताबें हैं, २६ जुलाई १९८९ को दिल्ली में आपका निधन हुआ ।

गुरुनानक आशनाए राज़े वहदत

आशनाए राज़े वहदत गंजे इसरारे ख़फ़ी
दौलते इरफां ब उनवाने दीगर तुझको मिली
राहते क़ल्ब व जिगर महराबे दिल के पेश इमाम
नेक सीरत नेक खसलत, नेक सूरत नेक नाम
दर्दमंदों के मसीहा बेकसों के चारागर
शाम की तारीकियों में जल्वा-ए-नूरे सहर
क़ाफला सालारे मस्तां, नाखुदाए मुल्क व क़ौम
ख़िज़रे मंज़िल, रहबरे दाना असा-ए-मुल्क व क़ौम
सर-पे दस्तारे फ़ज़ीलत रूख़ पे नूरे कायनात
वाक़ई सद लायक़े ताज़ीम थी तेरी हयात
लफ़ज़े उल्फत की मुकम्मल शरह एक तेरा वजूद
आशिक़ी में तोड़ डाले इश्क़ व उल्फत के हुदूद
था तवक्कुल और इस्तगना शआरे ज़िन्दगी
भूख की शिद्दत में एक दाने की भी ख़्वाहिश न की
हैं अमल पैरा तेरी तालीम पे अहले तमीज़
इसलिए हैं आज भी दुनिया में वह हरदिल अज़ीज़

नेक खसलत : नेक आदत , गंजे इसरारे ख़फ़ी : छुपे हुऐ भेद का खज़ाना , इसरार : रहस्य , ख़फ़ी : छुपाहुआ , इस्तग़ना : बेनियाज़ , तवक्कुल : विश्वास , ताज़ीम : आदर

सैय्यद इब्नुल हुसैन मेहदी 'नज़्मी'

जन्म २३ अप्रेल १९२३ लखनऊ , मृत्यु ३० मई १९८७ ग़ाज़ियाबाद उत्तर प्रदेश, पिता सैय्यद औलाद हुसैन उर्फ लल्लन शायर लखनवी पुस्तकें हिन्दुस्तान (राष्ट्रीय एकता पर आधारित नज़्में) 'नक़्शे-फरियाद' (कर्बला के शहीदों पर नज़में) नानक, इंदरागांधी, मज़लूमे कर्बला, (असरी मरसिए) ग़ज़ल महल, नज़रे अहले बैत, ह़र्फ ह़र्फ, इसतरह लगभग २२ पुस्तकें उर्दू में तथा दो पुस्तकें अंग्रज़ी में भी लिखीं ।

दुआ

वास्ता नानक का या रब हिन्द को तौक़ीर दे
कुव्वते जहद-व-अमल दे, जज़्ब-ए-तामीर दे

ऐ खुदा शीराज़-ए नज़्मे चमन को बांध दे
रिशत-ए-इख़लास से सारे वतन को बांध दे

एक लय हो, एक नग़मा, एक सरगम, एक साज़
एक हो मंज़िल वतन की ऐ ख़ुदाए बे नियाज़

एक ही आवाज़ निकले बर-बते सद तार से
कट मरें दुश्मन वतन के एकता की धार से

फिरक़े-फिरक़े में रवादारी भी हो ईसार भी
हो क़लम भी हाथ में और तेग़ जौहर दार भी

❖❖

जहद-व-अमल : संघर्ष , जज़्ब-ए-तामीर : बनाने का जज़्बा , शीराज़-ए नज़्मे चमन : चमन को बांध रखने की कडियां , इख़लास : प्रेम , रवादारी : भाइचारा ,इसारः त्याग , नृय : नग़मा , बर-बते सद तार : सौ तार वाला बाजा , तेग़ जौहर दार : धारी तलवार

बानो 'ताहेरा' सईद

बानो ताहेरा सईद पिता का नाम सैयद अमीर अली मासूमी जन्म ६ नवंबर १६२२ अगरा शिक्षा ग्रज्युवेट (आर्ट्स) डी. लिट. रेडियो और लेखन से जुड़ी रहीं, रचनाएं हदिया-ए-ताहेरा १६५७, 'बर्गे सब्ज़' शायरी १६६२, 'आशियां हमारा' राष्ट्रीय नज़्में, १६७३ 'गुले खूंचका कर्बला के किस्से' 'महकते वीराने' 'सात दोस्त' (बच्चों का अदव) 'मस्बत मन्फी' (अग्रंज़ी अनुवाद) 'खूने जिगर' (कहानियां), अनगिनत पुरस्कार आंध्र प्रदेश उर्दू एकाडमी, सरस्वती एवार्ड, मखदूम अमन एवार्ड, आंध्र प्रदेश मिनस्ट्री ऑफ कलचरल एवार्ड इसके अलावा बिहार प. बंगाल साहित्य एकाडमी की ओर से भी पृस्कृत।

गुरूनानक

सदाक़त वहदत व उल्फत के अफसाने थे आंखों में
दिलों में जुंबिशें करती थीं नानक की नज़र पैदा

गुरू बनते नहीं होते हैं पैदा हक़ की जानिब से
सदफ में खुद-ब-खुद होता है कुदरत से गुहर पैदा

दिलों का मोह लेना ही तेरा है मो-जेज़ा नानक
बड़ी मुशकिल से होता है किसी के दिल में घर पैदा

तुझे हिन्दू ने अपनाया तेरा मुस्लिम भी गिरविदा
न जाने कर गई तेरी नज़र कैसा असर पैदा

❖❖

सदफ : सीपी , गुहर : मोती , मोजेज़ा : चमत्कार , गिरविदा : दीवाना , जुंबिश : हल-चल

अब्दुल हई 'साहिर' लुधियानवी

साहिर लुधियाना के एक जागीरदार घराने में पैदा हुए, जन्म ८ मार्च १६२१ लुधियाना, शिक्षा पूरी करने के बाद आप लाहौर में पत्रिका 'अदबे लतीफ' और 'सवेरा' के संपादक हुए, विभाजन के बाद 'शाह राह' के संपादक का काम किया, साहिर फिल्मी दुनिया के सबसे सम्मानित और चर्चित गीतकार माने गए, साहिर का पहला संकलन 'तलखियां' उर्दू शायरी की कामयाब किताबों में से है, साहिर को १६७१ में भरत सरकार ने पदमश्री से सम्मानित किया, १६७२ में उन्हें सोवियत लॉन्ड नेहरू अवार्ड मिला, इसके अलावा राज्य साहित्य अकाडमियों ने भी उन्हें समय समय पर सम्मानित किया, आपका निधन २५ अक्तूबर १६८० को मुम्बई हुआ ।

सब एक समान

ईश्वर अल्लाह तेरे नाम
सब को सन्मति दे भगवान
इस धरती पर बसने वाले
सब है तेरी गोद के पाले
कोई नीच न कोई महान
सब को सन्मति दे भगवान
ज़ातों नस्लों के बंटवारे
झूठ कहाएं तेरे दूवारे
तेरे लिए सब एक समान
सब को सन्मति दे भगवान
जन्म का कोई मोल नहीं है
जन्म मनुष का तोल नहीं है
कर्म से है सब की पहचान
सब को सन्मति दे भगवान

❖❖

मोहम्मद ख़िज़्र बरनी

जन्म १५ जुलाई १६१८ बुलंद शहर, मृत्यु ३१ मार्च १६८६ नई दिल्ली, पिता का पूरा नाम सैयद मोहम्मद अली बरनी था, शिक्षा मुंशी अदीब कामिल, सिदधांत शास्त्री पुस्तकें: 'तज़करा-ए-शोरा' (बुलंद शहर) 'कौसे कज़ा' 'तस्वीरे हयात', 'तस्वीरे कायनात' हिन्दी दोहों का अदुवाद 'गुल व संग', 'अकसे जमाल' (नातें) 'यह है मेरा हिन्दुस्तान' (नज़्म व गज़ल) 'हदीसे इश्क़' 'रक्से लहू' आदि पुस्तकें हैं, आपको इमतियाज़े मीर और साहित्य कला परीषद दिल्ली की ओर से पुरस्कृत हैं ।

शम्मे-किरदार

एक हकीकत से क्यों गुरेज़ करें
कौन करता है अस्ल बात में शक
अपने मरकज़ से आदमी था दूर
जब कि पैदा हुए गुरुनानक

❖

कम ही होते हैं दहर में पैदा
साहबे होश माइले-पिन्दार
दरसे इन्सानियत सिखाने को
साहबे इल्मो फ़ज़्ल और होशियार

❖

उनके औसाफ इल्म व हिकमत का
तरज़े गुफ़तार एक खज़ीना है
उनकी तदरीस इजतेहाद-ए-अमल
रब को पाने का एक ज़ीना है

हर जहद उनकी कामरानी को
आदमी के करीब लाती है
उन का पैग़ाम है नसीमे बहार
एक सदा गुंचा-व-गुल खिलाती है

मरकज़ : केंद्र , माइले पिंदार : ज्ञानी , जहद : कोशिश , कामरानी : सफलता, दहर : दुनिया , गुरेज़ : दूरी , औसाफ : गुण , गुफ्तार : बातचीत , तदरीस : शिक्षा , इजतेहादे अमल : कर्म

सनाउल्लाह डार 'मीरा जी'

पूरा नाम सनाउल्लाह डार 'मीराजी' जन्म २५ मई १६१२ लाहौर , अदबी नाम -मीराजी' इस तखल्लुस से पहले अन्होंने कई और नाम भी रखे जैसे बन्दे हसन, बशीर चंद, बसंत सहाय, और अंत में मीराजी, इन नामों का रहस्य बताते हैं कि आपको बंगाली युवती 'मीरा सेन' से एक तरफा इश्क़ हो गया था, आपने औपचारिक शिक्षा नहीं ली पर अपने अनुभवों से भाषा पर अपना अधिकार बनाया, अखतर उल ईमान के साथ आपने एक लंबा समय व्यतीत किया, आप का व्यक्तित्व विवादस्पद भी रहा इसके बावजूद मीराजी उत्तम दरजे के संवेदनशील शायर थे, आपका देहांत ४ नवंबर १६४६ को मुम्बई में हुआ ।

श्याम बिहारी

आज खिली मन की फुलवारी
सुंदर प्यारी प्यारी
राज भवन अब रंग महल है
मथुरा है या बृंदा बन है
जिस में रानी बनी राधिका
राजा श्याम बिहारी
आज खिली मन की फुलवारी
रिल मिल सखियां नाचें गायें
सुख संगत में धूम मचायें
फुलवारीसे चुन चुन लायें
फूलों से सेज सजायें सारी
आज खिली मन की फुलवारी
झन-मन झन-मन, मन झंकारें
जीतो बाज़ी हम मन हारें
प्रेम की बाज़ी सब से निराली
किसी ने जीती किसी ने हारी
आज खिली मन की फुलवारी

❖❖

नज़ीर अहमद 'नज़ीर' बनारसी

नज़ीर अहमद हकीम नूर मोहम्मद 'नज़ीर बनारसी' जन्म २५ नवम्बर १९०९ बनारस, मृत्यु २३ मार्च १९९६ बनारस, पुस्तकें जवाहर से लाल तक, गुलामी से आज़ादी तक, किताब ग़ज़ल गंग व चमन ।

क्षमा वाणी

दिल में नये अरमान बसाने का दिन आया
गुंचे की तरह दिल को खिलाने का दिन आया
फूलों की तरह हंसने हंसाने का दिन आया
आपस में गले मिलने मिलाने का दिन आया
एक साल के बाद आज ठिकाने का दिन आया

पाकीज़ा-ए-तस्वीर पे तस्वीर की कृपा
तक़दीर पे है मालिके तक़दीर की कृपा
फिर क्यों न हो भगवान महावीर की कृपा
आंखों की तरह सर को झुकाने का दिन आया
आदाबे वफा सबको सिखाने का दिन आया

हर होंठ का वीराना है मुस्कान से आबाद
दुनिया की हर एक फिक्र से दिल आज है आज़ाद
जीवन है कि भगवान महावीर का प्रसाद
मिलने के लिए हाथ बढ़ाने का दिन आया
हर बिगड़ी हुई बात बनाने का दिन आया

हृदय से हर आकार के झांके है निराकार
हर एक कला में नज़र आता है कलाकार
इस वर्ष की आशाओं के सपने हुए साकार
जो सब में है उसके नज़र आने का दिन आया
भगवान के भी दर्श दिखाने का दिन आया

आदाबे वफा : वफा के आदाब , पाकीज़ा-ए-तस्वीर : तस्वीर की पवित्रता

मोहब्बत राम की

साहिले सरजू यहां, गंगा यहां, जमुना यहां
कृष्ण और राधा यहां, रामा यहां सीता यहां

जिसका दिल था एक शम्मे-ताक़े ऐवाने हयात
रूह जिसकी आफताबे-सुबहे-इरफ़ाने हयात

ज़िन्दगी की रफअतों से मंज़िलों ऊंचा था वह
आसमाने मारेफत का एक सैयारा था वह

सामने जिसके लरज़ उठा शिकोहे सरवरी
वह बहादुर जिसने बातिल को शिकस्ते फ़ाश दी

जिसका हर जल्वा शुआए हक़ का मज़हर हो गया
ज़र्रा ज़र्रा जिसके परतव से मुनव्वर हो गया

हिन्दियों के दिल में बाक़ी है मोहब्बत राम की
मिट नहीं सकती क़यामत तक हुकूमत राम की

ज़िन्दगी की रूह था, रूहानियत की शान था
वह मुजस्सम रूप में इनसान के इरफ़ान था

❖❖

शम्मे-ताक़े ऐवाने हयात : जीवन के झरोके का चिराग़ , शिकोहे सरवरी : राज-दबदबा ,
परतव : छाया शुआ : किरन , इरफ़ान : दिव्य ज्ञान

नानक के साज़े हक़ीकत से आवाज़ मुसलसल आती है

इनसां की मोहब्बत इनसां को तारों के उधर पहुंचाती है
जब घोर अंधेरा होता है तो हक़ की किरन मुस्काती है
नानक के साज़े हक़ीक़त से आवाज़ मुसलसल आती है

वह मौजे ज़मज़म की हो सदा या मौजे गंगा नगमा कुनां
वह क़ुलक़ुले मीना हो कि अज़ां , नाक़ूस हो या पंडित का बयां
हर साज़ के परदे से मुतरिब आवाज़ उसी की आती है

क्या क़ौम व वतन के पैमाने क्या रंग व नसल के अफ़साने
सब एक हक़ीक़त के जल्वे सब एक तख़ययुल के साए
एक कुन्बा है यह सारी दुनिया, सारी दुनिया एक जाति है

क्या तेरा जनम क्या मेरा जनम क्या दैरो हरम क्या मैख़ाना
क्या तेरा ख़ुदा क्या मेरा ख़ुदा नादान तू ही अपना ख़ुदा
जब साज़े ख़ुदी को छूता हूं आवाज़ यह पैहम आती है

दुखियों की फ़ुगाने नीम शबी, ज़ाहिद की दुआ से बढ़कर है
तौहीदे इनसां अए ग़ाफ़िल तौहीदे ख़ुदा से बढ़कर है
ये बादे सबाए ननकाना पैग़ाम मोहब्बत लाती है

❖

क़ुलक़ुले मीना : जाम के छलकने का स्वर , मुतरिब : गायक , बादे सबा : सुबह की हवा , नाक़ूस : शंख , फ़ुगाने नीम शबी : आधी रात को गिड़गिड़ाना, मौज : लहर, ज़मज़म : पवित्र पानी, तौहीद : एक ईश्वर ज़ाहिद : इबादत करने वाला , तख़यूयुल : विचार

मोहम्मद समद यार ख़ां 'साग़र' निज़ामी

साग़र निज़ामी का पूरा नाम मोहम्मद समद यार ख़ां, सागर निज़ामी उपनाम 'साग़र' उर्दू दुनिया में साग़र निज़ामी के नाम से प्रसिद्ध हुए, जन्म २१ दिसंबर १६०५ अलीगढ़ में हुआ मृत्यु २७ फरवरी १६८४ दिल्ली में हुई, आप सीमाब अकबराबादी के शागिर्द थे, उस्ताद के साथ मिलकर आगरा से पत्रिका 'पैमाना' निकाली बाद में सीमाब से मतभेद होगए और अंत में पत्रिका बंद होगई, इसके बाद साग़र ने अलीगढ़ से 'मुस्तकबिल' निकाला अख़बार 'अलीगढ़ पंच' निकाला १६४३ में पूना में शालीमार पिक्चर्स से जुड़ गये, आपने मुम्बई फिल्मों में भी काम किया, 'बादा-ए-मशरिक' 'सबूही' और 'रंगमहल' साग़र की पुस्तकें हैं ।

ज़िया-ए-महावीर

नूर दुनिया में हुआ हुस्न की तनवीर के बाद
ज़ीस्त ख़ुरशीद बनी नूरे महावीर के बाद
नाला-ए-नीम-शबी सुबह के नग़मों में ढ़ले
एक नया साज़ खुला हुस्न की तक़रीर के बाद
लबे मज़लूम को तूफ़ां की जुरअत बख़्शी
दब गया सूरे क़यामत तेरी तनवीर के बाद
एक सादा सा वरक़ था मेरी दुनिया का जमाल
रंग जागे हैं तेरी शोखि-ए-तहरीर के बाद
नक़्शे अव्वल है तेरा रंग तेरे ख़त तेरा नूर
जितने ख़ाके हैं वह उभरे तेरी तस्वीर के बाद
लबे ईसा हों , कि गौतम हों , कि रूहे गांधी
सब हुए नग़मा-सरा साज़े महावीर के बाद
नग़म-ए-अम्न को दिल सोज़ किया बापू ने
और कुछ हुस्न बढ़ा इश्क़ की तफसीर के बाद
रंग बेताब थे बेचैन था नक़्क़ाश का दिल
तेरी तस्वीर से पहले तेरी तस्वीर के बाद

ज़ीस्त : ज़िंदगी , नाला-ए-नीम शबी : आधीरात की फरियाद , तफ़सीर : व्याख्या, नक़्क़ाश : चित्रकार , खुरशीद : सूरज , सूरे क़यामत : क़यामत के दिन की घोषणा करने वाला

मोहम्मद असग़र ख़ां 'शेरी' भोपाली

अपका पूरा नाम मोहम्मद असग़र खां, जन्म १६०२ आगरा , तखल्लुस 'शेरी' पहले असग़र तखल्लुस रखते थे, 'शेरी' ने भोपाल के पारंपरिक मदरसे सुलेमानिया और वहेदिया में तालीम हासिल की, १६३६ में हिकमत की शिक्षा के लिए दिल्ली गए, लेकिन पिता की बीमारी के कारण शिक्षा पूरी न कर सके शेरी अपने कलाम पर मायल नक़वी जिगर मुरादाबादी मुल्ला रमोज़ी और ज़की वारसी से इस्लाह लेते रहे, इनका संबंध उर्दू शायरी की उस नस्ल से जुड़ता है जो 'जिगर' फ़ानी और 'हसरत' के बाद शायरी में मंजरे आम पर आई, शेरी का पहला संकलन सुबह-ए-ग़ज़ल १६६५ में छपा, और दूसरा संकलन 'आतिशे दिल' १६८४ में प्रकाशित हुआ, आपकी मृत्यु ६ जुलाई १६६१ को भोपाल में हुई ।

पयामे वीर

सदाक़तों का फसाना सुनाने आया हूं
ग़लत नुक़ूश जहां से मिटाने आया हूं
वही पयाम जिसे कहते हैं पयामे वीर
उसी पयाम का परचम उड़ाने आया हूं
खुदा है सिर्फ मोहब्बत प्रेम है भगवान
ये ख़ास राज़ जहां को बताने आया हूं
न शरते मज़हब-व-मिल्लत न क़ैदे रस्म व रिवाज
हर आदमी को मैं इनसां बनाने आया हूं
ये ज़ुलमतों से कहो अब तुम्हारी ख़ैर नहीं
कि मैं चिराग़े मोहब्बत जलाने आया हूं
ये बज़्म जिसकी है ये रिन्द जिसके प्यासे हैं
उसी शराब के साग़र लुटाने आया हूं
जहां ख़ुलूस ही दुनिया खुलूस ही उक़बा
वहां खुलूस के सजदे लुटाने आया हूं
जहां में आके जिसे वीर ने किया रौशन
उसी चिराग की लौ को बढ़ाने आया हूं
ये बज़्म बज़्में अहिंसा है इसलिए 'शेरी'
यहां निगाह नहीं दिल बिछाने आया हूं

सदाक़त : सच्चाई , नुक़ूश : चिह्न , ज़ुल्मत : अंधकार , ख़ुलूस : प्रेम , उक़बा : आख़िरत

अबदुल ख़ालिक़ 'निहाल' सिवहारवी

नज़्म व ग़ज़ल दोनों पर महारत रखने वाले शायर जनाब अबदुल खालिक निहाल सिवहारवी सेवहारा ज़िला बिजनौर में १६०१ को पैदा हुए, आरंभिक शिक्षा अरबी फारसी में घर पर ही हुई, इसके बाद करीबी स्कूल में शिक्षा ली, रेल्वे में नौकरी मिली, शुरुआती दिनों में नवाब सिराज उददीन खां सायल देहलवी से इस्लाह ली, उनके कलाम के संकलन 'शबाब व इन्क़लाब' और 'गुलबांगे आज़ादी' (रुबाइयात) आदि छप चुके हैं और खूब मक़बूल हुए, निहाल साहब देश विभाजन के बाद पाकिस्तान चले गए और वहीं १६५२ में उनका देहांत हुआ ।

श्री कृष्ण

आ गया फिर हुस्न दुनियाए अज़ल आबाद पर
ज़िन्दगी मथुरा से बरसी आलमे ईजाद पर
कायनाते जुज़ व कुल का राज़दां पैदा हुआ
मुख़्तसर यह है कि आक़ाए जहां पैदा हुआ
नूर से मामूर ज़ुल्मत ख़ाना-ए-आदम हुआ
किस तजम्मुल से तुलू-ए-नययरे आज़म हुआ
जिस क़दर परदे जिहालत के थे सारे हट गए
ज़ुल्म व इस्तबदाद के तारीक बादल छट गए
क़तरा उसकी बारिशे-अल्ताफ से तूफां हुआ
फाश इंसानों पे राज़े हस्ती-ए-इनसां हुआ
उसने समझाया के बहरे बेकरां है ज़िन्दगी
आरज़ी इसको न कहना जावेदां है ज़िन्दगी
वहमे बातिल, नक्श बंदे हल्क-ए-सय्याद है
ज़िन्दगी वरना फना से मुतलक़न आज़ाद है
रहनुमाए ज़ुल्मते आफाक़ है कंदीले-फर्ज़
ज़िन्दगी की ग़ायतो मकसूद है तकमीले फर्ज़
क्यों हरासां है फना से तू फना कुछ भी नहीं
मौत एक नक़्ले मकानी के सिवा कुछ भी नहीं
कौन कहता है रहीने-खतर-ए-सय्याद रह
कार गाहे दहर में आज़ाद रह आज़ाद रह
चश्म-ए-बीना होतो इस आफाक़ में उरियां है हुस्न
इन्तेहा-ए-हुस्न है यह जल्व-ए-यज़दां है हुस्न

मामूर : भरा हुआ, ज़ुल्मत : अंधकार , इस्तबदाद : अत्याचार , इरफान : दिव्य ज्ञान, आफाक : आसमान , चश्मए बीना : समझदारी , उरियां : खुला हुआ

सैय्यद ईसा मियां 'बिस्मिल' सईदी

नाम सैय्यद ईसा मियां कलमी नाम बिस्मिल सईदी, जन्म टोंक राजसथान १६०१, ग़ज़ल में उनकी खास महारत थी जिसमें गालिब व मोमिन का रंग झलकता है, उनहें गालिब एवार्ड और नेहरू एवार्ड मिला, सबीहा कौसर बदरउद्दीन अन्सारी को २०११ में नागपुर विद्यापीठ से उनके शोध पत्र 'बिस्मिल सईदी' हयात और शायरी पर पी.एच.डी. की डिग्री मिली, १६७१ में पी के पबलीकेशन ने 'अवराक़े ज़िन्दगी' छापा, २००७ में साहित्य एकाडमी की तरफ से संपूर्ण संकलन 'बिसमिल सईदी' छपा, मुशाहेदात, कैफे अलम, निशाते ग़म आपकी पुस्तकें हैं, आपका निधन २६ सितम्बर १६७७ को दिल्ली में हुआ ।

यादे वीर

उन्हें क्या वासता ज़ाहिद तुम्हारे बाग़े रिज़वां से
जिन्हें निसबत है कुन्डल पूर के बाग़ो बहारां से
निकल जाता है जब उलफ़त का जज़्बा क़लबे इन्सां से
तो रहजाता है फिर इन्सान बदतर होके हैवां से
इसी सूरत से मेरे दिल में यादे वीर आई है
कि जैसे बूए-गुल आए बयाबां में गुलिस्तां से
यही आंसू तो एक दिन अबरे रहमत बन के बरसेंगे
ब-हाले जिस क़दर आंसू बहें चश्में पशेमां से
फरोगे शम्मा से इशरत-कदा रौशन हुआ तो क्या
सीयाह ख़ाने को दिल से जगमगाले नूरे इमां से
बग़ैरे मअस्सियत रहमत का मसरफ़ ही नहीं कोई
तेरी रहमत है वाबसता मेरे दामाने इसियां से
ज़रूरत है कि हों औसाफे इन्सानी भी इन्सां में
कोई इन्सां नहीं होता है इन्सां शकले इन्सां से
अगर दुनिया में सुख और शांति से तुम को रहना है
न रखो बैर सिख, ईसाई से हिन्दू व मुसलमां से
अहिंसा के उसूलों पर अमल मुशकिल तो है 'बिसमिल'
मगर फिर आदमी भगवान हो जाता है इन्सां से

बयाबां : जंगल , इशरत :खुशी , फरोग़ : बढ़ावा ,
मअसियत : गुनाह ,मसरफ : उपयोग , अवसाफ : गुण

शब्बीर हसन ख़ां 'जोश' मलीहाबादी

जोश का जन्म २५ दिसम्बर १८९८ को कन्हार मलीहा बाद में हुआ था, और मृत्यु २२ फरवरी १९८२ को इस्लामाबाद-पाकिस्तान में हुई, पूरा नाम शब्बीर हसन ख़ान 'जोश' उपनाम, जागीरदार घराने में जन्मे, परिवार में दादा परदादा पिता सब प्रसिद्ध शायर दीवान थे, जोश को शुरू से ही अदबी माहौल मिला, ९ साल की आयु में शेर कहना शुरू कर दिया था, आरंभिक शिक्षा घर पर हुई, इसके बाद सीतापुर, आगरा, अली गढ़ जाना हुआ, दिल्ली से 'कलीम' पत्रिका प्रकाशित की, आर्थिक उलझनों के चलते इसे बंद करना पड़ा, मुम्बई आए यहां फिल्मों के लिए गीत कहानियां लिखीं, आज़ादी के बाद भारत सरकार की पत्रिका 'आजकल' के संपादक होगए, १९५६ में पाकिस्तान चले गए और वहीं पर देहांत हुआ ।

मुरली

ये किन ने बजाई मुरलियां
हृदय में बदरी छाई
गोकुल बन में बरसा रंग
बाजा हर घट में मृदंग
खुद से खुला हर एक जूड़ा
हर एक गोपी मुस्काई
यह किन ने बजाई मुरलियां
हृदय में बदरी छाई
गंगा जल के हलकोरे
बन गए नयनों के डोरे
कलियां चटकी गुलशन में
तारों ने ली अंगड़ाई
यह किन ने बजाई मुरलियां
हृदय में बदरी छाई
चहके बहले नर नारी
सब मिल मिल बारी बारी
छलकी पनघट पे गगरियां
अर्जुन ने धनक लचकाई
यह किन ने बजाई मुरलियां
हृदय में बदरी छाई

☆☆

मिर्ज़ा जाफ़र अली ख़ां 'असर' लखनवी

पूरा नाम मिरज़ा जाफर अली ख़ां जन्म १२ जुलाई १८८५ लखनऊ ,'असर' उपनाम बचपन में फ़ारसी पढ़ी जुबली स्कूल से इंटर किया, लखनऊ से ही १६०६ में बी.ए. किया, क़ानून की शिक्षा लेना चाहते थे, लेकिन अपने मिजाज़ के विपरीत पाया, बचपन से ही शेर व शायरी की तरफ झुकाव अज़ीज़ लखनवी से इस्लाह लेने लगे 'असर' को 'मीर' के कलाम में विशेष रूचि थी, मीर का असर इनके कलाम पर देखा जाता है, इनका पहला दीवान १६२४ में 'असरस्तान' के नाम से प्रकाशित हो चुका है, इसके बाद 'बहारां' नाम से दूसरा संकलन आया जो बहुत प्रसिद्ध हुआ, आपका देहांत ६ जून १६६७ को लखनऊ में हुआ ।

मोहब्बत की मुरली

वह पैग़ामे अम्न-व-अमां देने वाला
रहे मआरेफत का निशां देने वाला
उसी ब्रज के मोहन का नग़मा सुनाओ
मोहब्बत की हर वक़्त मुरली बजाओ

वह नग़मा फिज़ाएं थी सरशार जिस से
छके दश्त व गुलज़ार व कुहसार जिस से
उसी सोते जादू को फिर से जगाओ
मोहब्बत की हर वक़्त मुरली बजाओ

वह नग़मा कि रूहों को जिस ने संवारा
जिन्हें गोपियां कह के सब ने पुकारा
वही रंग रलियां दोबारा सुनाओ
मोहब्बत की हर वक़्त मुरली बजाओ

हुई पाक जब रूह सब रिश्ते टूटे
मज़े लूटे अपनी सफ़ा-व-ज़िया के
यह माया का मण्डप जो है पहले ढाओ
मोहब्बत की हर वक़्त मुरली बजाओ

मआरेफत : दिव्य ज्ञान , कुहसार : पर्वत , सफ़ा व ज़िया : लाभ , सरशार : मस्त

लताफतों से किया अरज़े हिन्द को लबरेज़
कसाफतों को किया दूर अपने नग़मों से
फ़लक को याद हैं उस अहदे पाक की बातें
वो बांसुरी वो मोहब्बत की सांवली रातें
दिलों में रंगे-मोहब्बत को उस्तवार किया
स्वादे हिन्द को गीता से नग़मा बार किया
जो राज़ कोशिशे नुत्क़ व ज़बां से खुल न सका
वह राज़ अपनी निगाहों से आश्कार किया
उदासियों को नई ज़िन्दगी अता कर दी
हर एक ज़र्रे को दिल देके बे क़रार किया
जो मशरब उसका न इस तरह आम हो जाता
जहां से म्हव-मोहब्बत का नाम हो जाता

❖

अज़मते गुरू नानक

नहीं इस महशरे हस्ती की शोरिश, शोरिशे फ़ितरी
सुकूं-पैरा है हंगामा हुजूमे आदमीयत का
इसी हेजाने कसरत में कभी ऐसा भी होता है
निकल आता है परदे से कोई मुन्नाद वहदत का
अबद तक रहमतें नाज़िल हों ख़ाके पाक पर उसकी
जो आया लेके इनसां के लिए पैग़ाम रहमत का
दिया इस माद्दी दुनिया को उसने दरसे रूहानी
इशारों में मिलाया सिलसिला पस्ती से रिफअत का
हर एक मिल्लत के आसारे तक़द्दुस तुझ से पैदा हों
हक़ीक़त में फ़ना होकर मिटादें फर्क मिल्लत का
तेरे पैकर को आब व ख़ाक आतिश और हवा मांगे
अनासिर की रगों में रंग भर ऐसा मोहब्बत का
मुसलमां क़ब्र में दफ़नाएं हिन्दू आग में फूंकें
मगर तू एक नक़्शे जावेदां है रूहे अज़मत का

निशात खेज़ः खुशियों से भरी , मसहूरः जादू करना, लताफतः गुण, कसाफतः बुराई, मशरबः विचार , शोरिश : बेचैनी, हेजान : अशांति, अबद : अंतिम समय तक , तक़द्दुस : पाकीज़गी, अनासिर : अंश

सैय्यद आशिक़ हुसैन 'सीमाब' अकबराबादी

आपका पूरा नाम सैय्यद आशिक़ हुसेन था उपनाम 'सीमाब' रखते थे, जन्म ५ जून १८८० आगरा , बचपन में अरबी फ़ारसी की बुनियादी शिक्षा के बाद आपने अजमेर में स्कूल कॉलेज तक अंग्रेज़ी माध्यम में पढ़ाई पूरी की, पिता की मृत्यु व पारिवारिक ज़िम्मेदारियों के कारण शिक्षा अधूरी छूट गई, रोज़गार के लिए कानपुर गए, बीमारी के चलते आगरा लौटना पड़ा, विभाजन के समय पाकिस्तान 'कराची' प्रवास किया, और अंतिम समय तक कराची में ही रहे, शायरी 'सीमाब' को विरसे में मिली थी, पिता भी शायर थे, बचपन से ही किताबें पढ़ने शेर कहने में रूचि थी, दाग़ को अपना उस्ताद माना, सीमाब ने विभिन्न विषयों पर २८४ पुस्तकें लिखीं इनका महत्वपूर्ण कार्य आगरे से १६३० में पत्रिका 'शायर' का प्रकाशन था जो आज तक मुम्बई से प्रकाशित हो रही है, आपका देहांत ३१ जनवरी १६५१ को कराची में हुआ

श्री कृष्ण

हुआ तुलू सितारों की दिलकशी लेकर
सुरूर आंखों में नज़रों में ज़िंदगी लेकर
ख़ुदी के होश उड़ाने ब सद न्याज़ आया
नऐ प्यालों में सहबाए बे ख़ुदी लेकर
फ़िज़ाए दहर में गाता फिरा वह प्रीत के गीत
निशात खेज़, सुकूं रेज़ बांसुरी लेकर
जहाने क़ल्ब सरापा गुदाज़ बन ही गया
हर एक ज़र्रा मोहब्बत का साज़ बन ही गया
जमाले हुस्न के काफ़िर निखार से खेला
रियाज़े इश्क की रंगीं बहार से खेला
पयम्बरों की कभी रस्म की अदा उसने
ग्वाला बन के कभी सब्ज़ा ज़ार से खेला
बहा दिए कभी ठोकर से प्रेम के चश्मे
कभी जमन कभी गंगा की धार से खेला
हंसी हंसी में वह दुख दर्द झेलता ही रहा
करिशमा बाज़ ज़माने से खेलता ही रहा
किया ज़माने को मसहूर अपने नग़मों से
सिखाये इश्क़ के दस्तूर अपने नग़मों से
सदाक़त और मोहब्बत की उसने दी तालीम
अंधेरियों में भरा नूर अपने नग़मों से

नानक

कौम ने पैग़ामे गौतम की ज़रा परवा न की
क़दर पहचानी न अपने गोहर-ए-यकदाना की
आह! बद-क़िस्मत रहे आवाज़े हक़ से बे-ख़बर
ग़ाफ़िल अपने फल की शीरीनी से होता है शजर
आश्कार उसने किया जो ज़िन्दगी का राज़ था
हिन्द को लेकिन ख़्याली फलसफे पर नाज़ था
शम्मे-हक़ से जो मुनव्वर हो यह वह महफिल न थी
बारिशे-रहमत हुई लेकिन ज़मीं क़ाबिल न थी
ब्रहमन सरशार है अब तक मये-पंदार में
शम-ए-गौतम जल रही हे महफिले अग़ियार में
बुत-कदा फिर बाद मुददत के मगर रौशन हुआ
नूर-ए-इबराहीम से आज़र का घर रौशन हुआ
फिर उठी आख़िर सदा तौहीद की पंजाब से
हिन्द को एक मर्दे-कामिल ने जगाया ख़्वाब से

❖❖

गोहरे यकदाना : बहुमूल्य मोती , शजर : वृक्ष, गाफिल : बेखबर , आश्कार : उजागर ,
मये पंदार : गुरुर का नशा , आज़र : मूरती पूजने वाला , सरशार : डूबा हुआ , अग़ियार : ग़ैर

अल्लामा मोहम्मद 'इक़बाल'

आपका पूरा नाम मोहम्मद इक़बाल जन्म ९ नवंबर १८७७ सियालकोट, इक़बाल तख़ल्लुस किया, आरंभिक शिक्षा सियालकोट में फिर लाहोर चले गए, दर्शनशास्त्र में एम.ए. किया, इसके बाद लंदन चले गए जहां बैरिस्टरी की शिक्षा प्राप्त की, जर्मनी से डॉक्टर ऑफ फिलास्फी की डिग्री भी ली, लाहोर में वकालत की, कुछ समय तक कॉलेज में प्रोफेसर भी रहे, उर्दू के रिवायती शायरों की तरह आपने भी शायरी ग़ज़ल से ही शुरू की, उस्ताद 'दाग़' से इसलाह ली, इक़बाल गज़ल के सीमित दायरों में कैद होकर रहना नहीं चाहते थे, आप उर्दू के पहले दार्शनिक शायर कहलाए उर्दू शायरी को पश्चिमी विचारों से अवगत कराने का श्रेय इक़बाल को ही जाता है, इकबाल ने अपनी रचनाओं में एक विशेष प्रकार की अरबी फारसी अंग्रेज़ी भाषा व प्रतिकों का प्रयोग किया है, उर्दू शायरी में मीर व ग़ालिब के बाद इकबाल का स्थान सबसे अहम है, आपकी मशहूर पुस्तकें हैं 'बांगे दिरा' 'बाले जिब्राईल' 'ज़रबे कलीम' और 'अरमुग़ाने हिजाज़' आपका देहांत २१ अप्रेल १९३८ को लाहोर में हुआ ।

राम

लबरेज़ है शराबे हक़ीक़त से जाम-ए-हिन्द
सब फ़लसफ़ी हैं ख़ित्ता-ए-मग़रिब के राम-ए-हिन्द
ये हिन्दियों के फ़िक्रे फ़लक-रस का है असर
रिफ़अत में आस्मां से भी ऊंचा है बाम-ए-हिन्द
इस देस में हुए हैं हज़ारों मलक सिरिश्त
मशहूर जिनके दम से है दुनिया में नाम-ए-हिन्द
है राम के वजूद पे हिंदोस्तां को नाज़
अहले नज़र समझते हैं इसको इमाम-ए-हिन्द
एजाज़ इस चिराग़े हिदायत का है यही
रौशन तर अज़ सहर है ज़माने में शाम-ए-हिन्द
तलवार का धनी था शुजाअत में फर्द था
पाकीज़गी में जोशे मुहब्बत में फर्द था

❖

रिफअत : बुलंदी , फिकरे-फलक-रस : ऊंची सोच , मलक सिरिश्त : फरिशतों की शान वाले , एजाज़ : अनोखी विशेषता , सहर : सुबह , शुजाअत : बहादुरी , फर्द : अकेला

सैय्यद फ़ज़लुल हसन 'हसरत' मोहानी

जन्म १८७५ में मोहान ज़िला उन्नाव, देहांत १३ मई १९५१ लखनऊ
हसरत मोहानी का पूरा नाम सैय्यद फ़ज़लुल हसन था, 'हसरत' तखल्लुस रखते थे, आरंभिक शिक्षा घर पर ही हुई, इसके बाद अलीगढ़ से बी.ए. किया, उर्दू ग़ज़ल में हसरत का मकाम बहुत ऊंचा है, उन्होंने उर्दू गज़ल को निखारने सजाने संवारने में अहम रोल अदा किया, हसरत के कलाम में ना मायूसी है और ना अयेश व इश्रत की रंगीनियां हैं, बल्कि हर दो तरह के जज़बात का संगम है, उन्हों ने ग़ज़ल को सिर्फ हुस्न व इश्क़ के बयान तक ही सीमित नहीं रखा बल्कि जो भी विषय उन्हें प्रभावित करता उसे गज़ल के पैकर में ढालकर पेश करदेते ।

श्री कृष्ण

इरफाने इश्क़ नाम है मेरे मक़ाम का
हामिल हूं किसके नग़मए-नय के पयाम का
मथुरा से अहले दिल को वह आती है बू-ए-उन्स
दुनिया-ए-जां में शोर है जिस के दुवाम का
मख़लूक़ एक निगाहे करम की उम्मीदवार
मस्ताना कर रही है भजन राधे श्याम का
महबूब की तलाश हुई रहबरे मुहिब
बरसाने से जो क़स्द किया नन्द गाम का
बिंद्रा का बन भी रूकशे जन्नत बना कि था
पामाले नाज़ उन्हीं की बहारे-ख़राम का
लबरेज़ नूर है दिले हसरत ज़हे नसीब
एक हुस्न मुश्के-फ़ाम के शौके तमाम का

❖❖

हामिल : शरीक , नग़मए-नयः बांसेरी के सुर , बूए उन्स : मैत्री भाव , दवाम : स्थिर ,
रूकशे जन्नत : जन्नत की तरह, क़स्द : इरादा , मुश्के फ़ाम : सुगंधित,
मुहिब : मोहब्बत करने वाला, बहार ख़राम : इठलाती हुई बहार

ज़फर अली ख़ां

ज़फर अली ख़ां का जन्म १८६८ को कोट मार्ता ज़िला सियालकोट (पाकिस्तान) में हुआ, मृत्यु २७ नवम्बर १६४५ को गुजरानवाला में हुई, आप अपने समय के प्रसिदध समाचार पत्र 'ज़मीनदार' के सम्पादक रहे, आप अंग्रेज़ी साम्राज्यवाद के घोर विरोधी थे, आप क्रांतिकारी विचारों से प्रभावित थे, पत्रकारिकता के कारण उनकी अधिकतर रचनाओं में उस समय की सियासी हलचल की झलक स्पष्ट दिखाई देती है, उनकी शायरी में व्यंग्य और यथार्थ के उदाहरण जा-बजा मिलते हैं, आप की रचनाओं के संकलन हैं 'हिस्सियात' 'जंगे रूस और जापान' नाटक, 'सुनेहरा धुंगा' 'मेरी ऐनक' अग्रंज़ी कहानियों का अनूवाद आदि ।

गोकुल की बांसुरी

अगर कृष्ण की तालीम आम हो जाए
तो काम फित्ना-गरों का तमाम हो जाए
मिटाऐं ब्रहमन व शेख़ तफरके अपने
ज़माना दोनों के घर का ग़ुलाम हो जाए
बिदेसियों की बड़ाई की धज्जियां उड़ जाएं
जहां ये तेग़े-दो-दम बे-न्याम हो जाए
हो राम करने को दहली के सूरमा मौजूद
समंद लंदन अगर बद लगाम हो जाए
वतन की ख़ाक के ज़र्रों से चांद पैदा हों
बुलंद इस क़दर इसका मक़ाम हो जाए
सलीक़ा बादा कशी का अगर हो यारों को
शिकस्ते तौबा का भी एहतेमाम हो जाए
है इस तराने में गोकुल की बांसुरी की गूंज
ख़ुदा करे कि यह मक़बूल-ए-आम हो जाए

❖❖

तालीम : शिक्षा , तफरके : विवाद , फित्ना-गरों : झगड़ा करने वाले , समंद : घोड़ा, बादा कशी : शराब कशी , तेग़े दो दम : दो धारी तलवार

सिराज-उद्दीन ख़ां 'सायल' देहलवी

पूरा नाम सिराजउद्दीन अहमद ख़ान, जन्म २६ मार्च १८६४ दिल्ली, 'सायल' तखल्लुस, पिता का नाम शहाब उददीन अहमद खान 'साकिब'था, बचपन में ही पिता की मृत्यु हो गई, दादा ने आपकी परवरिश की, बचपन में अरबी फारसी की शिक्ष पाई, अदब और साहित्यिक पुस्तकें मिर्ज़ा अरशद अली गुरगानी से पढ़ीं, और इन्हीं को अपनी आरंभिक रचनाएं दिखाईं, आपने दाग़ देहलवी की बेटी से निकाह किया, और इसके बाद उन्हीं से इस्लाह लेने लगे, आम मुशायरों में तरन्नुम से पढ़ने का रिवाज इन्हीं से आरंभ हुआ, आपका देहांत १५ सितंबर १९४५, को हुआ ।

कृष्ण कथा

मकसूद है मदीहते इरफां नसीब ज़ात
जिस के ध्यान ज्ञान ने सब को किया है मात
जो मुन्तखब बज़ात था मम्लू-बसद सिफात
जिसका फना की शक्ल में मकतूम है सबात
जिसका नज़ारा दीद के हक़ में दक़ीक़ है
इरफाने बहर इसका निहायत अमीक़ है
जिस बहरे नेक नामी में उसने किया शिना
साहिल तक उसके कोई नहीं पहुंचा दूसरा
दुनियाए फ़क्र में रहा वो दीं का बादशा
आलम में दीन के किया दुनिया का वह भला
जिसकी नज़ीर दोनों जहां में मोहाल है
नैरंगियों में उसके अमल की कमाल है
गीता ग्वाह हुस्ने अमल उसकी देख लो
उसको मुलाहिज़ा करो उसको पढ़ो गुणो
आंखों से दिल की ग़ौर करो क़ौलो फ़ेल को
रहबर बना के उसके क़दम पर क़दम चलो
औसाफ गर बशर के हों दरकार इसमें हैं
फौक-उल-बशर जो चाहो तो अतवार इस में हैं

मदीहत : प्रशंसा , इरफ़ां : ज्ञान , मम्लू बसद : सैंकड़ों , फक़्र : ग़रीबी , सिफात : खुबियां , मकतूम : छुपा हुआ , दक़ीक़ : कठिन , अमीक़ : गहरा , इरफ़ाने बहर : दिव्य दरिया , शिना : स्नान

मोहम्मद 'मोहसिन' काकोरवी

मोहम्मद मोहसिन मौलवी हसन बख्श के बेटे थे, अवध के एक कस्बे काकोरी में १८२५ को जन्म हुआ और अप्रैल १९०५ को मेनपुरी में देहांत हुआ, पिता और दादा ने आप को पाला, आप हादी अली अश्क के शागिर्द थे, अमीर मीनाई से भी इस्लाह ली, आरंभ में आपने ग़ज़लें, कसीदे और मसनवियां लिखीं, इसके बाद सिर्फ नात गोई की नात के सिवा कुछ नहीं लिखा, इनका मशहूर कसीदा हैं 'सम्त काशी से चला जानिबे मथुरा बादल' दो नातिया मसनवियां 'चिरागे काबा' और 'शिफाअत व निजात' भी आपकी रचनाएं हैं ।

कृष्ण दर्शन

सम्ते काशी से चला जानिबे मथुरा बादल
अब्र के दोश पे लाई है सबा गंगा जल

घर में स्नान करें सरव कदाने गोकुल
जाके जमना पे नहाना भी है एक तूल अमल

ख़बर उड़ती हुई आई है महाबन में अभी
के चलेआते हैं तीरथ को हवा पर बादल

न खुला आठ पहर में कभी दोचार घड़ी
पंद्रह रोज़ हुए पानी को मंगल मंगल

देखिए होगा श्री कृष्ण का क्यों कर दर्शन
सीन-ए-तंग में दिल गोपियों का है बेकल

❖❖

सरव कदान : बुलंद कदवाले , तूल अमलः दीर्घ इच्छा , दोश : कांधा , अब्र : बादल , बेकल : बेचैन

गुरुनानक देवजी

हैं कहते नानक शाह जिन्हें वह पूरे हैं आगाह गुरू
वह कामिल रहबर जग में हैं यूं रौशन जैसे माह गुरू
मक़सूद मुराद उम्मीद सभी बर लाते हैं दिल ख्वाह गुरू
नित लुत्फ़ो-करम से करते हैं हम लोगों का निर्वाह गुरू
इस बख़शिश के इस अज़मत के हैं बाबा नानक शाह गुरू
सब सीस नवा अरदास करो और हर दम बोलो वाहे गुरू

दिन रात जिन्होंने यां दिल विच है यादे गुरू से काम लिया
सब मन के मक़सद भर पाए ख़ुश बख़्ती का हंगाम लिया
दुख-दर्द में अपने ध्यान लगा जिस वक़्त गुरू का नाम लिया
पल बीच गुरू ने आन उन्हें ख़ुशहाल किया और थाम लिया
इस बख़शिश के इस अज़मत के हैं बाबा नानक शाह गुरू
सब सीस नवा अरदास करो और हर दम बोलो वाहे गुरू

जो हरदम उनसे ध्यान लगा उम्मीद करम की धरते हैं
वो उनपर लुत्फ व इनायत से हर आन तवज्जो करते हैं
असबाब ख़ुशी और ख़ूबी के घर बीच उन्हीं के भरते हैं
आनंद इनायत करते हैं सब मन की चिंता हरते हैं
इस बख़शिश के इस अज़मत के हैं बाबा नानक शाह गुरू
सब सीस नवा अरदास करो और हर दम बोलो वाहे गुरू

जो लुत्फो इनायत इन में हैं कब वस्फ किसी से उनका हो
वो लुत्फो करम जो करते हैं हर चार तरफ हैं ज़ाहिर दो
अल्ताफ जिन्हों पर हैं उनके सौ खूबी हासिल है उन को
हर आन 'नज़ीर' अब यां तुम भी बाबा गुरू नानक शाह कहो
इस बख़शिश के इस अज़मत के हैं बाबा नानक शाह गुरू
सब सीस नवा अरदास करो और हर दम बोलो वाहे गुरू

❖❖

कामिल रहबर : सच्चा मार्ग दर्शक , अज़मत : श्रेष्ठता , वस्फ : ख़सलत,ख़ूबी

❖

यारो सुनो यह दधि के लुटैया का बालपन
ओ मधपुरी नगर के बसैया का बालपन
मोहन सुरूप नृत्य करैया का बालपन
बन बन के ग्वाल गवे चरैया का बालपन
ऐसा था बांसुरी के बजैया का बालपन
क्या क्या कहूं मैं कृष्ण कन्हैया का बालपन

एक रोज़ मुंह में कान्हा ने माखन छुपा दिया
पूछा जसोदा ने तो वहां मुंह बना दिया
मुंह खोल तीन लोक का आलम दिखा दिया
इक आन में दिखा दिया और फिर भुला दिया
ऐसा था बांसुरी के बजैया का बालपन
क्या क्या कहूं मैं कृष्ण कन्हैया का बालपन

यूं बालपन तो होता है हर तिफ़ल का भला
पर उनके बालपन में कुछ और ही भेद था
उस भेद की भला जी किसी को खबर है क्या
क्या जाने अपने खेलने आए थे क्या कला
ऐसा था बांसुरी के बजैया का बालपन
क्या क्या कहूं मैं कृष्ण कन्हैया का बालपन

सब मिलके यारो कृष्ण मुरारी की बोलो जय
गोबिंद छैल कुंज बिहारी की बोलो जय
दधि चोर गोपी नाथ बिहारी की बोलो जय
तुम भी 'नज़ीर' कृष्ण मुरारी की बोलो जय
ऐसा था बांसुरी के बजैया का बालपन
क्या क्या कहूं मैं कृष्ण कन्हैया का बालपन

❖

तिफ़्ल : बच्चा , आलम : दुनिया

वली मोहम्मद 'नज़ीर' अकबराबादी

पूरा नाम वली मोहम्मद, जन्म १७४० दिल्ली , उपनाम 'नज़ीर' बचपन में ही पिता का साया सिर से उठ गाया था, नज़ीर का समय राजनीतिक उथल पुथल का था, मुगल साम्राज्य के पतन के साथ साथ सामाजिक ताना बाना भी बिखर गया था, इन परिस्थितियों में नज़ीर दिल्ली को छोड़ आगरा आगए, नज़ीर एक रौशन ख़्याल और आज़ाद तबियत के मालिक थे, हिन्दुस्तानी तहज़ीब के पैरोकार थे, आपने रोमांच और आनंद से भरपूर जीवन जिया, खेल तमाशे कबूतर बाज़ी, पतंग बाज़ी, कुश्ती तैराकी जैसे खेलों का खूब आनंद उठाते, अमीर ख़ुसरू और कबीर ने जिस रिवायत को ढाला था, नज़ीर उसी रिवायत के खेवैय्या थे, जिसकी जड़ें भक्ति और तसव्वुफ से जा मिलती हैं, नज़ीर की रचनाओं का बड़ा भाग कृष्ण, महादेव, भैरौजी आदि पर लिखी रचनाओं पर आधारित हैं, नज़ीर के यहां भाषा व बयान की सादगी देखते ही बनती है, आपका निधन १६ अगस्त १८३० को आगरा में हुआ ।

जब मुरलीधर ने मुरली को अपनी अधर धरी
क्या प्रेम मीत भरी उसमें धुन भरी
लय इस में राधे-राधे की हरदम भरी खरी
लहराई धुन जो उसकी इधर से उधर ज़री
सब सुनने वाले कह उठे जय जय हरी हरी
ऐसी बजाई कृष्ण कन्हैया ने बांसुरी

ग्वालों में नन्दलाल बजाते वह जिस घड़ी
ग्वयें धुन उसकी सुनने को रह जायें सब खड़ी
गलियों में जब बजाते तो वह उसकी धुन बड़ी
ले ले के अपनी लहर जहां कान में पड़ी
सब सुनने वाले कह उठे जय जय हरी हरी
ऐसी बजाई कृष्ण कन्हैया ने बांसुरी

मोहन की बांसुरी के मैं क्या क्या कहूं जतन
ले उसकी मन की मोहिनी, धुन उसकी चित हिरन
उस बांसुरी का आन के जिस जा हुआ बचन
क्या जल, पवन, नज़ीर, पखेरु वह क्या हिरन
सब सुनने वाले कह उठे जय जय हरी हरी
ऐसी बजाई कृष्ण कन्हैया ने बांसुरी

है राम के वजूद पे हिन्दोस्तां को नाज़
अहले नज़र समझते हैं इस को इमामे हिन्द

('इक़बाल')

मुस्लिम शायरों द्वारा हिन्दु देवी-देवताओं पर लिखी रचनाएं

जितेन्द्र 'परवाज़'

जनाब परवाज़ पुत्र जनाब श्री जगदीश राज़ वर्मा २५ फरवरी १६७५ को शाहपुर कनडी-तहसील पठानकोट, पंजाब में पैदा हुए, आप बुनियादी तौर पर उर्दू के ग़ज़लगो शायर हैं, अनेकों रिसालों और पत्रिकाओं में आप का कलाम प्रकाशित होता रहता है, रेडियो टीवी के मुशायरों में शामिल होते रहते हैं, अखिल भारतीय मुशायरें में भी अपना कलाम पेश करते रहते हैं, एस.डी.एम. पठान कोट ने आप को सरस्वती आशीर्वाद सम्मान प्रदान किया, अनेकों संस्थाओं और साहित्य मंडलों ने आप को सम्मानपत्र व पुरस्कार दिये।

कल ख़्वाब में मुझको भी सरकार नज़र आए ।
तैबा की हसीं गलियां, बाज़ार नज़र आए ।।
आंखों में चमक उभरी, चेहरे पे ख़ुशी आई ।
जब दूर से रौज़े के मीनार नज़र आए ।।
फिर दिल ने सुकूं पाया, मस्ती में वो झूम उट्ठा ।
आक़ा की जो बस्ती के आसार नज़र आए ।।
उस शाहे-मदीना का जलवा ही कुछ ऐसा है ।
काफ़िर भी मुहम्मद का बीमार नजऱ आए ।।
दरबारे-नबी के तो परवाज़ मुझे आगे ।
दुनिया के सभी मंज़र बेकार नज़र आए ।।

❖

मदीने का करने नज़ारा मुहम्मद ।
बुलालो हमें भी ख़ुदारा मुहम्मद ।।
उठें लाख तूफ़ां उन्हें डर नहीं है ।
है जिन कश्तियों का सहारा मुहम्मद ।।
फ़क़त मेरे दिल में समाया तू ही है ।
मुझे तो है सब से प्यारा मुहम्मद ।।
तेरे दर से उठकर कहां जाऊंगा मैं ।
तेरे बिन नहीं है गुज़ारा मुहम्मद ।।

❖❖

मंज़रः दृश्य , गुज़ाराः जीवन जीने का सहारा, शाहे मदीना : पैगंबर मुहम्मद , ख़ुदारा : ख़ुदा के वास्ते

अंजना संधीर

एक सितंबर १९६० को रुड़की में पैदा हुईं, आप श्री राम प्रसाद संधीर की बेटी हैं, जो खुद भी एक शायर थे, अंजनाजी की मातृभाषा पंजाबी है, पर उर्दू से आपको विशेष लगाव है, आप हिन्दी में भी कविताएं लिखती रहीं, शिक्षा एम.ए.पी.एच.डी अहमदाबाद टी.वी के एडवाईज़री बोर्ड की मेंमबर और टीवी प्रोडयूसर हैं, पत्रकारिता में भी आप का एक विशेष स्थान है, एक हिन्दी दैनिक की समपादिका हैं, और साथ ही गुजराती अख़बार में कॉलम भी लिखती हैं, 'मौजे सहर' के नाम से आपका एक संकलन १९९० में आचुका है, आप अहमदाबाद के एक कॉलेज में अध्यापन कार्य से जुड़ी हैं।

मैं भी आंखों से कभी गुंबदे ख़िज़रा देखूं ।
आरज़ू है शहे बतहा का मैं रौज़ा देखूं ।।

पहले मक्के में रहूं फिर मैं मदीने जाऊं ।
काबे को देख कर मैं काबे का काबा देखूं ।।

मुझ को भी अपनी ग़ुलामी का शरफ़ दो आक़ा ।
ख़ाकसारो में मेरा नाम भी लिक्खा देखूं ।।

सर-ब-सजदा जहां रहते हैं फ़रिशते हर दम ।
मैं भी सरकारे दो आलम का वह रौज़ा देखूं ।।

मुझ पे भी शाहे दो अलम की नज़र हो जाए ।
औज पर अपने मुक़ददर का सितारा देखूं ।।

❖❖

गुंबदे ख़िज़रा : हरा गुंबद पैग़म्बर मोहम्मद का रौज़ा , ख़ाकसार : सामान्य व्यक्ति , औज : बुलंदी , सरकारे दो आलम : पैगंबर मुहम्मद

चन्द्र प्रकाश पारेख 'चन्द्र' जयपुरी

चन्द्र प्रकाशजी का जन्म जून १९५७ को हुआ, शिक्षा जयपुर में हुई, राजस्थान राज्य सरकार में नौकरी करली, आप उर्दू हिन्दी और ब्रज भाषा में शायरी करते हैं, राष्ट्रीय स्तर पर साहित्यिक सेमीनारों कार्यक्रमों में सक्रीय सहभागी आरंभ से ही था 'नात' इन का प्रिय विषय रहा, बड़े अक़ीदत और श्रद्धा से नातिया कलाम पेश करते हैं, ज़बान शुद्ध साफ है रेडियो दूरदर्शन पर लगातार प्रस्तुति के कारण एक चर्चित नाम आपकी रचनाओं का संकलन प्रकाशित हो चुका है ।

आप के जिस्म का पड़ता नहीं साया लिखिए ।
आप जैसा तो नबी कोई न आया लिखिए ।।

जिन को अल्लाह ने महबूब कहा हो अपना ।
उनकी तौसीफ में लिखिए भी तो क्या क्या लिखिए ।।

सारे आलम के लिए आए वह रहमत बनकर ।
उनके सदक़े में हुई खल्क़ यह दुनिया लिखिए ।।

दिल को मालूम है अल्लाह ने भेजा है सलाम ।
दिल ब ज़िद है के मोहम्मद का सरापा लिखिए ।।

आप की जो है रज़ा वो ही रज़ा है रब की ।
आप ख़ल्लाक़े दो आलम का हैं मंशा लिखिए ।।

मेरे आक़ा की अजब शान यह देखी 'चंदर' ।
आप को अर्श पे खालिक़ ने बुलाया लिखिए ।।

तौसीफ : प्रशंसा , सदक़े : कुरबान , खल्लाक़ : रचनाकार , ख़ालिक : ईश्वर

प्रकाश नाथ 'परवेज़'

पुत्र लाला रामजीदास पथरिया, क़स्बा रामदास ज़िला अमृतसर में जन्म हुआ, १६५३ में पंजाब यूनीवरसीटी से अदीब फ़ाज़िल और १६६० में एम.ए. उर्दू की परीक्षा में फ़र्स्ट डिविज़न से पास हुए, आपने फ़ारसी भी पढ़ी, आप के बड़े भाई पुरुषोत्तम लाल 'ज़िया' फ़ारसी के प्राध्यापक थे, परवेज़ ने पहला शेर १४ साल की उम्र में कहा, आपने अब्र अहसनी गन्नौरी से इसलाह ली, आपके शेरी मजमूए 'शफ़क़ज़ार' 'जादए मंज़िल' छप चुके है ।

ख़याल-अफ़रोज़ है नामे मुहम्मद ।
बहुत अफ़ज़ल है पैग़ामे-मुहम्मद ।।

रहेगा ता अबद सरशारे बेख़ुद ।
मिला जिस रिंद को जामे-मुहम्मद ।।

दिलोजां क्यों न हों मरहूने-मिन्नत ।
सुना जिस दिल ने पैग़ामें मुहम्मद ।।

फ़राज़े ज़िंदगी का है ये ज़ीना
जिसे कहते हैं इल्हामे मुहम्मद

मुहम्मद रूहे अनवारे दो-आलम ।
मुहम्मद हस्त, सरदारे दो-आलम ।।

❖❖

अफ़रोज़ः चमकाने वाला , सरशारः नशे में मस्त , रिंद : शराबी , मरहूने मिन्नतः एहसान माननेवाला , इल्हाम : आकाशवाणी , रूहे अनवारे दो आलम : धरती व आकाश के प्रकाश की आत्मा , हस्त : फ़ारसी शब्द ' हैं '

चंद्रभान 'ख़याल'

चंद्रभान ख़याल पुत्र कुंजी लाल भगोरिया का जन्म १३ अप्रेल १६४६ को हुआ, विशेष लहजे और अलग सोच के शायर ख़याल साहब का संबंध मध्यप्रदेश के उसी क्षेत्र से हैं जहां बुंदेलखंडी बोली जाती है , इस इलाके से आप दिल्ली आए, रेडियो और फिल्मी गानों ने आप को उर्दू भाषा की ओर आकर्षित किया, आपने हिन्दी उर्दू टीचर नामी पुस्तक से उर्दू ज़बान सीखी, आप दिल्ली आए और पंडित राम कृष्ण मुज़्तर की रहनुमाई में अपने अदबी सफर का आग़ाज़ किया, यहां आपके हुनर में ग़ज़ब का निखार आया, सामान्य सी एक नौकरी करते करते आप अखबार 'कौमी आवाज़' के चीफ रिपोर्टर बने और तरक्कीए उर्दू बोर्ड के नायब सदर भी नामज़द हुए, आप का एक बड़ा शेरी कारनामा 'लौलाक' है जिस में आपने हज़रत मोहम्मद के व्यक्तिक गुणों को नज़्म के रूप में पेश किया है ।

यह शान मदीने की ये अनवारे मोहम्मद ।
फ़िरदौस का आईना है गुलज़ारे मोहम्मद ।।
मक़बूल वह बंदा है जो बंदा है खुदा का ।
अल्लाह का दरबार है दरबारे मोहम्मद ।।
क़ुरबान रहे हक़ में हुए आले पयम्बर ।
साबित है कि बे मिस्ल है ईसारे मोहम्मद ।।
महरूम न होगा कभी वह लुत्फे ख़ुदा से ।
हों दीदा व दिल जिस के परिस्तारे मोहम्मद ।।
दिल जोशे अक़ीदत से 'ख़्याल' आज है मामूर ।
बेताब हैं नज़रें पये दीदारे मोहम्मद ।।

❖❖

फिरदौस : जन्नत , आले पयम्बर : पैग़म्बर मोहम्मद का परिवार , महरूम : वंचित , दीदा : आंख , मामूर : आबाद , अक़ीदत : श्रद्धा , परिस्तार : चाहने वाला प्रेमी

रमेश प्रसाद गर्ग 'आतिश' बनारसी

बनारस में २३ जुलाई १६४३ को जन्म हुआ, पेशे से डाक्टर हैं, आपके पिता मुन्नीलाल 'गर्ग' कई भाषाओं के जानकार थे, उर्दू से मुहब्बत विरासत में मिली सुलैमान आसिफ़ इनकी शायरी के उस्ताद थे, जनाबे 'आतिश' ने बहुत सारी नज़्में कही हैं, कवितायें व लेख अख़बारों व मैगज़ीन में छपे हैं, आपने बहुत सी नाते कहीं हैं, आपकी ग़ज़लों का संकलन 'दाग दाग' १६८१ में प्रकाशित हुआ, आपकी पहली पुस्तक 'विद्यार्थी का प्रेम' और 'सौतेली मां' १६५८ में प्रकाशित हुई ।

मदीने की ज़मीं क्या दिलनशीं मालूम होती है
हर एक शै इसकी दुनिया से हसीं मालूम होती है

जहां आराम फ़रमा हैं हमारे सरवरे आलम
हक़ीक़त में हमें जन्नत वहीं मालूम होती है

फ़रिशते सर झुकाते हैं अदब से इस जगह आकर
यहां की ख़ाक रहमत आफ़रीं मालूम होती है

मज़ारे सरवरे कौनेन की अज़मत का क्या कहना
जबीने अरशे आज़म ख़म यही मालूम होती है

शरफ़ हासिल हो 'आतिश' को गुलामी का शहे बतहा
शहेनशाही से भी ये दिलनशीं मालूम होती है

❖❖

दिलनशीं : सुन्दर , शै : चीज़ , रहमत आफरीं : दयावान , जबीन : माथा , ख़म : झुका हुआ

विद्यासागर 'आनन्द'

विद्यासागर १ सितम्बर १६३६ को पंजाब के एक कस्बा शाहपुर में पैदा हुए, उनका देहान्त २७ सितम्बर २०१३ को लन्दन में हुआ, आप जाने माने कवि लेखक व चिन्तक थे, आप मिली जुली संस्कृति के समर्थक थे, आपके पिता शिव दयाल भी उर्दू के एक प्रसिद्ध कवि और अपने समय के उर्दू व फ़ारसी के एक अच्छे शिक्षक थे, डॉ. आनन्द उर्दू पर जान देने वाले सेक्युलर विचारधारा के मालिक थे ।

आसमानों से भी जो बार उठाया न गया
और मलाएक से भी जो राज़ संभाला न गया

तब ख़ुदावन्द ने क़ुरआन तुम्हें सौंप दिया
तुम को पैग़ामबरी के लिए मामूर किया

आप पहुंचाएं ये फ़रमाने इलाही घर घर
उसकी ख़िलकत न फिरे यूं ही भटकती दर दर

जलवा तौहीद का इन्सां को दिखाया तुम ने
उससे मिलने का सही रस्ता बताया तुम ने

❖❖

मलाएक : फरिश्ते, मामूर : काम पर लगाना , फ़रमान : हुक्म , खिलकत : सृष्टि , तौहीद : एक ईश्वर

गुर बख्श सिंह 'मख़मूर' जालन्धरी

जनाब मख़मूर साहब जनाब सरदार सेवा सिंह के पुत्र हैं, आपका जन्म ३ जुलाई १६३६ को बारामुल्ला कशमीर में हुआ, आपने समाजशास्त्र में एम.ए. किया, आप सरकारी विभाग में स्वास्थ्य अधिकारी थे, आपने पत्रकारिता भी की और उपन्यास भी लिखे, आपकी रचनाएं प्रायः अख़बारों में प्रकाशित होती रहीं आपने कुछ उपनयास अनुवाद किए, शायरी में आपने दिल शाहजहांपुरी और सीमाब अकबराबादी से फैज़ हासिल किया, आपकी नज़्मों का संकलन 'जल्वागाह' प्रकाशित हो चुका हैं ।

फैला उफ़ुक़ पे नूर रिसालत मआब का ।
हैबत से मुंह उतरने लगा आफताब का ।।
सय्याहे-अर्श , सायरे कौनो मकां है तू ।
रूहु-अल-अर्मी है नाम तेरे हम-रकाब का ।।
वहदत का इक मुगन्नी-ए-आतिश नवा है तू ।
हर नग़्मा जां गुदाज़ है तेरे रबाब का ।।
तारों में रोशनी है तो फूलों में ताज़गी ।
यह वक़्त है ज़हूरे रिसालत मआब का ।।
ज़ुल्मत कदों में हैं सहरेनौ की ताबिशें ।
यह फ़ैज़ है विलादते हत्तमी मआब का ।।
'मख़मूर' कैफे नूरे रिसालत से मस्त हूं ।
सब जानते हैं मैं नहीं ख़ूगर शराब का ।।

❖❖

उफ़ुक़ : क्षितिज , नूरे रिसालत : पैग़म्बर मोहम्मद का नूर , हैबत : डर-घबराहट , सय्याह : यात्री, कौन व मकां : संसार , हम रकाब : हम सफ़र , ख़ूगर : लत, जां गुदाज़ : असर करने वाला, रबाबः सारंगी , मुगन्नी-ए-आतिश नवा : जोशीला गायक

बृज अभिलाषी ग़ाज़ियाबादी

जनाब बृज अभिलाषी पुत्र श्री नारायण शर्मा का जन्म ४ नवम्बर १९५६ को ग़ाज़ियाबाद में हुआ, आप एम.एस.सी. मैथमेटिक्स हैं, शुरू के दौर में जनाब गुरसरनलाल 'अदीब' लखनवी से शायरी सीखी, आमतौर पर ग़ज़ल के शायर हैं, चौपाइयां भी कहते हैं, आप का कलाम और तक़रीरें ऑल इंडिया रेडियो दिल्ली से प्रसारित होती रहती हैं, आप साहित्यिक गातिविधियों में सक्रीय रहते हैं ।

तेरे जैसा कोई न देखा, सुना है ।
तू खै़रुल बशर , ख़ातिमुल अंबिया है ।।

मदीने की जानिब क़दम उठ रहे हैं ।
मुहम्मद-मुहम्मद की लब पर सदा है ।।

यक़ीं है मुझे मिल ही जाएगी मंज़िल ।
मेरा मुस्तफ़ा मोतबर रहनुमा है ।।

दुहाई , दुहाई , दुहाई , मुहम्मद ।
ज़माने को ये आज क्या हो गया है ।।

मदीने की बस्ती में तेरा बसेरा ।
कोई हो सवाली तेरा दर खुला है ।।

❖❖

ख़ैरूल बशरः महापुरुष , ख़ातिमुल अंबियाः अंतिम नबी ,
सदाः आवाज़ मोतबरः विशवसनीय , रहनुमाः मार्ग दर्शक

छोटे लाल गुप्ता 'मंज़र' बदायूनी

छोटेलाल गुप्ता पुत्र गंगा राम गुप्ता का बदायुं में १० अगस्त १६३६ को जन्म हुआ, बी.ए. पास करने के बाद शिक्षण विभाग में नौकरी की, १६४४ से शेर कह रहे हैं मोहम्मद अली खां अशरफी को अपना उस्ताद माना, साथ ही सेवती प्रसाद गुप्ता सहबाई बदायूनी और रोनक अली रौनक खान रौनक बदायूनी से भी इस्लाह लेते रहे।

मैं सारे जहां के अलम चाहता हूं ।
मोहम्मद का लेकिन करम चाहता हूं ।।

❖

झुकता है जहां वक़्त की तलवार के आगे ।
और वक़्त झुका है मेरी सरकार के आगे ।।
आक़ा ये करम होके बजुज़ रब्बे दो आलम ।
ये हाथ ना फैले कभी संसार के आगे ।।
इस दर की गुलामी का शरफ़ जिसको मिला है ।
वह पाए गए वक़्त की रफ़तार के आगे ।।
कुछ अरज़े तमन्ना की ज़रूरत नहीं 'मंज़र' ।
रौशन है सभी कुछ मेरी सरकार के आगे ।।

❖❖

बजुज़ : इसके सिवा , शरफ़ : सम्मान , अरज़े तमन्ना : दिली इच्छा

सोहनलाल सोहन 'राही'

श्री सोहन लाल का जन्म २१ जून १६३५ को कोलसाड़ा गांव जिला जालंधर में हुआ था, साहित्य में आप सोहन राही के नाम से प्रसिद्ध हैं, आरंभिक शिक्षा फगवाड़ा ज़िला कपुरथला में हुई, १६५० से आपने 'रचना कर्म' आरंभ किया, अब तक आपकी शायरी के आठ संकलन आ चुके हैं, विभिन्न संस्थानों से आप के साहित्यिक योगदान पर पुरस्कार भी दिए गए हैं।

रक्सां है किरन नूर की दामाने-सहर में ।
सदक़ा 'तेरी' रहमत का दरख्शां है नज़र में ।।
यह हुस्न का जल्वा कि करिशमा है गुलों का ।
हर गुल में महक तेरी है हरियाली शजर में ।।
रौशन है तेरे नूर से हर वुसअते आलम ।
है शमा-फरोज़ां 'तेरी' दिल और जिगर में ।।
ज़र्रों को अता तूने किऐ नूर के गहने ।
इकराम की बारिश रहे नाचीज़ के घर में ।।
होंठों पे मेरे सल्ले-अला नाम मोहम्मद ।
'यसरब' की मुहब्बत का है सौदा मेरे सर में ।।
हर मंज़िले दुशवार पे 'राही' की मदद की ।
साबित रहे अक़दाम वह जीवन की डगर में ।।

❖❖

रक़्सां : नाचना , दरखशां : चमकना , शमअए फरोज़ां : रौशन चिराग़ , अकदाम : क़दम , यसरब : मदीने का प्राचीन नाम , इकराम : करम-दया , शजर : पेड़

सतनाम सिंह 'खुमार'

सतनाम सिंह खुमार पुत्र सरदार सरजन सिंह जून १६३५ में चक सरजन सिंह जिहा साहिवाल में पैदा हुए, छोटी उम्र में ही पिता का देहांत होगया, १२ वर्ष की आयु मे ही विभाजन की त्रास्दी का शिकार हेना पड़ा, फाज़िलका पंजाब में आकर बसे, यहां पर खालसा कॉलेज से बी.ए. किया और पंजाब युनिवर्सिटी से पी.एच.डी. की, आधुनिक फारसी में डिप्लोमा किया, और NCERT में अफसर होगए, इसके बाद देश कॉलेज में मनोविज्ञान भी पढ़ाया और वहीं से रिटाएर हुए, आपकी मृत्यु एक सड़क हादसे में हुई , हुसेनी दुनिया और रसाई अदब में आपका रुतबा बहुत ऊंचा है ।

हिजाब दिल में नहीं चेहरे पर नक़ाब नहीं ।
शऊर-ए-इश्क़े मोहम्मद तेरा जवाब नहीं ।।
तेरा ग़ुलाम हूं ऐ नफसे मुतमइन कब से ।
मेरे प्याले में बहकी हुई शराब नहीं ।।
मैं पुर-ख़ता हूं गुनहगार हूं बहुत लेकिन ।
मेझे यक़ीन है मिट्टी मेरी ख़राब नहीं ।।
सख़ी तो और भी हैं आपकी हुकूमत में ।
मगर हुज़ूर की बख़शिश का कुछ जवाब नहीं ।।
फ़ज़ीलतों का अमामा पहन के तू आया ।
कमालो फ़ज़्ल में तेरा कोई जवाब नहीं ।।
तसव्वुरात के मर्कज़ मेरे वजूद के दिल ।
तू एक नूरे हक़ीक़त है लुत्फ़े ख़्वाब नहीं ।।
वह नंगे पावं है क्यों कर चलेगा कांटों पर ।
नबी का इश्क़ अगर उसका हम-रकाब नहीं ।।
'खुमार' दूर से उनका करूंगा नज़्ज़ारा ।
उन्हें क़रीब से देखूं नज़र में ताब नहीं ।।

❖❖

अमामा : पगड़ी , हम-रकाब : सहयात्री, फज़ीलत : भलाई उपकार, ताब : हौसला , तसव्वरातः कल्पना

महेन्द्र प्रताप 'चांद'

श्री महेन्द्र प्रतापजी चांद का जन्म १ अगस्त १९३५ को करोड़ीलाल अयसन ज़िला मुज़फ़्फ़रगढ़ में हुआ, बंटवारे के बाद आप कुरुक्षेत्र हरियाना में 'बस' गए, अदीब फ़ाज़िल एम.ए. और लाऐबरेरी साइंस की डिग्री पास की और कुरुक्षेत्र युनिवरसिटी में डिप्टी लायब्रेरियन होगए, विद्यार्थी जीवन से ही शायरी का शौक रहा, आपने हज़रत कैस जालंधरी से फ़ैज़ प्राप्त किया, आपका संकलन 'हरफ़े राज़' १९७४ में प्रकाशित हुआ, मासिक 'महाफ़िज़' के संचालक और 'होशियार' पत्रिका में संपादक रह चुके हैं।

दिल नशीं है पयाम अहमद का ।
हिरज़े जां है कलाम अहमद का ।।
मेहर , उल्फ़त , वफ़ा , मुरव्वत रहम ।
खंजरे बे-नियाम अहमद का ।।
हक में आ-दा के भी दुआएं दीं ।
ख़ास है लुत्फ़े आम अहमद का ।।
अर्श है उनके दरपे सर-ब-सजूद ।
देखिए तो मक़ाम अहमद का ।।
क्यों न उसका ग़ुलाम हो हर शाह ।
हो गया जो ग़ुलाम अहमद का ।।
मेरे दिल में है , मेरे लब पर भी ।
याद अहमद की , नाम अहमद का ।।
चश्मा आबे-हयात का है यह ।
या है ऐ 'चांद' जाम अहमद का ।।

अहमद : पैगंबर मोहम्मद का एक नाम , हिरज़े जां : प्रिय , महर : प्रेम , सर-ब-सजूद : सजदे में , चशमा : झरना , आबे हयात : अमृत , आ-दा : दुशमन , लुत्फ़े आम : सब के लिए आनंद

कुमार पाशी

शंकर दत्त कुमार ३ जुलाई १९३५ को रियासत बहावलपुर में पैदा हुए, बंटवारे के बाद पहले जयपुर पहुंचे, फिर दिल्ली में रहने लगे, दिल्ली में ही 'पाशी' की शिक्षा हुई, अदबी सरगरमियों की शुरुआत भी यहीं की, वे किसी के शागिर्द नहीं रहे, नई और अलग तरह की नज़्में लिखीं, दिल्ली में अपनी पहचान बनाई, गद्य में भी अपना दबदबा बनाया, 'पहले आसमान का ज़वाल' और 'जुमलों की बुनियाद' रचनाएं हैं, पुराने मौसमों की आवाज़', 'ख़्वाब तमाशा' 'विलास यात्रा', 'इंतेज़ार की रात' रूबरू, ज़वाल-शब, एक मौसम मेरे दिल के अन्दर, इक मौसम मेरे बाहर शेरी संकलन हैं, १७ सितम्बर १९९२ को ५७ वर्ष की आयु में स्वर्गवास हुआ ।

सहल है रास्ता मुहम्मद का ।
जल रहा है दिया मुहम्मद का ।।
बे-यक़ीनी के इन अंधेरों में ।
सब को है आसरा मुहम्मद का ।।
शब की तारीक रात में अब भी ।
नूर है जा-बजा मुहम्मद का ।।
नार-ए-हक़ की गूंज है हर सू ।
दौर फिर आगया मुहम्मद का ।।
जिस तरफ़ से भी हो चले आओ ।
है हर इक रास्ता मुहम्मद का ।।
परचमे-सब्ज़ खुल गए हर सू ।
चल पड़ा क़ाफ़िला मुहम्मद का ।।
कुफ़्र की रात ढल गई 'पाशी' ।
देख फिर दिन हुआ मुहम्मद का ।।

❖❖

सहल : आसान , बे-यक़ीनी : भरोसा न होना , नार-ए-हक़ हर सू : सच्चाई का नारा हर तरफ गूंज रहा है दौर : युग-ज़माना , परचमे सब्ज़: हरा झंडा , हर सू : हर ओर

सरदार करनैल सिंह 'पंछी'

सरदार करनैल सिंह पुत्र श्री सरदार फौजा सिंह 'बिजला' (पंजाबी भाषा के सुप्रसिद्ध कवि और स्वतंत्रता सेनानी) का जन्म १४ अक्तूबर १६३४ को ठठा बहादुरशाह गांव ज़िला शेख़ुपुरा (पाकिस्तान) में हुआ, मैट्रिक के बाद आपने पंजाबी, संस्कृत और हिंदी में डिग्रियां हासिल कीं, उर्दू में अदीब कामिल का इम्तेहान पास किया, फ़ारसी ज़बान व अदब का अध्ययन किया, क़सीदा, नज़्म व ग़ज़ल के मैदान में अपनी पहचान बनाई, अनेको पुस्तकों के अनुवाद किये, कई फिल्में तैयार कीं, कई फिल्मों के गीत लिखे, पत्रकारिता के मैदान में अपने कर्तव्य निभा रहे है, सांवरे सूरज, सूरज की शाखें, दर्द का तरजुमा, टुकड़े टुकड़े आईना, अधूरे बुत, क़दम क़दम पर तनहाई, और शिवरंजनी, आपकी शायरी के संकलन प्रकाशित हो चुके हैं।

अगर देखी जहां में, तो नबूव्वत आप की देखी।
करम देखा, अमल देखा, मिसाली ज़िंदगी देखी ।।

न उस ने ग़म ही देखा है, न उसने तीरगी देखी ।
कलामे-पाक की जिसने ज़रा भी रौशनी देखी ।।

यहां से मांगने वाला, कभी ख़ाली नहीं लौटा ।
अगर देखी तो बन्दे की अक़ीदत में कमी देखी ।।

न हो मायूस 'पंछी' इक ज़ियारत यूं भी होती है ।
उसी को देखले, जिसने मदीने की गली देखी ।।

❖❖

करम : कृपा , मिसाली : उदाहरणीय , तीरगी : अंधेरा , कलामे पाक : क़ुरआन शरीफ़ , बन्दे : दास, पुजारी , अक़ीदत : आस्था , ज़ियारत : दर्शन

हो गए सरशार जिससे तिश्नगाने ज़िंदगी ।।
कजकुलाहों की तमन्ना है बने तेरे गुलाम ।
तेरी चौखट की गुलामी में है शाने ज़िंदगी ।।
दाफ़-ए-ज़ुलमत मदद अए शाफ़ए महशर मदद ।
अर्ज़ है अंदाज़े नौ से दास्ताने ज़िंदगी ।।
ऐ मकीने गुंबदे ख़िज़रा मदद फ़रमाइए ।
है अभी दरपेश मुझको इम्तेहाने ज़िंदगी ।।

❖

साहबे दिल हैं सनाख्वाने रसूले-अरबी ।
दिल ही क्या जो न हो क़ुर्बाने रसूले-अरबी ।।
रहबरे अक़्ल है फ़रमाने रसूले-अरबी ।
हादी-ए-क़ल्ब है ईमाने रसूले-अरबी ।।
अर्श पर धूम है महबूबे ख़ुदा आते हैं ।
शबे-मेराज है क्या शाने रसूले-अरबी ।।
पी लें थोड़ी सी अगर फिर ग़में दुनिया कैसा ।
मए इरफाने खमिस्ताने रसूले-अरबी ।।
हश्र में हम से गुनहगारों की क़िस्मत देखो ।
सर पे है सायाए दामाने रसूले-अरबी ।।
कीजिए मुझ पे करम गुम्बदे ख़िज़रा के मकीं ।
एक आसी जो है कुरबाने रसूले-अरबी ।।

❖❖

यज़दां : ख़ुदा , मख़दूम : आदरणीय , विरदे ज़बां : जपना , लोलाक : हदीस की तरफ इशारा , कज कुलाहों : बादशाहों , दाफे ज़ुलमत : अंधकार मिटाने वाला ,शाफए महशर : कयामत के दिन सिफारिश करने वाले , तिशनेगां : प्यासा , तख़लीक : रचना , सना ख्वान : प्रशंसा करने वाला , हादी : रहबर , इरफ़ाने ख़मिस्तान :रूहानी मैकदा , आसी : गुनहगार , शबे मेराज : पैग़म्बर मोहम्मद की आकाश यात्रा, मोहसिन : उपकार करने वाला , मकीने गुंबदे खिज़रा : पैगंबर मोहम्मद का रौज़ा

धर्मेन्द्र नाथ

धर्मेन्द्र नाथ पुत्र जनाब गोपीनाथ अमन लखनवी २४ अप्रेल १६३४ को दिल्ली में पैदा हुए, आरंभिक शिक्षा जामिया मिल्लिया इसलामिया करोल बाग़ दिल्ली में हुई, लखनऊ यूनीवर्सिटी से आपने एम.ए.पी.एच.ड़ी. और डी.पी.ए किया, आपकी अधिकतर शिक्षा आपके चाचा जनाब गुरसनलाल अदीब लखनऊ की देख रेख में हुई, दिल्ली यूनीवरसिटी के राजधानी कॉलेज में आप राजनीति शास्त्र विभाग के अध्यक्ष रहे, उर्दू पत्रकारिता से भी जुड़े रहे, राशिया इंगलेंड, ईरान आदि देशों में विभिन्न कान्फ्रेंसों मे भाग लिया, शायरी का ज़ौक विरासत में अपने पिता श्री अमन लखनवी से मिला अपने चाचा श्री अदीब लखनवी से इस्लाह लेते रहे, प्रायःमुशायरों मजलिसों में हमदिया नातिया मनक़बती कलाम पेश करते रहते है, आप के दीनी कलाम के संकलन 'सहीफ-ए-नूर' और अनवारे अक़ीदत प्रकाशित हो चुके हैं। कम से कम देढ़ दर्जन पुस्तकें उर्दू, हिंदी और अंग्रेज़ी में प्रकाशित हो चुकी हैं, विभिन्न संस्थानों संगठनों से आपको पुरस्कार मिले हैं, आपके द्वारा संकलित पुस्तके 'हमारे रसूल' की खूब प्रशंसा हुई है ।

बढ़ गई दोनों जहां में इज़्ज़ो शाने ज़िंदगी ।
नाम अहमद जब हुआ विरदे ज़बाने ज़िंदगी ।।
फर्श से ता अर्श गूंज उट्ठी अज़ाने ज़िंदगी ।
की अता उम्मत को तूने वह ज़बाने ज़िंदगी ।।
अस्सलाम अए ताजदारे अंबिया ख़त्मे रूसुल ।
ऐ हबीबे किबरिया, ऐ पासबाने ज़िंदगी ।।
रहमतुल लिल आलमीं, शाहे-उमम, हादीए हक़ ।
मोहसिने इंसानियत ऐ राज़दाने ज़िंदगी ।।
फख़्रे मौजूदाते आलम, आबरूए कायनात ।
पैकरे-इनसां में नूरे हक़ ब शाने ज़िंदगी ।।
तेरे ही बाइस हुई तख़लीक़ सारी कायनात ।
सैय्यदे लौलाक , मीरे कारवाने ज़िंदगी ।।
अहले दुनिया को मिला तुझसे कलाम अल्लाह का ।
रूशनासे हक़ हुए दीदावराने ज़िंदगी ।।
अहमदे मुख़तार ने बख़शा मए-इरफां का जाम ।

कृष्ण कुमार 'तूर'

कृष्ण कुमार तूर, पिता का नाम श्री हीरालाल, माता का नाम श्रीमती गुलाब देवी, जन्म तारीख ११ अक्तूबर १६३३, लाहौर-पाकिसतान, शिक्षा एम.ए. सर्टीफिकेट इन टूरिज़म, सर्टीफिकेट हॉटेल मैनेजमेन्ट एन्ड कैटरिंग टेक्नालोजी, लाहौर के बाद पहले अंबाला , पटियाला और आखिर में धर्मशाला में रहे, पुस्तकें दर्याफत-हिमाचल प्रदेश के शायरों पर संकलन, सैरे सब्ज़ा आज़ाद ग़ज़लों का इन्तेख़ाब ग़ज़लों के मजमूऐ-शेरे शगुफत १६८२ आलमे ऐन १६८८ मुश्के मुनव्वर १६६५ रफतऐ रम्ज़ २००४ पुरस्कार किताबों पर बिहार उर्दू एकैडमी-उत्तर प्रदेश एकैडमी और हिमाचल प्रदेश उर्दू एकैडमी से , अन्जुमने तरक्की उर्दू की जमशेदपुर शाखा से अमीर खुसरो ऐवार्ड २००६ में प्राप्त हुआ ।

अब और इस के सिवा क्या भला मोहम्मद हैं ।
दुआ के बाब में अस्ले दुआ मोहम्मद हैं ।।

यहां हुसैन नहीं, ख़ुद हुज़ूर सामने हैं ।
शिमर के हाल में करबो बला मोहम्मद हैं ।।

नसीब होती है कितनों को ये सआदत भी ।
मैं खुश हूं, मेरे लबों पर सदा मोहम्मद हैं ।।

वही तो रहमतुल लिल आलमीं हैं दुनिया में ।
ज़माना पूछता फिरता है, क्या मोहम्मद हैं ।।

है एक सिलसिला क़ायम शुरु व आखिर में ।
हैं आदम इबतिदा, और इंतिहा मोहम्मद हैं ।।

बयान क्या हो भला उनकी अज़मतों का 'तूर' ।
अरब के सहरा में ठंडी हवा मोहम्मद हैं ।।

❖❖

बाबः विषय में , अस्लः बुनियाद , सआदतः सत्कार , रहमते लिल आलमीं: विश्व भर केलिए रहमत, शिमर : यज़ीद के एक सिपाहसालार का नाम,क़ायमःस्थायी,इबतिदाःप्रारंम्भ,इंतेहाःसमाप्ति,सहराः रेगिस्तान

महेंद्र सिंह 'आज़ाद' गुरदासपुरी

मशहूर सुखनवर महेंद्र सिंह 'आज़ाद' गुरदासपुरी पंजाब के मौज़ा ज़फ़रवाल, ज़िला गुरदासपुर में २२ सितम्बर १६३३ को पैदा हुए, मुंबई में एक इंजीनियरिंग कम्पनी में नौकरी के बाद रिटायर होकर जमशेदपुर में रहने लगे, आप के सात संकलन छप चुके हैं, आप जनाब जोश मलसियानी की शागिर्दी में रहे, आप ग़ज़ल के कवि हैं, हालांकि दूसरी विधाओं पर भी आप ने खूब लिखा है।

हर मुशकिले हयात का वल्लाह हल हैं आप ।
मेरे हरीमे-शौक का रौशन कंवल हैं आप ।।

क्या कहके आप को मैं मुखातिब करूं हुज़ूर ।
हर एक ज़बाने-शौक़ की ज़र्बुल मसल हैं आप ।।

मस्ती भरी निगाह पर सौ मैकदे निसार ।
कुरआन के कलाम का नेमुल-बदल हैं आप ।।

मेरी तलाश, मेरी तमन्ना का माहसल ।
मेरे निहाले-शौक का खुशरंग फल हैं आप ।।

हर जुम्बिशे-निगाह में है दासताने दीं ।
इश्के जुनूं नवाज़ का रददे अमल हैं आप ।।

फ़िरदौसे गोश क्यों न हो लफ़ज़ों का ज़ेरो बम ।
'आज़ाद' के ख़याल का दिलकश महल हैं आप ।।

❖❖

हरीम : मकान , मुखातिबः संबोधित , मैकदा : मधुशाला , नेमुल बदलः स्थानापूर्ति , निहाले शौकः शौक़ का पेड़ , जुम्बिश निगाहें : आंखों की हरकत , माहसल : उद्देश्य , रद्दे अमल : प्रतिक्रिया , ज़ेरो बम : ध्वनि का अवरोह

श्याम सुंदर 'बासिर' कश्मीरी

श्याम सुंदर, कश्मीरी जाति से सम्बंध रखते थे, आपने विषय बनाकर नातें लिखीं हैं, 'बहारे-मदीना', 'चिराग़े-अंजुमन' आदि, 'बहारे-मदीना' में आपने मदीने को मक्के से बेहतर साबित किया है, राफ़े बिन ख़दीज ने रसूले ख़ुदा का हवाला देकर यह बात कही है, ''अल-मदीना ख़ैरुम मिन मक्का'' इसी कारण मदीने को अर्ज़े वफ़ा कहा है, श्याम सुंदर 'बासिर' का नातिया कलाम, फ़ानी मुरादाबादी खादिम सोहदशैरी और ख़ालिद बज़मी ने अपनी किताबों में पेश किया है, नूरे-सुखन और माहनामा 'नात' लाहौर में भी यह कलाम छापा है।

मुहम्मद ने फ़रमाई मक्के से हिजरत ।
नुमायां है ये इफ़तेख़ारे मदीना ।।
चलूं सर के बल मैं ज़हे फ़ख़रो इज़्ज़त ।
बुलाए अगर ताजदारे मदीना ।।
चलो चल के बैठें वहीं 'श्याम सुंदर' ।
कि अर्ज़े-वफ़ा है, दयारे मदीना ।।

❖

दुनिया को तुम ने आकर पुरनूर कर दिया है ।
और ज़ुल्मतों को यक्सर काफ़ूर कर दिया है ।।
पैग़ामे हक़ सुनाकर मसरूर कर दिया है ।
पैग़ामे आख़री को मशहूर करदिया है ।।
फ़ारां की चोटियों पर वह आफ़ताब चमका ।
चश्मे-फ़लक को जिस ने मस्हूर कर दिया है ।।

❖❖

हिजरत : प्रवास (मक्के से मदीने का सफर), इफ़तेखारः गौरव , दयार : नगर , पुरनूरः प्रकाशमय , काफ़ूरः लुप्त होना , मस्हूरः आशचर्श्य चकित , मसरूर : खुश , चश्मे फलक : आसमान की आंख

भगवानदास 'शबाब' ललित

भगवानदास पुत्र राम कृष्ण ललित का जन्म ३ अगस्त १६३२ को खान गढ़ पाकिस्तान में एक व्यापारी परिवार में हुआ था, १६४७ में पूर्वी पंजाब में रहने लगे, आपने उर्दू भाषा और इतिहास में एम.ए. की डिग्री उच्च श्रेणी में पास की, १६४१ में शायरी का आरंभ किया, बशेश्वर प्रसाद मुनव्वर लखनवी ने आपकी रहनुमाई की, अभी हाल में ही उनका निधन हुआ।

हासिल न हुआ, गो मुझे दीदारे मोहम्मद ।
देता है मुझे रौशनी किरदारे मोहम्मद ।।
जो आयते कुरां है तहारत का ख़ज़ीना ।
अहकाम हैं यज़दां के ब गुफ़तारे मोहम्मद ।।
ए खाके मदीना तुझे आंखों से लगालूं ।
दामन है तेरा मतलए-अनवारे मोहम्मद ।।
दुश्मन का भी माना ना बुरा बल्कि दुआ दी ।
देखे तो कोई जज़्ब-ए-ईसारे मोहम्मद ।।
महशर में करेंगे वही बख़शिश की सिफारिश ।
हर सच्चे मुसलमां से है इक़रारे मोहम्मद ।।
जन्नत न मिले हश्र में तो अपनी बला से ।
खुश हूं कि मिलेगा मुझे दीदारे मोहम्मद ।।
खुद सीरते यज़दां का है वह आईना-सूरत ।
एक नूर का मीनार है किरदारे मोहम्मद ।।
गुलहाए नवाज़िश ज़रा दो चार इधर भी ।
सदक़े तेरे ऐ दामने गुलबारे मोहम्मद ।।
मेरा भी है मख़दूम वह महबूबे इलाही ।
मैं भी हूं शबाब अदना परिस्तारे मोहम्मद ।।

तहारत : पवित्रता, यज़दां : ईश्वर, अहकाम : हुकम ,
ईसार : त्याग , गुफ़्तार : बोल , हश्र : क़यामत

पी. पी. श्रीवास्तव 'रिन्द'

पी. पी. श्रीवास्तव १५ जून १६३३ को फतह गढ़ उत्तर प्रदेश में एक ज़मीनदार कायस्थ घराने में पैदा हुए, उनके पिता हिम्मत बहादुर शहर कोतवाल थे और उर्दू फारसी भाषा के अच्छे ज्ञाता थे, रिंद साहब की आरंभिक शिक्षा अपने वतन फतहगढ़ में हुई, आगे चल कर यहीं से उन्होंने ग्रेजुएशन किया, रिंद साहब का अदबी सफर लगभग आधी सदी तक चलता रहा, आपका पहला संकलन 'रेगज़ार' १६६६ मं छपा, अबतक आपकी ११ किताबें छप चुकी हैं, अनेक संस्थानों से आपकी अदबी खिदमात पर इनामात मिले, दिल्ली उर्दू एकाडमी ने आपको 'एवार्ड बराए शायरी' दिया ।

हर क़दम पर दौलते ईमां कमाते जायेंगे
जिस कदर 'रौज़े' के हम नज़दीक आते जायेंगे
हर क़दम नाते-मोहम्मद हम सुनाते जायेंगे
आंख से आंसू बहेंगें मुस्कुराते जायेंगे
पेशवा जिनको बनाया है मेरे अल्लाह ने
उनके इरशादात आंखों से लगाते जायेंगे
यादे महबूबे खुदा है अस्ल में रूहे हयात
हर क़दम पर जश्न यादों का मनाते जायेंगे
वह हुजूमे बेकसी हो या गुनाहगारों की भीड़
हम तो उनके नाम का डंका बजाते जायेंगे
तीरगी जब भी बढ़ेगी रहगुज़ारे शौक़ में
नक़्श-पा उनके हमें रस्ता दिखाते जायेंगे
लोग डरते हैं क़यामत से मगर अए 'रिन्द' हम
उनका दामन सर पे रखकर मुस्कुराते जायेंगे

❖❖

रौज़ा : पैग़म्बर मुहम्मद का मकबरा , पेशवा : अगुवा , इरशादात : संदेश , हुजूम : भीड़ , तीरगी : अंधकार , नक़्शे पा : कदमों के निशान

सुरेश भट्

आधुनिक मराठी शायरी के प्रसिद्ध शायर श्रीधर भट् के पुत्र सुरेश भट का जन्म १६३२ में हुआ, पत्रकारिता में अपना एक स्थान बनाया, मराठी भाषा में ग़ज़ल की रिवायत को बढ़ाया, नागपुर के अख़बार लोकमत के संपादक रहे, 'रूप गंधा' और 'रंग माझा वेगड़ा' आपकी किताबें हैं, मराठी में ग़ज़लों का संकलन 'यलगार' से मशहूर हुए, यहां प्रस्तुत है आपकी मराठी नात का असमत जावेद द्वारा किया गया अनुवाद, कुछ वर्षों पहले ही उनका देहांत हुआ ।

है तू ही वीरान रेग ज़ारों में चश्म-ए-जारिया मोहम्मद
कि तू ही एक आखरी सहारा है बेसहारों का या मोहम्मद

अभी थे आंखों से अश्क जारी, अभी लबों पर हंसी है तारी
हुजूमे ग़म में करीब दिलके जो खन्दा-बर-लब मिला मोहम्मद

है माहताबे निशात तू ही, है आफताबे हयात तू ही
जहां जहां क्यों करे न रौशन तेरा रूख़े पुर ज़िया मोहम्मद

जहां में सबसे अलग तेरा घर, जहां है शाह व गदा बराबर
मुझे भी इस घर के एक कोने में दे दे थोड़ी से जा मोहम्मद

जो नाम आया है लब पे तेरा, नफ़स-नफ़स है मेरा मोअत्तर
रविश रविश मोगरा खिला है जो दिल से निकली सदा मोहम्मद

बुरे भी देखे भले भी आंके, मेरी नज़र में हैं सब जहां के
बस एक सच्चा मेरा मोहम्मद, सभों से अच्छा मेरा मोहम्मद

मोअत्तर : सुगंधित , माहताब : चांद , निशात : खुशी , खन्दा-बर-लब : मुस्कुराता हुआ, रूख़े पुर ज़िया : रौशन चहरा , नफ़स-नफ़स : हर सांस में , रविश-रविश : हर तरफ

रामानन्द 'बेताब' अलीपुरी

आप डॉ. असानन्द के पुत्र १७ मार्च १६३२ को अली पुर ज़िला मुज़फ्फरगढ़-पाकिसतान में पैदा हुए, देश विभाजन के बाद सोनीपत हरियाणा में रहने लगे, बी.ए. और अदीब की उपाधियां लीं, होमियोपैथिक डॉक्टर हैं, शुरू में जोश मलसियानी और शहीद अलीपुरी से इस्लाह ली, अब जयरामदास फ़लक और गुलाम हुसैन रईस नियाज़ी से मश्वेरऐ सुखन करते हैं गुनचए-गुल' 'बेताबिया', और 'सौग़ात आपकी ग़ज़लों के मजमूए हैं, आप कई सामाजिक तथा साहित्यिक संस्थाओं से जुड़े रहे हैं ।

यही पैग़ाम देती हैं हवायें ।
महक उट्ठी नबी से सब फ़ज़ायें ।।
नबी से हक़ की हर तहरीर वाज़ेह ।
नबी से क़ौम की तक़दीर वाज़ेह ।।
नबी की देन है किरदार अपना ।
नबी हैं कारवां सालार अपना ।।
नबी से रास्ते रौशन हुए हैं ।
ये सारे सिलसिले रौशन हुए हैं ।।
नबी से ज़हन में है नूर आया ।
शऊरो फ़िक्र उस से जगमगाया ।।
नबी पैग़ाम्बर है बस अहद का ।
दिले 'बेताब' भी है, इसका सदक़ा ।।

❖❖

सालार : मार्गदर्शक , शऊरो फिक्र : ज्ञान , वाज़ेह : स्पष्ट , तहरीर : लेखन

एच. आर. अबरोल 'अर्श' सहबाई

आप जम्मू में रहते है, प्रसिद्ध शायर व लेखक हैं आपकी पुस्तके हैं 'शिकस्ते जाम' 'ये जाने पहचाने लोग' चश्मे नीम बाज़ , अंजुमकदा , दस्तावेज़ , शगुफता गुल और उसलूब प्रकाशित हो चुकी हैं ।

चुटकियां लेती है दिल में हर घड़ी यादे 'रसूल'
बन गई है अब तो मेरी ज़िन्दगी यादे 'रसूल'

दफ-अ-तन ये दिल मिसाले गुंचा व गुल खिल उठा
जब वफ़ूरे यास व ग़म में आगई यादे 'रसूल'

कल भी यह छाई हुई थी जानो दिल पर सर ब सर
और रग रग में बसी है आज भी यादे 'रसूल'

इस से पहले बज़्म हस्ती क्या थी एक ज़ुलमत कदा
दे गई है शम-ए-दिल को रौशनी यादे 'रसूल'

बारे ग़म से जब हुआ मैं माइले फरियाद 'अर्श'
मेरे दिल को दे गई तस्कीन सी यादे 'रसूल'

❖❖

ज़ुलमत कदा : अंधकार , वफ़ूरे यास व ग़म : अधिक दुख , बारे ग़म : दुखों का भार

मनोहर लाल आहुजा 'बेदिल' सरहदी

डेरा इस्माइल खान पाकिसतान में १० नवम्बर १९२९ को पैदा हुए, जामिआ उर्दू से अदीब कामिल और मुअल्लिम उर्दू और आगरा यूनिवरसिटी से एम.ए. किया, टेलीफोन डिपार्टमेंट में टेकनिकल सुपरवाइसर की हैसियत से ज़िम्मदारी निभाई, नस्र निगारी का आग़ाज़ १९५० और शेरगोई की शुरूआत १९५६ से हुई, कई मजमूए ग़ज़लियात , क़तआत, रूबाइयात आदि को तरतीब दे चुके हैं, एक साल मौलाना अब्र अहसनी गुन्नौरी और उनके निधन के बाद हज़रत खमोश सरहदी के शागिर्द हुए, "खुद शिनासी की तरफ" खयालों से आगे को उर्दू अकैडमी ने इनाम दिया, उर्दू के कई शेरी मजमूए 'धूप खुली है' और 'बादबान' छप चूके हैं, मार्च २००३ में दिल्ली में निधन हुआ ।

हर मुसीबत से बचालो मुझको शाहे अंबिया ।
पास तुम अपने बुलालो मुझको शाहे अंबिया ।।

नींद का आलम है, गो कहने को मैं बेदार हूं ।
बे सहारा हूं, अकेला हूं, बहुत नाचार हूं ।।

जी नहीं लगता है, दुनिया से बहुत बेज़ार हूं ।
हर घड़ी बस आफ़तों से, बर सरे पैकार हूं ।।

डूबने को हूं बचालो मुझको शाहे अंबिया ।
पास तुम अपने बुलालो मुझको शाहे अंबिया ।।

किस से अब जाकर करे 'बेदिल' तेरा शिकवा गिला ।
तेरी ख़ाके-पा हूं मालिक, बख़्श दे मेरी ख़ता ।।

बेदार : जाग्रुक , बर सरे पैकार : परेशानियों से मुक़ाबला करना ,
शाहे अंबिया : नबियों के बादशाह-हज़रत मोहम्मद

कैलाश चंद्र माथुर 'माहिर'

आपका जन्म मुरादाबाद में ८ अक्तूबर १६२८ को एक संपन्न परिवार में हुआ था, माथुर साहब की आरंभिक शिक्षा मकतब में हुई १६४३ में हाई स्कूल से उच्च श्रेणी में परीक्षा पास की इंटर के बाद आपने इलाहाबाद युनिवर्सिटी में दाखला लिया, यहां डॉ. एजाज़ हुसैन और जनाब ज़ामिन अली ज़ामिन विभागाध्यक्ष उर्दू का सहयोग और मर्गदर्शन मिला मासिक 'नीसां' के उपसंपादक की भूमिका निभाई ।

कौन व मकां में होता है चर्चा रसूल का
नबियों में सरबुलंद है रुतबा रसूल का
अए चश्म-ए-इंतेज़ार न हो इस क़दर मलूल
महशर के रोज़ देखना जल्वा रसूल का
सजदे में सरनिगूं हैं जहां सारे महर व माह
ऊंचा हिमालय से है पाया रसूल का
नाहक़ के आगे सर न झुकाना मुजाहिदो
यह दर्स दे गया है नवासा रसूल का
पहचान जब अता हुई लफ़्ज़ व बयान की
पहले क़लम ने नाम लिखा था रसूल का
'माहिर' वह खुश नसीब हैं दुनिया में किस कदर
आता है जिनके नाम बुलावा रसूल का

❖❖

सरनिगूं : झुका हुआ सर , मुजाहिद : योद्धा , चश्म : आंख, मलूल : दुखी , महशर : क़यामत , महर व माह : चांद-सूरज , कौन व मकां . दोनों जहां

गणेश बिहारी 'तर्ज़' लखनवी

रेडियो आर्टिस्ट, जनाब राधे बिहारी श्रीवास्तव के पुत्र प्रसिद्ध कवि जनाब कृष्ण बिहारी 'नूर लखनवी' के भाई जनाब गणेश बिहारी 'तर्ज़' लखनऊ में पैदा और बड़े हुए, आपने १९४३ में मैट्रिक किया और १९४६ में आपूर्ति विभाग में नौकरी की, १९४९ में लखनऊ विश्वविद्यालय से बी.ए. किया और इसी वर्ष प्रापर्टी इंस्पेक्टर हो गए, १९५१ में एल.एल.बी. किया और जौनपुर में सहायक कस्टोडियन की ज़िम्मेदारी संभाली, तरक्क़ी करते हुए आप डिप्टी चीफ़ कन्ट्रोलर इक्सपोर्ट व एक्सपोर्ट के पद से रिटायर हुए, जनवरी १९८९ में 'तर्ज़' के फन और शख़्सियत पर फनो-शख़्सियत मुम्बई ने एक विशेष अंक छापा इसे गोपीचंद नारंग और साबिर दत्त ने तरतीब दिया था , २००९ में आपका निधन हुआ ।

खुलूसो, जज़्बे दिल, नज़्रे अक़ीदत लेके आए हैं ।
गुनहगारे-मुहब्बत हैं, मुहब्बत ले के आए हैं ।।

दरे-दौलत पे हाज़िर हैं, तुम्हारे चाहने वाले ।
बड़ी हसरत से उम्मीदे शिफाअत लेके आए हैं ।।

यही कुछ चंद आहें हैं, यही कुछ चंद आंसू हैं ।
मिली है जो ज़माने से, वो दौलत लेके आए हैं ।।

मुझे भी सब्र की ताक़त अता हो या रसूल अल्ला ।
सुना है आप दुखियों की ज़मानत लेके आए हैं ।।

लगाए हैं जो दुनिया ने यहां पहरे तो क्या ग़म है ।
कि हम तो आप के ख्वाबों की जन्नत लेके आए हैं ।।

मोहम्मद से मुहब्बत क्यों न हो ऐ 'तर्ज़' मुझको भी ।
सभी के वासते दस्ते-शिफाअत लेके आए हैं ।।

❖❖

खुलूस दिल : सच्चे दिल से , नज़्रे अक़ीदत : अक़ीदत की सौगात ,
दस्ते शफाअत : सिफारिश के हाथ

इंन्द्र स्वरूप 'नादां'

आपक जन्म २७ नवम्बर १६२७ को हुआ, आपने दिल्ली को स्थाई ठिकाना बनाया, भरता सरकार के सेक्रेटरी के पद से सेवा मुक्त हूए, ६ दिसम्बर १६६६ को आपका निधन हुआ, 'गुबारे रंग' (१६६६) और 'लहू पुकारेगा' (१६८६) आप के शायरी के संकलन प्रकाशित हो चुके हैं ।

न हम दुनिया न उक़बा मांगते हैं
फ़क़त तेरा सहारा मांगते हैं
हमारे नाम लिख दे सरफराज़ी
तेरे क़दमों का सदका मांगते हैं
है जिनके सर पे तेरा दस्ते-रहमत
वह कब साया हुमा का मांगते हैं
जो मुस्तहकम हैं मानिंदे-हिमालय
सहारा वह भी तेरा मांगते हैं
करम कर हम पे अए शाहे मदीना
अंधेरा है उजाला मांगते हैं
हमें जाना है सूए काबाए दिल
तेरा नक़्शे कफ़े-पा मांगते हैं
ज़माना तुझ से जो चाहे सो मांगे
हम इदराके ज़माना मांगते हैं
उन्हें भी अपने होने की खबर दे
यज़ीदों से जो भिक्षा मांगते हैं

❖❖

उकबा : आख़िरत , सरफराज़ी : बुलंदी , हुमा : एक पक्षी ,
इदराक : ज्ञान- पहचान , मुस्तहकम : भज़बूत

आनंद मोहन जुत्शी गुलज़ार देहलवी

उर्दू भाषा के प्रचार व प्रसार के लिए हमेशा कार्यशील रहने वाले आपसी भाईचारे और सोहार्द के पक्षधर जनाब गुलज़ार साहब का जन्म ७ जुलाई १६२६ को दिल्ली के एक सम्मानित घराने में हुआ, आपके पिता प्रोफेसर त्रिभुवन नाथ जुत्शी ज़ार दिल्ली के प्रसिद्ध शायरों में से थे, १६४७ से आप अंजुमने तामीरे उर्दू के बानी सेक्रटरी रहे हैं, २५ सालों तक भारत सरकार की मासिक साइंस की दुनिया के मुख्य संपादक रहे , आप की शायरी का संकलन 'गुलज़ारे गज़ल' २००० में प्रकाशित हुआ

आंखों में बस रहा है सरापा रसूल का
दिल पर हुआ है नक़्श वह नक़शा रसूल का

दारे फना को अज़मते-बाक़ी अता हुई
लारैब इस जहान में आना रसूल का

जलते है जिस मक़ाम पे पर जिब्रईल के
मामूल है वहां से गुज़रना रसूल का

लौलाक में मिला है वह दरजा रसूल को
ठहरे न जिस मकाम पे साया रसूल का

हैबत से कांपते हैं जहां पर मलायका
आता है काम उनको सहारा रसूल का

इश्क़े रसूल बाइसे रहमत हुआ क़रार
जन्नत बना हुआ है मदीना रसूल का

मस्ते मय-अलस्त है गुलज़ार दहेल्वी
बखशिश के वास्ते है सहारा रसूल का

❖❖

सरापा : नखशिख , लारैब : यक़ीनन , दोरे फना : नष्ट होनेवाला संसार,
जिब्रईल : देवदूत , मामूल : सहज , मय-अलस्त : इश्के खुदा का नशा,
लौलाक : कुरान व हदीस की तरफ इशारा, मलायका : फरिश्ते

कृष्ण बिहारी 'नूर' लखनवी

कृष्ण बिहारी नूर पुत्र कुंज बिहारी लाल श्रीवास्तव ८ नवंबर १९२५ को आपका जन्म हुआ, फ़ज़्ल लखनवी के शागिर्द रहे, आपकी शायरी का संकलन 'दुख-सुख' १९७७ में प्रकाशित होचुका है, आप पूरी श्रद्धा और आदर के साथ 'नात' कहते थे, अभी हाल ही में आपक निधन हुआ ।

कोई मज़हब था, न ईमां था नबी से पहले
भटका भटका सा हर इनसां था नबी से पहले

किसको मआबूद की कुरबत का शरफ हासिल था
राज़े-हक़ किस पे नुमायां था नबी से पहले

मसअले सुलझे तो जीने का सलीक़ा आया
आदमी कितना परेशां था नबी से पहले

भर गईं झोलियां ईमां के गुहर से वरना
आदमी ख़ाक-बदामां था नबी से पहले

शमआ तौहीद की जब तक न जली थी अए 'नूर'
सुनते हैं कुफ्र ही ईमां था नबी से पहले

❖❖

मआबूद : ईश्वर , नुमाया : उजागर , गुहर : मोती , तौहीद : एक ईश्वर , मसअले : समस्याएं , ख़ाक बदामां : मलीन

कालीदास गुप्ता 'रज़ा'

जन्म २५ अगस्त १९२५, सिकंदरपुर, ज़िला जालंधर-पंजाब, शिक्षा अंग्रेज़ी में सीनियर कैमिब्रज सर्टीफिकेट तथा पंजाब विश्व विध्यालय से उर्दू अदीब-ए-फाज़िल और फारसी में मुंशी फ़ाज़िल की परीक्षाओं में उत्तीर्ण हुए, कुछ वर्ष नैरौबी में कारोबार किया, फिर मुम्बई आगये, आपने माहिरे गालिबियात के रूप में अपनी पहचान बनाई दीवाने-गालिब, दुआ-ए-सबाह, ग़ालिब की फारसी मस्नवी व कई गद्य व पद्य के संकलन प्रकाशित हुए, आप को राष्ट्पति की तरफ से 'पदमश्री' का पुरस्कार मिला, लेकिन अफ़सोस कि जिस दिन आपको ये सम्मान मिलना था उस से एक दिन पहले २००१ में दिल की धड़कन बंद हो जाने से उनका निधन हो गया।

सरे बज़्म आज लगी दिल की बुझाना है मुझे ।
किस्सा-ए-जंग-ए-हक़ो किज़्ब सुनाना है मुझे ।
पर्दा-ए आरिज़े-महबूब उठाना है मुझे ।
जलवाए-अज़मते-तौहीद दिखाना है मुझे ।।
ऐ खुदा झोली मेरी नक़्दे वफ़ा से भर दे ।
मुँह मेरा क़ाबिल-ए तौसीफ-ए मोहम्मद कर दे ।।
चौदह सौ साल हुए आज, सहर के हंगाम ।
जिन दिनों सुब्हे मुक़ददर थी जिहालत से शाम ।।
वहदते रब्बे करम साज़ का लेकर पैग़ाम ।
सययदे खल्क़े ख़ुदा राहबरे नेक अंजाम ।।
फर्श पर सल्तनत-ए-अर्श के वाली आए ।
ले के मालिक से दिल वो हिम्मते आली आए ।।

❖❖

अरिज़े महबूब : महबूब के गाल , तौसीफ : प्रशंसा , हक़ वो किज़्ब : सच और झूठ , राहबर : मार्गदर्शक , वाली : मालिक , हिम्मते आली : बुलंद हिम्मत

राना भगवानदास 'भगवान'

राना भगवान दास राना जिया मल के पुत्र मशहूर सूफी मुशर्रफ वैद्य रानापुर होराम के पोते, २६ दिसम्बर १६२४ को नसीराबाद लड़काना, सिंह में पैदा हुए, उनका संबंध पृथ्वीराज से जुड़ता है, इस लिए पृथयाई राजपूत कहलाये, मुल्तान से सिंध चले गए, एम.ए. इस्लामिक कलचर और एल.एल.बी. की परीक्षाओं में उत्तीर्ण हुए, प्रांतीय सरकारी, अदालत की सर्विस के लिए चुन लिये गए, आपने सययद मुहम्मद मेंहदी रईस अमरोही को कलाम दिखाया, इस्लामी तालीमात और मोहम्मद साहब के बारे में गद्य-पद्य में बहुत खूब लिखा है, आपकी अनेकों पुस्तकें प्रकाशित होचुकी हैं, नात में आपने फ़ारसी और अरबी के शब्दों का कलात्मकता के साथ प्रयोग किया है

सुए-अर्ज़े महबूब जाऊंगा यारो।
मैं तक़दीर अपनी बनाऊंगा यारो।।
कोई मुझको रोके मेरी जान ले ले।
मैं जाऊंगा जाऊंगा जाऊंगा यारो।।

❖

नबी-ए मुकर्रम शहन्शाहे-आली।
ये औसाफ़े-ज़ाती वो शाने-कमाली।।
खुदा का जो नायब हुआ है ये इंसा ।
ये सब कुछ हैं तेरी सतूदह ख़िसाली ।।

❖

मुहम्मद मुस्तफ़ा हो ज़ीनते कौनो-मकां तुम हो ।
बूवद जान व दिलम क़ुरबां कि मेरी जाने-जां तुम हो ।।
कहां इन्सां कहां भगवां कि सब है जल्वाऐ जानां ।
ये सब पर्दे तुम्हारे हैं, इसी में ज़ौफिशां तुम हो ।।

❖❖

सुए-अर्ज़े महबूबः मदीना , अवसाफे ज़ाती : निजी विशेषताऐं , शाने-कमाली : ऊंची शान , नायब : उच्चमता चुने होए , ज़ीनते कौनो-मकां : दानों जहां की रोनक़ , जल्वाऐ जानां : प्रीयतम का मुखड़ा ज़ौफिशां :प्रकाशमय , बूवद जान व दिलम कुरबां : दिल व जान से कुरबान

राजा परशुराम प्रसाद हैदराबादी

१९२४ में हैदराबाद में जन्म हुआ, किन्तु १९४४ में बैंगलोर में रहना शुरू किया, एक कम्पनी में पब्लिसिटी अफसर हुए, उर्दू और फ़ारसी शायरी में दिलचस्पी बचपन ही से थी, १९५८ से शेर कहना शुरू किया, नातें ख़ूब कहते हैं, शुरुआत में 'शौक़ बैंगलौरी' उसके बाद अलीम बिस्मिल हैदराबादी से इसलाह ली ।

जिस दिन से निगाहों में तस्वीरे मुहम्मद है ।
पिनहां दिले-मुज़तर में तनवीरे मुहम्मद है ।।
ख़ुरशीद व क़मर तारे, ये गुन्चओ-गुल सारे ।
हर शै में दोआलम की तन्वीरे मुहम्मद है ।।
हम ने तो ये समझा है, हमने तो ये जाना है ।
क़ुरआन हक़ीक़त में तफ़सीरे मुहम्मद है ।।
'प्रसाद' फ़िदाई है, सरकारे-दोआलम का ।
हर शेर में पोशीदा तौक़ीरे मुहम्मद है ।।

☆

मेरा इश्क़ कोई दिखावट नहीं है ।
मुहम्मद से निस्बत बनावट नहीं है ।।
चला जारहा हूं , मैं सू-ए मदीना ।
रहे मुस्तफ़ा में रुकावट नहीं है ।।
मेरा दिल मुनव्वर है, नूरे नबी से ।
हक़ीक़त है, इस में बनावट नहीं है ।।
नबी के तसव्वुर का है यह करिश्मा ।
मेरे ज़ेहनो-दिल में थकावट नहीं है ।।

पिनहां : छुपा हुआ , मुज़तरः व्याकुल , ख़ुरशीदः सूर्य, क़मरः चांद , गुंचा : कली , शैः वस्तु , तफ़सीरः व्याख्या , फ़िदाईः बलिजानेवाला , पोशीदाः गुप्त , तौक़ीरेः गौरव , निस्बतः संबन्ध , सूए मदीनाः मदीने की और , मुनव्वरः प्रकाशमय , तसव्वरः विचार , तनवीर : रौशनी

राम प्रकाश 'राही'

राही साहब का जन्म १५ अक्तूबर १९२४ को हुआ, विभाजन के बाद भारत आए, यहीं नौकरी मे रहते हुए दिल्ली युनिवर्सिटी से बी.ए. आनर्स किया, इंडियन ऑडिट अकाउंट विभाग में नौकरी की, ३८ वर्ष की आयु मे शायरी की, 'हक़ीक़ते मुंतज़िर'-१९९७ 'दरीचे'-२००१ 'कौसे कज़ा'- २००२ राही साहब के शायरी के संकलन हैं, उनका कलाम प्रायः साहित्यिक पत्र पत्रिकाओं में छपता रहता था, आप एक अच्छे समीक्षक भी थे, राही साहब का निधन २००२ में हुआ ।

सूरत में झिलमिलाती है सीरत रसूल की
इरफां का आईना थी हक़ीक़त रसूल की
अयवाने किज़्ब व जहल पे बिजली सी गिर गई
उट्ठी ज़रा जो चश्मे बसीरत रसूल की
पैग़ामे हक़ से दहर को पुर नूर कर गई
कुरआं की आयतों में हिदायत रसूल की
अरबाबे फ़हम व फ़िक्र की है हैरानियां न पूछ
एजाज़े दर्दे दिल थी मोहब्बत रसूल की
ख़ल्के ख़ुदा को दरसे मसावात दे गई
बेलौस, बेनज़ीर, उख़ुव्वत रसूल की
क्या मस-अले रहेंगे अक़ीदे की राह पर
बन्दों की रहनुमा है शरीअत रसूल की
कुल्ज़ुम हो जैसे फ़ैज़े फ़रावां का मौजज़न
जावेद व बेकरां है करामत रसूल की
सजदों की नज़्र रहने दो 'राही' जबीने इज्ज़
मोमिन की ज़िन्दगी है वदीअत रसूल की

❖❖

किज़्ब : झूठ , जहल : जिहालत , मसावात : बराबरी , उख़ुव्वत : भाईचारा , कुलज़ुम : दरिया , नज़्र : नज़राना , इज्ज़ : विनम्रता , वदीअत : अमानत

चन्द्र प्रकाश 'जौहर' बिजनौरी

चन्द्रप्रकाश 'जौहर' का जन्म १७ फरवरी १६२३ को बिजनौर में हुआ, आप के पिता राम चन्द्र एक स्कूल टीचर थे, आप ने हाई स्कूल के इम्तेहान में सफलता प्राप्त की किंतु शिक्षा का सिलसिला आगे न बढ़ सका, नौकरी के केलिऐ मेरठ आये, और यहां के साहित्यक वातावरण में आप की कविता कहने की रूचि और बढ़ गई, इज़हार हुसैन खां 'इज़हार' रामपुरी के शागिर्द बने, १६४८ में स्थाई रूप से इलाहाबाद में रहने लगे, जौहर साहब १६४० से बाक़ाइदा शेर कह रहे हैं, १६८६ में ग़ज़लों का पहला संकलन 'अवराके गुल' (फूल की पत्तियां) प्राकाशित हुआ, ग़ज़लों का दूसरा मजमूआ और नातों का संकलन 'मकातीब-ए-तस्कीन' तैयार था कि अचानक १६८६ में आपका निधन हो गया ।

अल्लाह रे उरूजे शबिस्ताने मुहम्मद ।
है अरशे बरीं ज़ीनऐ एवाने मुहम्मद ।।

लो मिल ही गया हश्र में बख़शिश का सहारा ।
हाथ आही गया गोशऐ दामाने मुहम्मद ।।

है ज़ाते नबी, बाइसे तकवीने दोआलम ।
'कौनैन' की हर शै पे है एहसाने मुहम्मद ।।

कौनैन है इक कूच-ए-महबूब दो आलम ।
फ़िरदौस है, इक गोश-ए-दामाने मुहम्मद ।।

हर एक का हिस्सा नहीं, नाते नबी 'जौहर'।
अल्लाह जिसे बख़्श दे इर्फ़ाने मुहम्मद।।

❖❖

हश्रः क़यामत, बख़शिशः क्षमा करना, अर्शे बरींः ऊंचा आसमान, ज़ीनाः सीढ़ी , एवानः महल, बाइसः कारण, तकवीनः बनावट,जन्म, कौनैनः पृथवी व आकाश , कूचएः गली, महबूबः प्रेमी, गोशए दामनः दामन का टुकड़ा बख़्श्देः प्रदान करदे, इरफानः जानकारी

कृष्ण मोहन लाल 'कृष्ण मोहन'

२८ नवंबर १६२२ को सियालकोट में पैदा हुए, विभाजन के बाद कर्नाल में वेल्फेयर अधिकारी के रूप में कार्य किया, आल इंडिया रेडियो लखनऊ और दिल्ली से जुड़े रहे, प्रेस इन्फारमेशन ब्योरो में पत्रकार के रूप में काम किया, १६५४ से १६८० तक इनकम टेक्स अधिकारी रहे, आपकी दो दर्जन से अधिक पुस्तकें प्रकाशित हो चुकी हैं, २००४ में आप का निधन हुआ ।

मेमनत आगीं है नामे मुस्तफा
है प्यामे हक् प्यामे मुस्तफा
है सलातीं भी गुलामे मुस्तफा
यह है शान व एहतेमामे मुस्तफा
अहले ईमां के लिए हर गाम पर
मशअले रह है कलामे मुस्तफा
मआरेफत की रौशनी के फैज़ से
था फराज़े-अर्श बामे मुस्तफा
अहले दुनिया पर खुला मेराज से
कितना अर्फआ है मकामे मुस्तफा
छा गया है अर्सए कौनैन में
जल्व-ए-हुस्ने तमामे मुस्तफा
कर रहे हैं उसकी अज़मत के सबब
बरहमण भी एहतेरामे मुस्तफा
बेगुमां अए 'कृष्ण मोहन' सब्त है
कल्बे गीती पर दवामे मुस्तफा

❖❖

मेमनत : उपकार , पयाम : संदेश , सलातीन : (बहुवचन) सुलतान , गाम : मार्ग , मआरेफत : दिव्य ज्ञान , अर्फआ : श्रेष्ठ , कल्ब : हृदय

शम्भू दयाल 'दानिश'

आप झालरा पाटन में जज थे, मोहम्मद महफ़ूज़ उररहमान लिखते हैं, ''आप के दिल में मोहम्मद साहब के प्रति गहरा प्रेम था, प्राय इसी प्रेम में डूबकर आप नज़्म लिखा करते थे'', 'दानिश' की एक नज़्म के कुछ हिस्से प्रस्तुत हैं, एक दिन पैग़म्बर मोहम्मद साहब जंगल में अकेले घूम रहे थे, जब आपको कुछ थकान महसूस हुई तो आराम करने की गर्ज़ से किसी झाड़ी के साए में लेट गए, उसी समय आपके एक दुश्मन का वहां से गुज़र हुआ, नज़र पड़ते ही उसने तलवार खींच कर पैग़म्बर साहब पर वार करना ही चाहा था कि ख़्याल आया सोए हुए पर वार करना कायरता है, यह सोचकर उसने हुज़ूर को जगाया और ललकार कर कहा ।

इस तरह ललकार कर कहने लगा
ले बता अब कौन है हामी तेरा
कौन तुझको अब बचाने आऐगा
ले बुला, है वह मुहाफिज़ कौनसा
मैं भी देखूं कौन है वह ग़मगुसार
कौन सा आता है बनकर जां निसार
देख अब जौहर मेरी तलवार के
अब किये देता हूं तेरा ख़ात्मा
सुनके इतनी बात शाहे बहरो-बर
कांप उठे गुस्से में मिस्ले शेरे नर
तुंद लहजे में कहा अए बद यकीं
मेरा हामी है वह रब्बुल आलमीं
जब यह इसतेक़लाल देखा आपका
दिल पे दुश्मन के असर ऐसा पड़ा
छा गया उसपर वह रोबे अहमदी
आप अपने की न कुछ सुध बुध रही
हाथ से तलवार फौरन गिर पड़ी
मारे डर के घिघी उसकी बंध गई
बस उधर तलवार का गिरना हुआ
थी उधर मुठ्ठी में हज़रत के क़ज़ा
और फरमाया कि अए ग़फ़लत शेआर
तूने देखी रहमते परवर-दिगार
अब बता कटने पे है किसका गला
किस पे होगा वार इस शमशीर का
तू बता अब तेरा हामी कौन है
तेरा इस जंगल मे साथी कौन है
फेंक कर तलवार फरमाया यह ले
और कह अपने दिले पुर दर्द से
मुझको भी है अब उसी का आसरा
अब वही मेरी मदद को आएगा
बन रहा था जो अभी तेरी सिपर
था भरोसा तुझको जिसकी ज़ात पर
उसने देखी जब यह आली हिम्मती
और यह तक़रीरे आं हज़रत सुनी
होगई उसकी तो कुछ हालत ही और
होगई उसकी तो कैफियत ही और
क्या कहूं क्या उसका हाले ज़ार था
रो रहा था उनके क़दमों पर पड़ा

सिपर : ढ़ाल , हाले ज़ार : परेशान हाल , हामी : मददगार , इसतेकलाल : दृढता

हीरा नन्द सोज़

जनाब सोज़ साहब का जन्म १६ मई १६२२ को मियांवली पाकिस्तान में हुआ आपके पिता टेकचंद ज़िल्हा मुज़फ्फर गढ़ में पुलिस अफसर थे, इंजीनियरिंग का कोर्स करने के बाद आप रेल्वे की सेवा से जुड़ गए, इसी दौरान शेर व शायरी से जुड़ाव हुआ, जनाब कुमर जलालाबादी और अफसाना निगार राम लाल से अदब की तरबियत पाई, सोज़ साहब ने अफसाने भी लिखे, जालंधर रेडियो स्टेशन से आप की रचनाऐं प्रस्तुत होती रहीं, आप की शायरी का संकलन 'सूरज मेरे तआकुब में' और अफसानों की तीन पुस्तकें 'काग़ज़ की दीवार' 'साहिल समुंदर और सीप' और 'नक्शगर' प्रकाशित होचुके हैं ।

जब भी कहीं पे मिदहत-ए-शाने खुदा हुई ।
ज़िक्रे रसूले पाक से ही इब्तदा हुई ।।
वह पा गया निजात गुनाहों के बोझसे ।
महशर में जिस को उनकी शफाअत अता हुई ।
नूरे खुदा था रुख़ पे रिसालत मआब के ।।
परवाना वार आप पे दुनिया फ़िदा हुई ।
हर उम्मती पे रंज व मसायब की धूप में ।।
साया फिगन इन्हीं के करम की रिदा हुई ।
अकसीर होगी मेरी बसारत के वास्ते ।।
मुझको नसीब उनकी अगर ख़ाके-पा हुई ।
ऐ शाहे मुर्सलीन किताबे-मुबीन से ।।
फितरत तेरे गुलाम की हक़ आशना हुई ।
उतरे हैं जब भी ज़हेन में अशआर नात के ।।
अए 'सोज़' उनसे मेरी अक़ीदत सिवा हुई ।

❖❖

शफाअत : गुनाहों की मआफी की सिफारिश , साया फिगन : छाया , रिदा : चादर , अकसीर : लाभदायक , बसारत : दृष्टि, मुर्सलीन : रसूलों के रसूल , मसायब : संकट , सिवा हुई : अधिक हुई

कृष्ण कुमार सिंह 'मयंक' अकबराबादी

उर्दू हिंदी के प्रसिद्ध शायर मयंक अकबराबादी का जन्म मथुरा में हुआ, आप हज़रत सूफ़ी बिस्मिल नक्शबंदी के शिष्य हैं, बुनियादी तौर पर ग़ज़ल कहते हैं , आप स्वभाव से एक धार्मिक व्यक्ति हैं , बड़े प्रेम और श्रद्धा भाव से आपने भजन, हम्द नात व सलाम लिखा हैं, हिंदी और उर्दू भाषा में आपकी शायरी की कई पुस्तकें प्रकाशित हुई है, (कुछ गीत नाम के) जज़्ब-ए-इश्क़, मयंक की ग़ज़लें, मयंक की शायरी और जुनून, आप की नातों का संक्लन है 'सिम्ते काशी से चला, नातों का संकलन मक़्तब-ए-दीन व अदब लखनऊ से प्रकाशित हुआ है ।

अब यही है वज़ीफा मेरा, सरवरे-अंबिया मुस्तफा ।
आप की याद है बंदगी, आप का ज़िक्र, ज़िकरे खुदा ।।
आप हैं मज़हरे किबरिया, आप रहमत की ठंडी हवा ।
आप का नूर ऐ मुस्तफा, मरहबा मरहबा मरहबा ।।
ज़र्रे ज़र्रे से आई सदा, सरवरे अंबिया मुस्तफा ।
आप ही से रोशन सहर, आप ज़र्रे को करदें गौहर ।।
शम्स की रोशनी आपसे, आप की ख़ाके पा है क़मर ।
आप हैं नूरे ज़ाते खुदा, सरवरे अंबिया मुस्तफ़ा ।।
आप का जब इशारा हुआ, पत्थरों ने भी कलमा पढ़ा ।
आपके सामने या नबी, सब दरख़्तों ने सजदा किया ।।
आप ही हैं हबीबे खुदा, सरवरे अंबिया मुस्तफ़ा ।
आप को जो सताते रहे, उन पे रहमत लुटाते रहे ।।
अहले मक्का के ज़ुल्म व सितम, आप हंसकर भुलाते रहे ।
आप ने बख़्शी सब की ख़ता, सरवरे अंबिया मुस्तफ़ा ।।
या नबी अब करम कीजिए, अपने दर पे बुला लीजिए ।
एक दिन पहुंचे तयबा 'मयंक' इसकी किस्मत जगा दी जिए ।।
है बुलंद आपका मर्तबा, सरवरे अंबिया मुस्तफ़ा ।

सरवरे अंबिया : महान नबी , मरहबा : प्रिय , तयबा : मदीना, अंबिया : नबी(बहुवचन) , मज़हरे किबरिया : क्षेष्ठता का उजागर करना

राजेन्द्र बहादुर 'मौज' फतहगढ़ी

राजेंद्र बहादुर 'मौज' पुत्र राम किशोर सक्सेना का जन्म ३ जुलाई १९२२ बहबलपुर तहसील छेरादु ज़िहा फरूखाबाद में हुआ, आपने वकालत पास की थी और उसे ही अपना पेशा बनाया, आप विभिन्न संस्थानों जैसे उत्तर प्रदेश एकाडमी अपराधिक निर्मुलन समिति अंजुन-ए-तरक्की उर्दू फखरुददीन मेमोरियल कमीटी और ज़िल्हा बार एसोसीएशन के सदस्य और विभिन्न पदों पर आसीन रहे, आपने शायरी का आग़ाज़ १९३५ में किया, आपने कई पुस्तकें लिखीं हैं 'तूफान' १९५४, 'मौज व साहिल' १९५८ 'मौज दर मौज' १९८० आदि आपको छह पुस्तकों पर उत्तर प्रदेश एकाडमी से पुरस्कार प्राप्त हुए ।

ख़ालिक़ ने संवारा है हर काम मोहम्मद का ।
गिरतों का सहारा है एक नाम मोहम्मद का ।।

खुमखान-ए-वहदत है कुरान जिसे कहिए ।
लबरेज़ मए इरफां है जाम मोहम्मद का ।।

औहाम की जुलमत में एक शम-ए हिदायत है ।
भटकी हुई दुनिया को पैग़ाम मोहम्मद का ।।

तसवीरे हक़ीक़त है एक दरसे मोहब्बत है ।
हर बात मोहम्मद की हर काम मोहम्मद का ।।

ऐ 'मौज' सहारे को तूफाने हवादिस में ।
एक नाम खुदा का है एक नाम मोहम्मद का ।।

❖❖

खुमखाना-ए-वहदत : एक ईश्वर वाद का नशा , औहाम : भ्रम , जुलमत : अंधेरा, हवादिस : घटना

जगदीश चन्द जैन 'जगदीश'

१८ नवंबर १९२२ को आप का जन्म दिल्ली में हुआ, कॉलेज की शिक्षा के बाद फ़ौज की नौकरी और दूसरे महा विष्व युध्ध के दौरान फ़ौजी जिम्मदारियों में व्यस्त रहे, फ़ौजी नौकरी से पेंशन ले कर टेलीग्राफ में नौकरी की, १९७१ से बाक़ायदा शेर कहना शुरू कर दिया, जनाब शमीम करहानी, साहिर होशयारपुरी, सागर निज़ामी, जावेद वशिष्ट और ऋषि पटयालवी जैसे सुख़नवरों को कलाम दिखाये, लेकिन जनाब लब्भूराम जोश मलसियानी की शायरी से सब से ज़्यादा प्रभावित हुए, और जोश साहेब को ग़ायबाना तौर पर अपना गुरू मानते रहे, श्री जगदीश जैन हल्क़-ए-तशनगाने अदब देहलवी के बरसों सदर रहे, आपकी शायरी में रूहानी आदर और सदाचार्य की परछाइयां हैं, आप खास नशिस्तों के शायर हैं ।

वो मैदाने क़यामत हो कि गलियां हों मदीने की ।
वहीं सारी ख़ुदाई है, मेरे आक़ा जहां तुम हो ।।
ज़मीं की पस्तियों को जा मिलाया अर्श से तुमने ।
उरूजे आदमीयत के यक़ीनन आसमां तुम हो ।।

☆

बादए-इश्क़े नबी से जिस का दिल सरशार है ।
दर हक़ीक़त ऐसा मैकश, ख़ुल्द का हक़दार है ।।
यूं तो दुनिया में हज़ारों ही नबी आए मगर ।
शाहकारे-बज़्मे फ़ितरत आप का किरदार है ।।
मौजे-तूफ़ाने हवादिस, उसको छू सकती नहीं ।
जिस सफ़ीने का खिवइया अहमदे मुख़तार है ।।
कहना क्या 'जगदीश' की तक़दीर का ऐ दोस्तो ।
इसके दिल में भी हबीबे-किबरिया का प्यार है ।।

पसतियांः गिरावटें , उरूज : बुलंदी , सरशारः मस्त , शाहकारे बज़्मः इशवर की सजाई हुई महफिल , हवादिस : हादसे का (दुःखद घ्टनायें) , सफ़ीनाः कश्ती, नाव , हबीबः इश्वर के धनिष्ट मित्र , सरशार : मस्त, बादाए इश्क : इश्क की शराब

मन्ज़र के. मदना

श्री मन्ज़र के. मदना का जन्म ६ अक्तूबर १९२० को कर्नाटक के ज़िल्हा गुलबर्गा, तमापुर में हुआ, आपने एम.बी.बी.एस., एफ.सी.जी.पी. की डिग्रियां प्राप्त कीं, डिस्टिरिक्ट सर्जन और डिप्टि डायरेक्टर के पदों पर आसीन रहे, सेवानिवृत्ति के पश्चात आपने पूरा समय साहित्य को समर्पित करदिया, आपकी उर्दू, हिंदी, अंग्रेज़ी और कन्नड भाषा में पुस्तकें प्रकाशित हो चुकी हैं । मंज़र ब मंज़र आपके शेरी मजमूए प्रकाशित हो चुके हैं, 'इरफाने सुखन' और हिंदी शेरी मजमूआ 'नील कमल' पर आपको सरकारी पुरस्कार मिला, आपकी दो पुस्तके हिंदी में एक अंग्रेज़ी और छह पुस्तकें कन्नड़ में प्रकाशित हुई हैं, आपका विभिन्न साहित्य संस्थानों में सक्रीय सहभाग रहा है आपको ख्याल कर्नाटक और साहित्य मार्तुन्ड जैसी उपाधियों से सम्मानित किया गया है ।

जहां में रूयते माहे अरब जिस दिन हुई होगी ।
ज़मीं से अर्श तक एक नूर की चादर बिछी होगी ।।
खुदाए दो जहां जिस पर हुआ शैदा वही जाने ।
वह क्या अंदाज़ होगा , क्या अदाए दिलबरी होगी ।।
तमन्ना है तो उसकी है मुकददर है तो उसका है ।
नज़र जिसकी तुम्हारे नक्शे पा को चूमती होगी ।।
खुदा खुद मेज़बां ठहरा हबीबे पाक का अपने ।
तो फिर कुदरत ने उसकी मेहमानी क्या न की होगी ।।
खुदा उसका है और सारी खुदाई भी उसी की है ।
मोहम्मद होगए जिस के फिर उसको क्या कमी होगी ।।
खुद अपनी शकल नाज़िर को नज़र आती नहीं 'मंज़र' ।
नज़र फिर क्या जमाले मुस्तफा को देखती होगी ।।

❖❖

रूयते माहे अरब : अरब के चांद का दर्शन (पैग़म्बर मोहम्मद का जन्म) , शैदा : आशिक , नाज़िर : देखनेवाला , मेज़बां : अतिथ्य करने वाला

राजेंद्र नारायण सक्सेना 'बिस्मिल' शम्साबादी

उत्तर प्रदेश के ज़िला फर्रूखाबाद की एक बस्ती, शम्साबाद में श्री बिस्मिल शस्साबादी एक धनवान, इल्म दोस्त, कायस्थ घराने में श्री देवीचरणजी के यहां १७ नवम्बर १९२० को पैदा हुए, प्राथमिक शिक्षा मकतब में हुई, फिर गांव के ऐंग्लो वर्नाक्युलर स्कूल से आठवीं और क्रिश्चियन हाई स्कूल फर्रूखबाद से दसवीं की शिक्षा प्राप्त की, बरेली कॉलेज से बी.ए. और १९४२ में क़ानून की डिग्री करके वकालत का पेशा अपनाया, श्री बिसमिल को शाममोहन लाल जिगर बरैलवी की शागिर्दी हासिल थी, जिगर साहब की सुपुत्री आपकी धर्मपत्नी हैं, आप के चार संकलन 'गुले-सहरा' 'ज़ख़मे-निहां', 'रिस्ते-छाले' और 'खिश्ते-हरम' है ।

नाज़िशे हस्ती, सरवरे आलम, सल्ललल्लाहो अलैहे व-सल्लम।
सुब्हे-अज़ल के नय्यरे-आज़म सल्ललल्लाहो अलैहे व-सल्लम ।।

फ़ख़्रे नबूवत, हादिये-अकबर, साए-रहमत शाफए महेशर ।
शफ़क़ते-कामिल, मोनिसे-आलम सल्ललल्लाहो अलैहे व-सल्लम ।।

रूये मुनव्वर इक गुले-ख़न्दां, जाने बहारे गुलशने-यज़दां ।
मौजे तबस्सुम सुब्हा का आलम सल्ललल्लाहो अलैहे व-सल्लम।।

चश्मे सियह सरचश्मये इरफां, लौहे जबीं गंजीनये ईमां ।।
राज़े-वजूदे हस्त के महरम सल्ललल्लाहो अलैहे व-सल्लम ।।

क़ुरबे ख़ुदा मेराज की मंज़िल, इंसानों में आप को हासिल ।
आप से क़ायम अज़मते-आदम सल्ललल्लाहो अलैहे व-सल्लम ।।

❖❖

हस्तीः जिसपर जीवन को गर्व है , सरवरे आलमः राजा , सुब्हे अज़लः विश्व का प्रारंम्भ
नययरे आज़मः सूर्य , वजूदे हस्तीः जीवन , गंजीना : खज़ाना,
शफ़क़त : महेरबानी , मोनिसे आलम : विश्व के मित्र

शिव प्रसाद 'जावेद' वशिष्ट

भारत की धरती पर मौलवी अबदुल हक़ के आखरी शागिर्द, जावेद वशिष्ट, दिल्ली कालिज से उर्दू में एम.ए. करने वाले पहले विद्यार्थी थे, आप का जन्म ५ जून १६२० को फ़तेहपुर बिल्लौच तहसील बल्लभ गढ़, फ़रीदाबाद, हरियाणा में हुआ, जावेद वशिष्ट ने दक्षिणी भाषा का गहराई से अध्ययन किया, आप हरियाणा उर्दू एकैडमी के प्रथम सचिव भी थे, ३० जनवरी १६६४ को आप का निधन हो गया, आप ने बहुत सी पुस्तकें लिखीं हैं, आप जनाब शमीम करहानी के शागिर्द बने, आप को बहुत से इनाम व सम्मान भी मिले ।

'जावेद' बरहमन के मन में जो धुन समाई ।
पैग़म्बरे-ख़ुदा की उस ने कथा सुनाई ।।

फ़ारा की चोटियों पर वह सुबह जगमगाई ।
दुनिया में रौशनी का पैग़ाम ले के आई ।।

पैगामे नूरे-वहदत, पैग़ामे-नूरे वाहिद ।
पैगामे हक़-परसती, पैग़ामे हक़ नुमाई ।।

ग़ारे-हिरा में उतरी, ईमान की तजल्ली ।
तौहीद का उजाला, ले कर किताब आई ।।

इक नूर का है आलम , आए नज़र तो कैसे ।
सर-चश्मऐ तजल्ली, है ज़िल्ले मुस्तफ़ाई ।।

❖❖

फ़ारां: एक पवित्र पर्वत , नूरे वहदत: इश्वर भकति , हक परस्ती: सच्चाई का साथदेना
हक़ नुमाई: सच्चाई दिखाना , ग़ारे हिरा: वह गुफा जिस में छुप कर पैग़म्बर मुहम्मद प्रार्थना करते थे
तजल्ली: रोशनी-चमक , चश्मए: झरना , ज़िल्ले मुस्तफाई : पैगंबर का साया

बेनी नारायण 'बेकल'

महाराजा लक्ष्मी नारायण के सपूत और राय खेम नारायण 'रिन्द' के भाई बेनी नारायण लाहौर में रहते थे, आर्थिक तंगी के कारण कल्कत्ता चले गए, मगर बद-क़िस्मती ने साथ न छोड़ा, हैदर बख़्श 'क़ाबिल' ने उन की मुलाकात एक हिंदुस्तानी ज़बानदां रूबक से कराई, जिसने बेनी नारायण को नौकरी पर रख लिया, इन्हों ने 'दीवाने जहां' तरतीब दिया है, जो उर्दू शोअरा का संकलन है, एक और किताब 'क़िस्साऐ शाहे दरवेश' लिखी जिसका मज़मून फ़ारसी 'क़िस्सऐ नज़्में हिलाली का है ।

कर आग़ाज़े सुख़न हम्दे ख़ुदा से ।
फिर उसके बाद नाते मुस्तफ़ा से ।।

ख़ुदा ख़ालिक़ हैं, हम हैं आफ़रीदा।
नबी जितने हैं, सब हैं बरगुज़ीदा ।।

मुहम्मद पर हुई ख़त्में रिसालत ।
अली है, मालिके मुल्के विलायत ।।

हमेशा याद तू इनको किया कर ।
इन्हीं का साग़रे उल्फ़त पिया कर ।।

इलाही तेरे बन्दे जितने हैं ख़ास ।
जनाब उनकी में रखता हूं मैं इख़लास ।।

मुझे तू इस वसीले से शबो-रोज़ ।
ग़मो पर रख मुज़फ़्फ़र और फ़ीरोज़ ।।

❖❖

आग़ाजे सुख़नः बात की शुरुआत , आफ़्रिदाः पैदा किऐ हुऐ , बरगुज़ीदाः महत्तवपूर्ण , वसीले : द्वारे , मुज़फ़्फ़र : सफल , फिरोज़ : कामियाब

हिम्मत राय शर्मा

हिम्मत राय शर्मा एक उच्चकोटी के फनकार, शायर, चित्रकार, कहानीकार यानी एक बहुआयामी शख़सियत के मालिक थे, इन्हें उर्दू, फ़रसी, पंजाबी, हिन्दी, बंगाली, गुजराती, मराठी और अंग्रेज़ी भाषाओं पर महारत हासिल थी, आपने कई फिल्मों के लिए गीत लिखे, आप अदाकारी के साथ साथ क्लासिकल संगीत में भी माहिर थे, हिम्मत राय शर्मा का जन्म २३ नवम्बर १६१८ को ना रोदाल कस्बे ज़िला सियालकोट में एक पढ़े लिखे परिवार में हुआ था, अमृसर से मैट्रिक करने के बाद आप कलकत्ता चले आए, यहां आकर फिल्मी दुनिया से जुड़ गए, आप एक रोशन ख्याल शायर भी थे, हाल ही में उनका निधन हुआ है ।

हम्द बारी के बाद अए ख़ामा ।
मय वहदत का भर के ला एक जाम ।।
दिल में रखता हूं एक जज़्ब-ए-पाक ।
है मुझे एहतेरामे पाक कलाम ।।
क्या सुनेंगे वो हाले दिल मेरा ।
है गुज़ारिश ब-तरज़े इस्तेफहाम ।।
बा अदब अए नकीबे नुत्के ज़ुबां ।
लब पे आता है अब हुज़ूर का नाम ।।
अशरफ-उल-अंबिया रसूल अल्लाह ।
मज़हरे ज़ुलजलाल व अल इकराम ।।
आमिर व ताजदार-ए-दुनियां व दीन ।
ना-ख़ुदाए सफीन-ए-इस्लाम ।।
जिन के दम से दहूर को है सबात ।
ख़ाके पा जिन की रशके सद गुलफाम ।।
जिनके जलवों पे रोज़ सुबह व शाम ।
क्यों न सदके हों ज़ाहिदान-ए-अज़ाम ।।

हम्दबारी : खुदा की प्रशंसा , ख़ामा : क़लम , मय वहदत : एक ईश्वर की शराब , ज़ाहिद : इबादत करने वाला , ब-तरज़े इस्तेफहाम : प्रश्नात्मक , अशरफुल अंबिया : पैग़म्बरों में श्रेष्ठ , इकराम : आदरणीय ,सफीना : कशती , सबात : स्थाई , अज़ाम : महान , ज़ाहिद : दुनिया को न चाहने वाल

सरदारा राम 'साबिर' अबूहरी

आप १५ सितंबर १६१६ को धर्मपुर ज़िला फिरोज़पुर में ज़मीनदार घराने में पैदा हुए, लाहौर में 'मुंशी' फाज़िल और बी.ए. किया, फिर दिल्ली से अंग्रेज़ी साहित्य में उच्चश्रेणी में एम.ए. किया, १६७७ में चीफ सुपरिटेंडेन्ट टेलीग्राफ पश्चिमी बंगाल के पद से सेवानिवृत्त होकर फरीदाबाद में स्थाई रूप में रहने लगे, शायरी का शौक़ तो बचपन से ही था, ऋषि पटियालवी ने शायरी में आपका मार्गदर्शन किया, आप उर्दू, हिन्दी , पंजाबी और फारसी भाषा के अच्छे जानकार हैं, आपकी शायरी के दो संकलन 'नवाए जुनून' १६७८, नवाए इश्क़ १६८६ में प्रकाशित होचुके हैं आप फारसी में भी शेर कहते हैं ।

पयम्बर नबी, रहनुमा बन के आए ।
मोहम्मद रसूले खुदा बन के आए ।।
सिखाए उख़ुव्वत के आदाब सब को ।
मुहब्बत के नग़मा सरा बन के आए ।।
किया शिर्क से पाक अहले जहां को ।
वह तौहीदे-हक़ की नवा बन के आए ।।
मुनव्वर किया ज़हने नौए बशर को ।
वह इरफाने-हक़ की ज़िया बन के आए ।।
मिटा डाला हर एक रस्मे कुहन को ।
वह एक अहदे नव की बिना बन के आए ।।
ज़ियारत करूं उनके रौज़े की 'साबिर' ।
जो दुनिया में ख़ैरुल-वरा बन के आए ।।

❖❖

उख़ुव्वत : भाईचारा , शिर्क : अधर्मिक , तौहीदे हक़ : एकेशवरवाद , मुनव्वर : रौशन , इरफाने हक़ : सत्य ईश्वर की खोज , ज़िया : रौशनी , ज़ियारत : दर्शन , रौज़ा : पैग़म्बर मुहम्मद का समाधी स्थान , ख़ैरुल वरा : भला चाहनेवाला

भगवानदास 'बर्क़'

हरियाना के बुजुर्ग शायर ज़िला अंग पंजाब में ४ फरवरी १९१८ को जन्मे, मुंशी फ़ाज़िल और अदीबे फ़ाज़िल की डिग्री प्राप्त करने के बाद अध्यापन का पेशा अपना लिया और लम्बे अर्से तक हरियाना के शिक्षा विभाग से जुड़े रहे, आप जनाब मौलवी अल्लादीन 'मुज़फ़्फ़र के शगिर्द थे, पत्र पत्रिकाओं में कलाम छपता रहा, रोहतक में रहने लगे, शेरी मजमूआ 'मेमारे क़ौम' के नाम से प्रकाशित हो चुका है ।

हुआ जब से तेरा करम या मुहम्मद ।
रहा दिल में कोई न ग़म या मुहम्मद ।।

तेरी ख़ाके पाये मुक़द्दस को पहुंचे ।
न दारा, न खुसरौ, न जम, या मुहम्मद ।।

हमें भी तो आशिक़ से अपने मिला दे ।
तेरे दर पे आये हैं हम या मुहम्मद ।।

तेरा हुस्ने सीरत जो तहरीर कर दे ।
कहां से वो लाऊं क़लम या मुहम्मद ।।

लगे भागने कुफ़्रो बातिल वहां से ।
जहां तेरा पहुंचा क़दम या मुहम्मद ।।

तेरे दर पे जब आगए 'बर्क़' तो अब ।
तेरे दर पे निकलेगा दम या मुहम्मद ।।

❖❖

करमः कृपा , मुक़द्दसः पवित्र , दाराः ईरान का राजा , सीरतः चरित्र
कुफ्रो बातिलः अधर्मी-नास्तिक

जगन्नाथ 'आज़ाद'

जन्मः ५ सितम्बर १६१८ को ईसा खैल में हुआ, आप के पिता तिलोक चंद महरूम ईसा खैल में हेड मास्टर थे, 'आज़ाद' ने एम.ए. का इमतेहान लाहौर से पास किया, जम्मू यूनिवरसिटी के उर्दू विभाग में प्रोफेसर नियुक्त हुए, अंजुमने तरक़्क़ी-ए-उर्दू के सदर बने, आप माहिरे इक़्बालियात माने जाते थे, आप की विभिन्न पुस्तके हैं, जो उर्दू नज़्मों व नस्र का बहुमूल्य सरमाया मानी जाती हैं, आप का नातिया संग्रह 'नसीमे हिजाज़' १६६६ में 'महरूम' लिटरेसी सोसाइटी नई दिल्ली की तरफ से प्रकाशित हुआ, आप की नातिया नज़्म का डॉ. मोहम्मद हमीदुल्ला ने फ्रानसीसी ज़बान में अनुवाद किया, फ़रवरी १६६३ में ग़ालिब एकाडमी ने 'आज़ाद' साहब को नातिया कलाम पर पहला पुरस्कार दिया, २४ जुलाई २००४ को आपका निधन हुआ

सलाम उस ज़ाते-अक़्दस पर, सलाम उस फ़ख़्रे दौरां पर ।
हज़ारों जिसके एहसानात हैं, दुनियाए-इम्कां पर ।।

सलाम उस पर, जो हामी बनके आया ग़मनसीबों का ।
रहा जो बेकसों का आसरा , मुशफ़िक़ ग़रीबों का ।।

सलाम उस पर कि जिसने बेज़बानों को ज़बां बख़्शी ।
सलाम उस पर कि जिसने नातवानों को तवां बख़्शी ।।

सलाम उस पर जलाई शाम-ए-इरफ़ां जिसने सीनों में ।
किया हक़ के लिए बेताब सजदों को जबीनों में ।।

बड़े छोटे में जिसने एक उख़ुव्वत की बिना डाली ।
ज़माने से तमीज़े बन्दा ओ आक़ा मिटा डाली ।।

सलाम उस पर फ़क़ीरी में निहां थी जिस की सुल्तानी ।
रहा ज़ेरे-क़दम जिसके शिकोहे शाने ख़ाक़ानी ।।

❖❖

अक़्दसः पवित्र , फ़ख़्रे दौरांः अपने समय की महत्वपूर्ण हसती , दुनियाए इम्कांः संसार
हामीः मददगार , मुशफ़िक़ः मेहरबान , नातवांः निर्बल , तवांः शक्ति , जबीनोंः माथा
उख़ुव्वतः भाईचारा , बिनाः नीव रखना , ज़ेरे कदमः पांव के नीचे , निहां : छुपा हुआ

वामदेव ऋषि पटियालवी

वामदेव ऋषि पटियालवी पुत्र श्री राम चंद्र मिश्रा का जन्म ज़िला होशियारपुर पंजाब में २६ जनवरी १६१७ को हुआ बी.ए. पास करने के बाद आपने पटियाला में नौकरी की यहीं पर साहित्य व अदब से लगाव बढ़ा यहीं पर नसीम नूर महल्ली और जोश मलसियानी का मार्गदर्शन प्राप्त हुआ, आपकी पुस्तकें हैं जायज़े, आतिशे नग़मा, रेगे रवां, लहू पुकारेगा आस्तीं का, आदि, उत्तर प्रदेश और बिहार की उर्दू अकादमियों की ओर से आपको पुरस्कार दिए गए , आप की रचनाएं लगातार पत्र पत्रिकाओं में प्रकाशित होती रही हैं । मुशायरे और सेमीनारों में भी आपकी उपस्थिति लगातार बनी रहती हैं ।

ऐ मोहम्मद , ऐ मुकर्रम , ऐ करीम
मैने उस जलवे को देखा आप में
ऐ जमील व पैकर-ए-हक़, ऐ रहीम
खा़ल्क़ है शाने-मोअल्ला आप में

❖

आपकी तारीफ़ कोई क्या करे
आपकी तारीफ़ हो सकती नहीं
मुझ से बेबस , मुझ से बेमक़दूर से
आपकी तौसीफ़ हो सकती नहीं

❖

ऐ रसूल अल्लाह , अए सल्ले अला
आपने अदना को आला कर दिया
हर तरफ़ है आप से नूर ओ ज़िया
आपने दिल में उजाला कर दिया

❖❖

पैकरे-हक़ : सत्य की सूरत , ख़ल्क : पैदा होना , शाने मोअल्ला : अल्ला की शान , बे मक़दूर : भागयहीन , तौसीफ : प्रशंसा

कृपाल सिंह बेदार

आप सरदार खुशहाल सिंह के स्पूत हैं, आप का जन्म २० दिसम्बर १९१६ को ज़िला शेखपुरा, तहसील ननकाना साहब के एक गांव खंगरा वाला में हुआ, आप ने पंजाब विश्वविद्यालय से फारसी में एम.ए किया और सिख नेशनल कॉलेज में फारसी उर्दू के गुरू नियुक्त हुए, १९४७ में बंटवारे के समय पटियाला चले आए, १९५७ में मालीर कोटला में म्युनिसिपल कमेटी के एक्ज़ीक्योटिव अफसर नियुक्त हुए, १९६७ में पंजाब यूनीवरसिटी पटियाला के फारसी विभाग में नियुक्ति हुई, १९७७ में दिल की बीमारी में निधन होगया, जब शायरी शुरू की तो 'नंद किशोर आखगर के शागिर्द बने, १९६५ में पंजाब सरकार ने 'अदीबे आला' का सम्मान दिया आपका कलाम आपकी ज़िंदगी में न छप सका ।

ऐ के तुझ से सुबहे-आलम को दरख़शानी मिली ।
साग़रे-ख़ुरशीद को सहबाए-नूरानी मिली ।।
ऐ के अनवारे-हक़ीक़त से बना पैकर तेरा ।
हैरते-आईना-ए तख़लीक़ है जौहर तेरा ।।
ऐ कि तुझ पर आशकारा राज़हाय कायेनात ।
तेरी हस्ती, इब्तेदा व इन्तेहाये कायनात ।।
ज़ौ फ़िशां, तेरी मुहब्बत है दिलों में इस तरह ।
अक्से-अन्जुम मुज़तरिब आबेरवां में जिस तरह ।।
इस क़दर तेरी करामत की फ़रावानी हुई ।
बेकसों को दौलते-परवेज़ अरज़ानी हुई ।।
हाकिमो-महकूम को तूने बराबर कर दिया ।
ज़र्रऐ नाचीज़ को हम्दोशे अख़तर कर दिया ।।
आसमानी अज़मतो-तक़दीस का मज़हर है तू ।
मुख़्तसर ये है ख़ुदा का ख़ास पैग़म्बर है तू ।।

❖❖

दरख़शानीः चमक-दमक , ख़ुरशीदः सूर्य , सहबाए नूरानीः चमकदार शराब , आईनाए तखलीकः रचना इन्तेहाः अंत , फिशांः प्रकाशमय , अक्से अन्जुमः सितारों की परछाइयां , मुजतरिबः व्याकुल , करामतः चमतकार , फरावानीः भरमार , अरज़ानी : सस्ता , हाकिमो महकूमः राजा व रंक , हम्दोशे अख़तरः सितारें के बराबर , मज़हरः दिखलाने वाला

बनारसीदास 'शैदा' अम्बालवी

केशव राम भारती के पुत्र 'शैदा' साहब हरियाणा के बुज़ुर्ग शायर हैं , आप १६ अक्तूबर १६१६ को कस्बा मलाना तहसील व ज़िला अंबाला में पैदा हुए, आप इतिहास में एम.ए. और बी.एड. हैं, गव्हर्नमेंट कॉलेज चन्डीगढ़ में प्रोफेसर रहे, कई वर्ष हिसार में डिप्टी एजूकेशन अफ़सर भी रहे, आप जनाब 'जोश' मलसियानी के शागिर्द हैं, इससे पहले मौलाना ताजवर नजीबाबादी और आबिद लाहौरी से भी इस्लाह ली, आपके चार शेअरी मजमूए 'वक़्त की आवाज़' (नज़्में) 'दिल की आवाज़' (ग़ज़ल), 'धड़कने' (क़्तआत) का संग्रह और 'उलझनें (रुबाइयात) छप चुकी हैं ।

सबक़ आमोज़ गुफतारे मोहम्मद ।
हयात अफ़रोज़ किरदारे मोहम्मद ।।
लुटाता है वो दौलत दीने हक़ की ।
वही है एक दरबारे मोहम्मद ।।
वो खुद है बे-नियाज़े हुस्ने जन्नत ।
जो रहता है तलबगारे मोहम्मद ।।
गुज़र जिसमें नहीं बादे खज़ां का ।
वो है गुलबार गुलज़ारे मोहम्मद ।।
दुआयें कीं मुखालिफ़ के लिए भी ।
कोई देखे तो किरदारे मोहम्मद ।।
उसे हासिल है दीदारे इलाही ।
जिसे हासिल है दीदारे मोहम्मद ।।
अयां उसपर रूमूज़े हर दो-आलम ।
नुमायां जिसपे असरारे मोहम्मद ।।
जहां झुकते हैं सर गर्दन कशों के ।
वह अए 'शैदा' है सरकारे मोहम्मद ।।

❖❖

गुफतार : बात चीत , बेनियाज़ : बे परवाह , बादे ख़ज़ां : पतझड़ की हवा , अयां : ज़ाहिर , नुमायां : स्पष्ट , असरार : राज़

पंडित रत्नमोहन ज़ुत्शी 'ख़ार' देहलवी

दिल्ली की तहेज़ीब व शराफ़त के नमूने और दिल्ली की क्लासिकल शायरी के अग्रणीय कवि जनाब 'ख़ार' देहलवी हज़रत नवाब मिर्ज़ा सिराजउददीन सायल दहेलवी के शागिर्द थे, आप कशमीरी ब्राहमणों की नस्ल में १५ जनवरी १९१६ को लाहौर में पैदा हुए, आप प्रोफ़ेसर त्रिभुवन नाथ ज़ार दहेलवी के पुत्र और आनंद मोहन 'गुलज़ार' देहलवी के बड़े भाई थे, 'ख़ार' साहब की शिक्षा दिल्ली में हुई, लखनऊ यूनीवरसिटी से बी कॉम करने के बाद आपने सरकारी नौकरी की और जनवरी १९७५ में ५७ साल की आयु में मिनिस्टरी ऑफ हाउसिंग में अन्डर सेक्रेटरी के ओहदे से रिटायर हुए, आपका पहला संकलन 'खलिश' १९७९ में और दूसरा मजमूआ 'ख़ारज़ार' १९८६ में छपा, कुछ बरसों पहले देहान्त हुआ ।

दुनिया तो क्या है दीन की दौलत तेरे निसार ।
जाने-अज़ीज़ ख़त्मे रिसालत तेरे निसार ।।
महेशर में तू करेगा शिफ़ाअत तेरे निसार ।
महबूबे हक़ है तू , तेरी उम्मत तेरे निसार ।।
तुझको मिला है 'सरवरे-कौनैन' का लक़ब ।
दोनों जहां की अज़मतो हुर्मत तेरे निसार ।।
अज़्बस कलामे पाक का तुझ पर हुआ नुज़ूल ।
बेशक़ फ़साहत और बलाग़त तेरे निसार ।।
हासिल जिसे हो कुर्ब तेरा वो है खुश नसीब ।
दुनिया के ऐश इशरते-जन्नत तेरे निसार ।।
खैरूलबशर जहान में क़हतुररेजाल है ।
आदम बखुद है खुद बशरीयत तेरे निसार ।।
लाया है 'ख़ार' चुनके अक़ीदत के चन्द फूल ।
है आज तेरा जश्ने विलादत तेरे निसार ।।

❖❖

शिफ़ाअत : मोक्ष की सिफारिश , अज़्बस : कम शब्दों में , फ़साहत : सही समय पर की गई बात , बलाग़त : कलाम की बुलन्दी , कुर्ब : निकटता , कहेतुररेजाल : अच्छे लागों की कमी, नुज़ूल : उजागर

किशोर चन्द सेन 'हक़ीर' आस्तानी

किशोर चन्द सेन क़स्बा मियानी तहसील बहेलवाल, ज़िला सरगोधा में पैदा हुए, मुम्बई यूनीवरसिटी से अर्थशास्त्र में एम.ए. किया, और गोल्ड मेडल हासिल किया, सेंट ज़ैवियर्स कॉलेज में पढ़ाई के दौरान डॉ. सर मोहम्मद 'इकबाल' स्कोलरशिप और दूसरे कई पुरस्कार प्राप्त किए, अमरीका से भी पी.एच.डी. हासिल की, आपने अर्थशस्त्र पर आधारित कई पुस्तकें लिखीं हैं, सात साल मुम्बई युनीवरसिटी में प्रोफेसर और दो साल शिकागो यूनीवरसिटी में विज़िटिंग प्रोफेसर रहे, उर्दू और अंग्रेज़ी दोनों ज़बानों में नज़्में लिखते थे, 'अफ़कारे' गुरेज़ां और ,खब्तो ज़ब्त आपकी काव्य पुस्तके हैं, बीमारी के कारण १९८६ में देहान्त हो गया ।

तमाशा-गर, तमाशाई तमाशा भी तुम्हीं से है ।
के हो अब दावरे कौनो मकां अब ला मकां तुम हो ।।
मुकर्रर ही न हों जिसमें हदें सैले तलव्वुन की ।
अभी तुम ज़र्रा-ए-खाकी अभी दोनों जहां तुम हो ।
मसीहाई मसीहों की फ़कीरों की ज़ुबूं हाली ।
गु रूरे महेविशां तुम हो नेयाज़े मैकशां तुम हो ।।
ज़रा भी जिसकी शिद्दत में कमी बेशी नहीं होती ।
इस अबदी प्यास के मुखतार तुम पीरे मुगां तुम हो ।।
हमारे दरमियां पर्दा न वाजिब है न मुमकिन है ।
कि सबके राज़ तुम हमराज़ तुम हो राज़दां तुम हो ।।
उसे अफ़सोसे माज़ी फ़िक्र फ़ुर्दा आज का ग़म क्या ।
के जिसके हाल पे ऐ जाने जानां मेहरबां तुम हो ।।
चलो माना 'हक़ीरे' बेनवा तुम हेच हो लेकिन ।
कभी रोबे क़लम तुम हो कभी ज़ोरे बयां तुम हो ।।

❖❖

दावरे कौनो मकां : दुनिया का हिसाब किताब देखनेवाला , ला मकां : जिसका कोई मकां नही-ईश्वर, ज़र्रा-एखाकी : मिटटी कांण, फर्दा : भविष्य , हेच : सामान्य , महेवशां : सुंदर

बावा कृष्ण गोपाल 'मग़मूम'

१८ दिसम्बर १६१६ को मौज़ा रोहैल ज़िला अटक पाकिस्तान मे। पैदा हुए, आपके पिता अंग्रेज़ी, उर्दू, फारसी के जानकार थे, 'मग़मूम' साहब ने १६३८ में दयाल सिंह कॉलेज लाहौर से बी.ए. की परीक्षा पास की, हरियाणा में गेज़टेड आफीसर रहे, हज़रत तिलोक चंद्र 'महरूम' और मुंशी बिशेश्वर प्रसाद मुनव्वर लखनवी के शागिर्द रहे, मग़मूम साहब अमरीका कैनेडा और योरोप जा चुके हैं, आपकी सात किताबें प्रकाशित हा चुकी हैं।

नात कहने की जहां दिल में तमन्ना देखी
वहीं जज़बात में तहेरीक भी पैदा देखी
तुझे देखा जो तसव्वुर में नबीए अकरम
तेरे जलवों से ख़जिल बरके तजल्ला देखी
गुलो गुलज़ार में है तेरी ही ज़ुलफों की महक
ज़र्रे-ज़र्रे में तेरे हुस्न की दुनिया देखी
जाहिलियत के ज़माने में रहे मौला पर
एक तेरी ज़ाते मुतह्हर तने-तन्हा देखी
तेरी ताज़ीम है तकरीम है बर रूए ज़मीं
तेरी तौक़ीर सरे-अर्शे मोअल्ला देखी
नात में सूरत-व सीरत है नबी की 'मग़मूम'
इसी आईने में एक हसतिए यक्ता देखी

❖❖

खजिल : लाज्जित , तजल्ला : प्रकाशमय , मुतह्हर : पवित्र , यक्ता : अकेला,
सीरत : गुण , तौक़ीर : इज़्ज़त

सहर नूरे रुख़सारे अहमद का पर्तव ।
शबे तार ज़ुल्फ़े सियाहे मुहम्मद ।।

ज़ियाए जबीं नूरे ख़ुरशीदे ताबां ।
तजल्लीए अंजुम निगाहे मुहम्मद ।।

नक़्शे कफ़े पाकी जलवा गिरी है ।
मदारे सुरैया है राहे मुहम्मद ।।

मुहब्बत है शमशीरे फ़त्हे ज़माना ।
हैं ख़ल्को मुहब्बत सिपाहे मुहम्मद ।।

मदीने की गलियों से अर्शे बरीं तक ।
ज़माने ने देखी है राहे मुहम्मद ।।

मजाज़ाते आलम में 'उम्मीद' रखो ।
हक़ीक़त नुमा है निगाहे मुहम्मद ।।

❖❖

शरफः सम्मान, कौसर तसनीम : जन्नत की नहरें
मस्नद नशीनीः ऊंचे पद पर बैठना, मद्दाहः प्रशंसक खुल्द : स्वर्ग , खिरदः विवेक
रहमतः कृपा, मजाज़ाते आलमः संसार पर पूर्ण अधिकार रखनेवाले,
पर्तव : झलक ,तजल्ली : प्रकाश , दीं : धर्म

पंडित रघुनाथ सहाय 'उम्मीद'

पंडित रघुनाथ सहाय 'उम्मीद' पुत्र पंडित लक्षमणदास का जन्म १० दिसम्बर १६१४ को दहाड़ू ज़िला लुधियाना में हुआ था, एम.ए. की डिग्री लेकर आपने निर्माण विभाग में नौकरी करली, तथा विभाग अफसर के पद से सेवानिवृत्त होगए, आप बसीम हैरती के शिष्य हुए, नज़मी मेहदी से भी सुझाव लिया, १६६८ से १६७७ तक तिश्नगाने अदब के सचिव रहे, ग़ज़ल, सलाम, नात और मनक़बत लिखने में शोहरत हासिल की ।

ग़ुलाम यूं तो हर इक दीं है तेरा आलम में ।
शरफ़ मुझे भी तेरी बंदगी का हासिल है ।।
पिलादे मुझको भी सहबाए कौसर व तसनीम ।
ये बरहमन भी तेरे मैकशों में शामिल है ।।

❖

इज़्ज़ते मसनद नशीनी मिल गई मद्दाह को ।
यह बड़ी क़ीमत मिली है ख़िदमते सरकार की ।।
ग़ैर मुस्लिम हूं मैं लेकिन ख़ुल्द का हक़्दार हूं ।
यह सनद बख़्शी हुई है अहमदे मुख़्तार की ।।

❖

ज़माना है ज़ेरे पनाहे मुहम्मद ।
है अर्ज़-व-समा बारगाहे मुहम्मद ।।

शऊरे-बशर जल्वा गाहे मुहम्मद ।
ख़िरद की है मेराज राहे मुहम्मद ।।

वहां फूट निकला है रहमत का चश्मा ।
जहां पड़ गई है निगाहे मुहम्मद ।।

सियाराम श्रीवास्तव 'नज़र' लखनवी

आप कसबा एजोली ज़िला बाराबंकी उत्तर प्रदेश के ज़मीनदार थे, आप लाला राज बिहारी लाल श्रीवास्तव के घर लखनऊ में पैदा हुए, आपके पिता भी शायर थे और 'इज़्ज़' उपनाम रखते थे, 'नज़र' साहब क्वींस कॉलेज लखनऊ से शिक्षा पूरी करने के बाद रेल्वे के इन्जीनियरिंग विभाग से जुड़ गए, 'नज़र' साहब क़दीर लखनवी के शागिर्द बन गए, सड़क दुर्घटना में घायल हाने के बाद २ मई १६७६ को उनका देहान्त होगया, आपकी पुस्तक 'ज़ख़्मा' १६७७ में छपकर आई ।

लहरा के घटा आई गुले बादा ब-जाम आए
कौसर की फ़िज़ाओं से साक़ी के पयाम आए
अशआर लिखूं ऐसे मैं मदहे मोहम्मद में
क़िरतास पे ख़ामे को अंदाज़े ख़राम आए
ये हुक्मे मशीयत है सफ़ बस्ता रहें क़ुदसी
जब बज़्म में तारों की वो माहे तमाम आए
वो बुत कदए आज़र बन जाए न क्यों काबा
जिस दिल में मोहब्बत हो जो दिल तेरे काम आए
अफ़लाक की राहों से गुज़रे हैं मोहम्मद जब
ख़ामोश फ़िज़ाओं से तारों के सलाम आए
दिल नज़्र करूं मैं भी ईमाने मोहब्बत में
मुझको भी तमन्ना है जल्वा-गहे-बाम आए
दिबाच-ए-हस्ती में उनवां हो 'नज़र' ये भी
इस नाते मोहम्मद में मेरा कहीं नाम आए

❖❖

मदह : प्रशंसा , क़िरतास : काग़ज़ , ख़ामे : क़लम , ख़िराम : नाज व अदा , क़ुदसी : फरिशता , माहे तमाम : चंद्रमा , उनवां : शीर्षक , सफ़ बस्ता : एक लाइन में खड़े हुए

किशनलाल 'ख़न्दां' देहलवी

'किशनलाल' पुत्र श्री भगवान दास निवासी, छत्ता सूफ़ी हौज़े काज़ी २५ मई १६१४ को पैदा हुए, आपको उर्दू शेरो अदब से दिलचस्पी अपने बुज़ुरगों से विरासत में मिली , १६३३ में जनाब गोपीनाथ 'अम्न' लखनवी , ग़ाज़ियाबाद से छत्ता आकर रहने लगे, तो इस मुहल्ले के शेरी व अदबी माहौल में सरगरमी आई, मुशाएरे, शेरी नशिस्ते बाकायदा होने लगी, किशनलाल ने भी 'अम्न' साहब की शागिर्दी अपनाई, खन्दां साहब ने हास्य व्यंग्य को अपनाया, और दिल्ली की महफिलों में मज़ाहिया शायर बनकर उभरे, आपकी पुस्तक 'गुले ख़न्दां १६८६ में छपी, आप ने नाते रसूले पाक भी अपने ही रंग में लिखी ।

थीं जो रस्में तमाम ऊल-जलूल ।
कर गई खत्म सबको ज़ाते रसूल ।।
था अबूजेहल ऐसा हट धर्मी ।
शरअए अहमद न कर सका वो कबूल ।।
थे जो कीचड़ उछालने वाले ।
पड़ गई खुद उन्हीं के सर पर धूल ।।
देख कर रौशनी रिसालत की ।
हुए नाराज़ मर्दे नामाकूल ।।
साथ देते वो क्या मोहम्मद का ।
मानते थे हुसूल को जो उसूल ।।
हुए आमादा बदशिगाली पर ।
जोहला जो न हो सके मक़बूल ।।
थी अक़ीदत जो ज़ाते अहमद से ।
शेर ख़न्दां के हो गए मक़बूल ।।

❖❖

शरअए अहमद : पैग़म्बर मोहम्मद की शिक्षा , उसूल : नियम , बदशिगाली : बुरे आचरण , जोहला : जाहिल , अकीदत : श्रद्धा

राम प्रकाश 'साहिर' होशयारपुरी

जनाब लक्खी राम ओहरी के घर ११ फरवरी १६१३ को रामप्रकाश 'साहिर' पैदा हुए, आरंभिक शिक्षा होशयारपुर और लाहौर में हासिल की, देश-विभाजन के बाद भरे पूरे कारोबार को छोड़कर भारत आए, और कानपुर तथा आगे चलकर दिल्ली को ही ठिकाना बनाया, व्यापारी व्यस्तता के साथ शायरी का शौक़ पनपता रहा, कानपुर से एक माहनामा 'चंदन' होशयारपुर से 'कैलाश' और दिल्ली से 'माहे नौ' जारी किया, १८ दिसम्दर १६८४ को संसार से बिदा हुए, एक अच्छे शायर होने के साथ ही 'साहिर' साहब एक कर्मठ व्यक्ति थे, आप 'जोश' मल्सियानी के शागिर्द थे।

है ज़माने भर में शोहरा अब मेरे अशआर का ।
ज़िक्र इनमें है जनाबे अहमदे-मुख़्तार का ।।
जिस्मे-ख़ाकी में निहां एक मख़ज़ने तन्वीर है ।
है मेरे दिल में तसव्वुर अहमदे मुख़्तार का ।।
क़ातिलों ने भी झुकाया आपके क़दमों पे सर ।
ये भी था एक मो-जेज़ा अख़लाक़ की तलवार का ।।
दौलते दुनिया की इस ज़रदार को ख़्वाहिश नहीं ।
मिल गया जिसको ख़ज़ाना आपके दीदार का ।।
सारा आलम है मुनव्वर आप के अनवार से ।
सारा आलम आइना है आपके अनवार का ।।
ख़्वाहिशे दीदार ख़ुद अल्लाह को पैदा हुई ।
है शबे मेराज समरा आपके दीदार का ।।
है फ़रिश्तों की तमन्ना इसकी दरबानी करें ।
किस क़दर ऊंचा है रुतबा आप के दरबार का ।।
मो-जिज़े से कम नहीं ये भी कि 'साहिर' है ग़ुलाम ।
अपने आक़ा, अपने मौला, अहमदे मुख़्तार का ।।

❖❖

अहमदे मुख़्तार : पैग़म्बर मोहम्मद साहब , मो-जेज़ा : दिव्य चमत्कार ,समरा : परिणाम , शोहरा : शोहरत , निहां : छुपा हुआ , मख़ज़न : ख़ज़ाना , अनवार : नूर

मेह्रलाल सोनी 'ज़िया' फ़तेहाबादी

हज़रत आशिक़ हुसैन 'सीमाब' अकबराबादी के शागिर्द जनाब मेह्रलाल सोनी 'ज़िया' फ़तेहाबाद में ८ फरवरी १६१३ को पैदा हुए, और दिल्ली में १६ अगस्त १६८६ को निधन हुआ, अर्थशास्त्र में एम.ए. करने के बाद बैंक में नौकरी की और तरक्की करते हुए रिज़र्व बैंक के एक बड़ी पोस्ट से रिटायर हुए, घर पर 'बज़्मे-सीमाब' के तहत माहाना अदबी नशिस्तें करते थे, पहले 'अता' और बाद में 'ज़िया उपनाम रखा, 'नूरे मशरिक' (नज़्में), 'नई सुबह' (नज़्मे, ग़ज़लें क़तआत), 'तुलूअ' (क़तआत), 'गर्दे राह' (रुबाइयातए गीत और नज़्में) और तनवीरे (ग़ज़लें) आपकी किताबें है।

अख़लाक़ की तालीम है फ़रमाने मोहम्मद ।
तौहीद का दरिया मए-इरफाने मोहम्मद ।।
मिलती है यहां रूह को तवानाई व तसकीन ।
है साया-ए-हक़ सायाए-दामाने मोहम्मद ।।
दामे हवसे हिर्स से होते हैं जो आज़ाद ।
मिलता है उन्हें मन्सबे ख़ासाने मोहम्मद ।।
घटती गई कोताहिए चश्मो दिले इन्सां ।
बढ़ती ही गई शौकते दीं , शाने मोहम्मद ।।
पर्दे अभी आंखो पें जिहालत के पड़े हैं ।
पाए कोई कैसे दरे फ़ैज़ाने मोहम्मद ।।
लिक्खी गई दुनिया में 'ज़िया' नूरे यक़ीं से ।
इन्सान की तारीख़ ब-उनवाने मोहम्मद ।।

❖❖

तौहीद : एक इश्वर , मये-इरफान : ईश्वर भक्ति की शराब, मनसबे खासान : खास लोगों का आसन , कोताही : कमी , चश्म : आंख , तवानाई : शक्ति , दामे हवस : लालच का जाल , फ़ैज़ : लाभ , उनवान : शीर्षक

बुद्ध प्रकाश गुप्ता 'जौहर' देवबन्दी

बुद्ध प्रकाश गुप्ता जौहर देवबंदीपुत्र पुत्र श्री किशोरी गुप्ता क़सबा देवबन्द ज़िला सहारनपुर में २ अक्तूबर १६१२ को पैदा हुए, ११ साल की उम्र में पिता का निधन होगया, खानदान के बुज़ुरगों ने बड़े प्यार से पाला, १६३२ में हाई स्कूल पास किया, तिजारत में लग गए, राजनीति में शामिल होते रहे, १६३७ में बाबू शम्भू दयाल भटनागर 'सरशार' सहारनपुरी के शागिर्द हुए, आपकी पांच किताबें छप चुकी हैं, 'जौहरे सुख़न' (१६६५), 'नक्शे मोतबर'(१६७७), मौजे-गंग' (१६८३), 'नगमए-नाक़ूस' (१६८५) और कुल्लियाते जौहर, मौजे-गंग में ८८० हिन्दू शायरों का तज़किरा है, इस शोध कार्य पर अलीगढ़ मुस्लिम यूनिवरसिटी ने आपको पी.एच.डी. दी है ।

सजी बज़्मे यज़दां बराए मोहम्मद ।
सरे अर्शे आज़म जो आए मोहम्मद ।।
मोहम्मद के जलवों का आलम न पूछो ।
ज़मीं ता फ़लक है ज़ियाए मोहम्मद ।।
खुले थे जहां राज़हाए मशीयत ।
यही है वो गारे-हिराए मोहम्मद ।।
जलाएगा क्या मुझको ख़ुरशीदे महशर ।
के बैठा हूं ज़ेरे रिदाए मोहम्मद ।।
लरज़ने लगी कुफ़्रो बातिल की दुनिया ।
फ़िज़ा में जो गूंजी सदाए मोहम्मद ।।
ये ख़ुरशीद क्या है ये महेताब क्या है ।
फ़क़त हैं निशानाते पाए मोहम्मद ।।
रक़म हो चुके वस्फ़ क़ुरआं में 'जौहर' ।
बशर क्या करेगा सनाए मोहम्मद ।।

❖❖

गारे-हिरा : पवित्र गुफा , रिदा : चादर , बातिल : असत्य , सना : प्रशंसा , वस्फ़ : गुण , ख़ुरशीदे महशर : क़यामत का सूर्य , बशर : मनुष्य

दया शंकर 'बहर' मौजी

दया शंकर पुत्र बाबू भगवती प्रसाद सक्सेना, निवासी दाऊद गंज, तहसील अलीगंज, ज़िला इटा उत्तर प्रदेश, आप का जन्म ६ सितंबर १६११ को हुआ, झांसी तथा कानपुर में भी रहे, क्राइस्ट चर्च कालेज कानपुर से बी. ए. किया, १६३१ से शेर कहते हैं, अनुभवी शायर हैं, उत्त प्रदेश उर्दू अकैडमी से आर्थिक सहयोग मिलता है ।

रसूले-ख़ुदा की मुहब्बत मिली है ।
मुझे दोनों आलम की दौलत मिली है ।।

मदीने की बस्ती का आलम न पूछो ।
बरसती हुई मुझको रहमत मिली है ।।

नबी की मुहब्बत में दीवाना हूं मैं ।
ब-मुश्किल मुझे ये सआदत मिली है ।।

ख़ुदा से शरफ़ हम कलामी का पाए ।
बताओ किसे इतनी अज़मत मिली है ।।

जो मोमिन हैं साया फ़िगन उन के सर पर ।
ख़ुदाये दोआलम की रहमत मिली है ।।

कहीं होगी जन्नत मगर 'बहर' मुझको ।
दयारे मुहम्मद में जन्नत मिली है ।।

❖❖

आलमः संसार , रहमतः कृपा , अज़मतः बड़ाई , दयार : आस्ताना

ख़ज़ान चन्द 'बसीम' हैरती

१० नवम्बर १६११ को रामनगर, ज़िला गुजरांवाला में पैदा हुए, जनाब 'जोश' मलसियानी के शागिर्द थे, आपने शायरी की सभी विधाओं में शायरी की, गद्य और पद्य, दोनों पर आपका कलम खूब चलता था, शेरी संग्रहों में 'तिन्के','शगूफे','नक्श दर नक्श','लख्त लख्त' प्रकाशित होचुकी हैं, 'वे आशिके रसूल भी हैं, अपनी शेरी ज़ादे राह में तसव्वुफ का रंग दिखाई देता है, उन्हों ने इस्लाम के उजाले में पैग़म्बरे इस्लाम की तालीम आचरण व गुणों का बयान अनोखे अंदाज़ में पेश किया है, बसीम हैरती का निधन ६ मर्च १६८४ को हुआ।

हर दिल के हैं अरमान रसूले अरबी ।
हर जान की हैं जान रसूले अरबी ।।
मुझ बन्दऐ बेकस के भी ऐ काश 'बसीम' ।
हो जायें निगेहबान रसूले अरबी ।।

❖

तस्वीरें मुहब्बत हैं मुहम्मद आक़ा ।
तनवीरे रिसालत है मुहम्मद आक़ा ।।
सुन लें जो हक़ीक़त के तमन्नाई हैं ।
तफ़सीरे हक़ीक़त हैं मुहम्मद आक़ा ।।

❖

हासिल हो तेरे दर की जिसे दरबानी ।
कुछ चीज़ नहीं उसके लिए सुल्तानी ।।
सुलतान की सरवत तो है आनी-जानी ।
ईमान का सरमाया तेरा लाफ़ानी ।।

❖❖

अरमानः अभिलाषा , बेकसः असहाय , निगेहबानः रखवाला , आक़ाः मालिक
तनवीरः प्रकाश , हक़ीक़तः सचमुच , तफसीरे हक़ीकत : हक़ीकत बयानी
सरवतः शान शौकत , सरमायाः पूंजी , लाफ़ानीः अमर

शीषचन्द्र 'तालिब' देहलवी

तालिब साहब अंबाला में २१ फरवरी १६१० को पैदा हुए, आप खानदानी रईस थे, और सक्सेना कायस्थ बिरादरी से सम्बन्ध रखते थे, आप की शिक्षा अंबाला में हुई, वहीं से हाई स्कूल की परीक्षा पास करके देहली आगए, यहां मिशन कॉलेज सेंट स्टीफन्स से इनटर और हिन्दू कॉलेज से बी.ए. किया, कॉलेज के ज़माने से ही शेर कहने लगे थे, आपके फूफा मुंशी मेहराज बहादुर 'बर्क' देहलवी ने आपकी रहबरी की, रतन, माला, सब्ज़ए बेगाना और सहेरे-हयात शेरी मजमूए हैं, 'तालिब' साहब का निधन १६ फरवरी १६७५ को हुआ।

हल्क़ा है महे-नौ का गरीबाने मोहम्मद ।
है मतलए अनवार ये दामाने मोहम्मद ।।

क्या दर्से मसावात दिया नोए बशर को ।
उतरेगा न सर से कभी एहसाने मोहम्मद ।।

क्यों ऐसी असीरी पे न सदके हो रिहाई ।
आज़ादे-दो-आलम हैं गुलामाने मोहम्मद ।।

ऐ रहमते-आलम, तेरे जलवों के तसद्दुक़ ।
हमको भी दिखादे रुखे ताबाने मोहम्मद ।।

क्या इससे सिवा हो मेरी बेदार यक़ीनी ।
मैं शेर कहूं वो भी ब उनवाने मोहम्मद ।।

'तालिब' उसे इनसान भी कहना नहीं ज़ेबा ।
जो मर्दे मुसलमां नहीं शायाने मोहम्मद ।।

महे-नौ :नया चांद , मतलए अनवार : नूर फैलने की जगह , असीरी : कैद , तस्दुक : सदके में, रुखे ताबाने मुहम्मद : पैग़म्बर मुहम्मद का नूरानी चहरा , ज़ेबा : उपयुक्त, मसावात : बराबरी ,नोए बशर : इंसान

कुंवर सूरज नारायण सिन्हा 'अदब' सीतापुरी

कुंवर सूरज नारायण का जन्म १६०६ को मुहल्ला तरीनपुरा सीतापुर में हुआ, प्रारंभिक शिक्षा घर पर बुज़ुर्गों से हासिल की, इंटर के बाद शिक्षा बंद होगई, १६५० में शायरी शुरू की और जनाबे इश्क़ लखनवी के शगिर्दी में रहे, कभी कभी सालिक लखनवी से भी सलाह ली, अदबी कामों में व्यस्त रहे, आल इंडिया उर्दू तहरीक के नायब सदर थे, आप का घर एक अदबी मरकज़ था, लखनऊ में दिल का दौरा पड़ने की वजह से १६६२ में आपका निधन हुआ, अंतिम संस्कार सीतापुर में हुआ ।

नमाज़े मोहब्बत अदा कर रहा हूं ।
ख़याले हरम सामने आ न जाना ।।

जबीने-अदब खुद झुकी जा रही है ।
करीब आ रहा है तेरा आस्ताना ।।

☆

मोहम्मद एक फ़िरक़े के नहीं हैं ।
मोहम्मद सब के हैं और बिल-यक़ीं है ।।

'अदब' लाए न क्यों ईमान उन पर ।
मोहम्मद रहमतुल-लिल-आलमीं हैं ।।

☆

जिस दर पे फ़रिश्तों की नज़र करती हैं सज्दे ।
क्या मेरे मुकद्दर में कभी होगा वो दर भी ।।

जितनी थी मुनव्वर शबे-मेराजे मोहम्मद ।
रौशन न हुई इतनी कभी कोई सहर भी ।।

जबीनः माथा , बिल-यक़ींः निश्चिय , मुनव्वरः प्रंज्वलित
शबे मेराजः मुहम्मद साहब की आकाश यात्रा की रात

बख़्शी शोरीलाल 'अख़तर' अमृतसरी

अख़तर अमृतसरी पिता कृपारामजी बख़्शी, जन्म १६०६ को हुआ प्यारेलाल 'रौनक़' देहेलवी के शिष्य थे, पंडित स्वरूप नारायण राज़दां ऐमन कशमीरी से भी मश्वर-ए-सुखन किया, आप ने हिंदू सभा कॉलेज अमृतसर से बी.ए. किया देश-विभाजन के बाद दिल्ली चले आए, और यहां कालिजों में उर्दू और फारसी की शिक्षा दी, संस्थाओं और पत्र पत्रिकाओं से जुड़े रहे, आप शायरी के फन के अच्छे जानकार और इतिहासकार थे, आप साहिबे दीवान सुखनवर हैं, उर्दू, और फ़ारसी दोनों ज़बानों में शेर कहते हैं।

देखी है कहीं सूरते ज़ेबाए मुहम्मद ।
फिरता है नज़र में क़दे रानाए मुहम्मद ।।

कुरबान तसव्वुर के, कि फिरती है शबो-रोज़ ।
आंखों में मेरी सूरते ज़ेबाए-मुहम्मद ।।

ऑखों में लगालूं मैं उसे सुरमा समझ कर ।
मिल जाऐ अगर ख़ाके-कफ़े पाए मुहम्मद ।।

हैं कौनो-मकां जल्व-ए-पुर नूर से रौशन ।
फैली हुई हरसू है तजल्ला-ए-मुहम्मद ।।

क्योंकर न जहां में हो मेरा रुतबए आली ।
मैं 'अख़तरे' नाचीज़ हूँ शैदाए मुहम्मद ।।

❖❖

ज़ेबाए मुहम्मद : पैग़म्बर मुहम्मद की सुंदरता , तसव्वुरः कल्पना , ख़ाक : मिट्टी , कफ़े पाः तलवा , कौनो-मकांः धरती आकाश , तजल्लाः चमक , शैदाए मुहम्मदः पैग़म्बर मुहम्मद को चाहने वाला

सरदार कुंवर महेन्द्रसिंह बेदी 'सहर'

आप सिख़ धर्म के बानी बाबा गुरुनानक जी की सत्रहवी पीढ़ी मे थे, बाबा हरदत्त सिंह बेदी की यादगार कुंअर महेद्रसिंह बेदी 'सहर' का जन्म मान्टगुमरी साहिवाल (पाकिसतान) में ६ मार्च १६०६ को हुआ १६२६ में आपने गवर्नमेंट कॉलेज लाहौर से इतिहास और फारसी में बी.ए. की डिग्री ली, १६५२ में एस.डी.एम.(सोनीपत) बने, आप दिल्ली के सिटी मजिस्ट्रेट और कई ज़िलों में डिप्टी कमिशनर रहे, पहला संकलन 'तुलूए सहर' १६६२ में छपा, १७ जुलाई १६६२ में आपका देहान्त हुआ ।

नात ख़्वाने सरवरे कौनो मकां होता हूं मैं
देखना रूहुल अमीं से हम ज़बां होता हूं मैं
रात दिन जिस आस्तां पर हैं मलायक सजदा रेज़
बारहा औजे तखय्युल से वहां होता हूं मैं
ऐ वफूरे शौको फ़रते-बेख़ुदी ठहरो ज़रा
बन्दगी से सज्दा रेज़े आस्तां होता हूं मैं
सरवरे कौनो मकां पर भेजता हूं सद दरूद
इस तरह शीरीं सुख़न रत्बुल्लिसां होता हूं मैं
इज्ज से पा-बोस होती है हयाते जाविदां
जब फिदाए नामे शाहे-इन्सो जां होता हूं मैं
जब कभी जाते हैं मिलकर सूए तैबा खुश नसीब
कारवां के साथ गरदे कारवां होता हूं मैं
दिल में उठती है जो यादे हादिये आज़म 'सहर'
अपनें दिल के शौक़ से हम दास्तां होता हूं मैं

❖❖

सरवरे कौन व मकां : पैग़म्बर साहब , तखययुल : विचारों में , रत्बुल्लिसां : मृदुल भाषी ,
इज्ज़ : विनम्रता , हादी : मार्गदर्शक , औजे तखय्युल : विचार की बुलंदी

राधा रमण 'जोश' बदायुनी

राधा रमण जोश पुत्र श्री गंगाराम १६ जुलाई १६०८ में पैदा हुए, आप के पिताजी इंस्पेक्टर पुलिस थे, १६२१ में पिता के स्वर्गवास के बाद शिक्षा का सिलसिला टूट गया, किन्तु तालीम हासिल करने का प्रयत्न जारी रहा, १६२७ में फ़ारसी विषय के साथ मैट्रिक की परीक्षा पास की, कलकट्टेट बदायूं में १६२८ में सर्विस शुरू की, ५८ साल की आयु में नाज़िरे सदर के ओहदे से निवृत हुए, १६३६ में शेर कहना शुरू किया, शुरु में कलाम लक्ष्मी नारायण 'जौहर' बदायूनी को दिखाया, बाद में राम बहादुरलाल 'जोया' अनोलवी के शागिर्द बने, ग़ज़लों का संग्रह आतिशे-ख़मोश छप चुका है, कैफ़े सरमदी (नातों और मनाक़िब का संकलन) तरतीब दिया जाचुका हैं, बाद-ए-तअस्सुरात (मंजूमात) भी तैयार हैं ।

रिसालत ख़त्म है जिस पर, वो महबूबे ख़ुदा तुम हो ।
शाहिनशाहे नबुव्वत इख़तेताम-उल अंबिया तुम हो ।।
नबुव्वत जिस पे नाज़ाँ है, वो फ़ख़रे अंबिया तुम हो ।
कि ख़तमुल मुर्सलीं कोई नहीं है दूसरा, तुम हो ।।
तुम्हीं जादा, तुम्हीं मंज़िल, तुम्हीं मुन-इम तुम्हीं आक़ा ।
अगर मांगूं तो क्या मांगू असर तुम हो दुआ तुम हो ।।
रमूज़े शाने महबूबी, ख़ुदा जाने कि तुम जानो ।
कहीं से इबतिदा तुम हो, कहीं पर इन्तेहा तुम हो ।।
जहां से भी जहां तक ये बिसाते बज़्मे इम्कां है ।।
ज़माना इल्तेजा है, और जवाबे इलतिजा तुम हो ।।
ये सच है 'जोश' शर्मिन्दा है, इसयां कार है लेकिन ।
उसे क्या ख़ौफ़ हो, जब शाफ़ए रोज़े जज़ा तुम हो ।।

❖❖

ख़तमुल मुरसलीं: अनतिम नबी , रमूज़े : भेद , इबतिदा: शुरू , इंतेहा : अंत
बिसात बज़्मे इमकां : विश्व , इलतिज़ा: प्रार्थना ,
शाफए रोज़े जज़ा: क़्यामत के दिन मुक्ति की सिफारिश करने वाला , इसयां कार : गुन्हेगार

पंडित बालमुकुन्द 'अर्श' मलसियानी

उस्ताद शायर पंडित लभुराम जोश मलसियानी के पुत्र पंडित बालमुकुन्द उपनाम 'अर्श' का जन्म ३० सितंबर १९०८ को जालंधर में हुआ, इंटर के बाद ओवरसरी की परीक्षा पास कर नहर विभाग में एक साल नौकरी की १९३० से उसके बाद सरकारी विद्यालय में पंद्रह साल तक अध्यापन का कार्य किया, १९४८ में मासिक 'आज कल' के उप-संपादक रहे, जोश उस समय मुख्य संपादक थे, 'हफ़्त रंग' और 'चंग व आहंग' आपकी शायरी की पुस्तकें हैं 'आहंगे हिजाज़' नातों का संकलन है। आपका देहांत २५ सितंबर १९७९ को दिल्ली में हुआ।

रुख़े मुस्तफा का जमाल अल्लाह अल्लाह ।
ज़ुबां का वह हुस्ने-मक़ाल अल्लाह अल्लाह ।।
निगाहों पे जादू दिलों पर तसल्लुत ।
जमाल अल्लाह अल्लाह, जलाल अल्लाह अल्लाह ।।
जहां के लिए मुज़दह-ए-ईदे इरफां ।
अरब के फ़लक का हिलाल अल्लाह अल्लाह ।।
ये नूरे हिदायत यह तफसीरे वहदत ।
अमल से भी अफ़ज़ल ख़याल अल्लाह अल्लाह ।।
जहालत की ज़ुलमत हर इक दिल से भागी ।
थे तन्वीरे शम्म-ए-ख़याल अल्लाह अल्लाह ।।
सज़ावारे फ़ैज़-ए दरे मुस्तफा है ।
सवाली का दस्ते सवाल अल्लाह अल्लाह ।।
उतर आऐ खुद 'अर्श' व कुरसी के जलवे ।
नबुव्वत का औज व कमाल अल्लाह अल्लाह ।।

❖❖

रुख़े मुस्तफा : हुज़ूर का चेहरा , तसल्लुत : क़ब्ज़ा , जमाल : सौंदर्य , जलाल :क्रोध , मुज़दह : खुश ख़बरी , अफ़ज़ल : श्रेष्ठ , फलक : आकाश , हिलाल : चंद्रमा , नूरे-हिदायत : सत्यका प्रकाश , वहदत : एकेश्वर , जहालत : अज्ञानता , ज़ुलमत : अंधकार , मुस्तफ़ा : पैग़म्बर मुहम्मद , अर्श : आसमान , नबुव्वत का ओज : नबी की महानता , औज : बुलंदी

लाला धर्मपाल गुप्ता ‘वफ़ा’ देहलवी

‘वफ़ा’ देहलवी का जन्म पानीपत में जून १६०७ में हुआ, आप दैनिक ‘तेज’ दिल्ली से जुड़े थे, आपने १५ नवम्बर १६८५ को दिल्ली में प्राण त्यागे, आपने कई साल अखिल भारतीय कविसम्मेलन का आयोजन किया था ।

छुड़ाके बुत की परस्तिश सिखई थी वहदत ।
तेरे ख़्याल की तरवीज आम हो जाए ।।
सिखाया अहले अरब को बराबरी का सबक़ ।
कि इमतियाज़ का क़िस्सा तमाम हो जाए ।।
अरब को तूने जेहालत से पाक कर डाला ।
तो क्यों न दिल में तेरा एहतेराम हो जाए ।।
सियासियात से मज़हब मिला दिया तूने ।
कि दीनो-दुनिया का सब इन्तेज़ाम हो जाए ।।
तेरे ख़्याल में ये सख्त नामुनासिब था ।
बशर कोई भी बशर का गुलाम हो जाए ।।
रेफ़ाह-ए-आम ही तेरा था जबकि नसबुलऐन ।
लक़ब न क्यों तेरा ख़ैरुलअनाम हो जाए ।।
‘वफ़ा’ जहां में वो आली मुक़ाम होता है ।
अ़ता जिसे मए-इरफ़ां का जाम हो जाए ।।

❖❖

परस्तिश : पूजा, वहदत : एक ईश्वर, तरवीज : रिवाज होना , इमतियाज़ : फर्क , नस्बुलऐन : उद्‌देश्य , ख़ैरुलअमान : सबका भला चाहने वाला , लकब : उपनाम

पूरन सिंह 'हुनर'

जनाब हकीम राम जय सिंह के पुत्र पूरन सिंह 'हुनर' का १८ दिसम्बर १६०४ को लाहौर में जन्म हुआ, १६२३ में अदीब कामिल और १६३५ में फ़ाज़िल की परीक्षा पास की, आापको कई एवार्ड भी मिले, आप बहुत दिनों तक पंजाब अंजुमने तरक़्क़ी उर्दू के सेक्रेट्री भी रहे, आपकी पुस्तक 'शाख़' की शुरुआत इन नातिया अशआर से हुई है ।

हर फूल में है निकहते सरशारे मोहम्मद ।
अल्लाह रे जां बख़्शी-ए गुलज़ारे मोहम्मद ।।
ए सल्ले अला गरमिए बाज़ारे मोहम्मद ।
हर कोई है दुनिया में ख़रीदारे मोहम्मद ।।
अब दौलते कौनेन की परवा नहीं मुझको ।
हासिल है मुझे दौलते दीदारे मोहम्मद ।।
दुनिया से ग़रज़ मुझको न उक़बा का तलबगार ।
आज़ादे-दो आलम है गिरफतारे मोहम्मद ।।
महरो महो , अंजुम हैं ज़ियाबार इसी से ।
ऐ सल्लेअला ताबिशे-रुख़सारे मोहम्मद ।।
सौ ऐब सही मुझमें मगर ये तो हुनर है ।
सौ जां से 'हुनर' मैं हूं ख़रीदारे मोहम्मद ।।

निकहतः महक , कौनेन : दोनों जहान , महरो-महो-अंजुम : सूरज-चांद-सितारे , ताबिश : चमक , उक़बा : मरने के बाद का जीवन

लाला अमरचंद 'क़ैस' जालन्धरी

हुकूमते पंजाब के नामवर उर्दू कवि का सम्मान पाने वाले 'क़ैस' जालन्धरी 'फ़ख़रे जालंधर' प्रोफ़ेसर मोहम्मद अली 'आज़र' और हज़रत 'जोश' मलस्यानी के जानशीन हैं, 'रसूल-दर्शन' आपका नातिया कलाम है, क़ता, रुबाई नज़्म आदि विभिन्न विधाओं में आपने रसूले करीम की खिदमत में नज़रानए अक़ीदत पेश किया है, नातों से दिली लगाव है, इस्लामी शिक्षा और ज्ञान ने उनकी नातों को महत्वपूर्ण बना दिया है ।

ये शान , ये वक़ार , है शायाने मुस्तफ़ा ।
क़ुरआन में ख़ुदा है सना-ख़्वाने-मुस्तफ़ा ।।
हर बुलबुले-चमन है सना-ख़्वाने-मुस्तफ़ा ।
हर गुल हज़ार दिल से है क़ुर्बाने मुस्तफ़ा ।।
दोनों जहां की नेमतें उसको नसीब हैं ।
जो ख़्वाने मुस्तफ़ा पे है मेहमाने मुस्तफ़ा ।।
मुझको तलब नहीं है किसी ख़िज़्रे राह की ।
जबतक है मेरे हाथ में दामाने-मुस्तफ़ा ।।
बादे-ख़िज़ां कि बादे मुख़ालिफ़ चले हज़ार ।
फूला फला रहेगा गुलिस्ताने मुस्तफ़ा ।।
दरअस्ल वो है लाख अमीरों का एक अमीर ।
हासिल है जिसको दौलते इरफ़ाने मुस्तफ़ा ।।
पढ़ता हूं नात जब मैं तो कहते हैं अहले दिल ।
ऐ 'क़ैस' तू है बुलबुले बुस्ताने मुस्तफ़ा ।

❖❖

सनाख्वान : गुणगान करने वाला , ख़िज़्र : रास्ता दिखाने वाला ,
इरफ़ान : पहचान , बुस्तान : चमन, बाग़

साधूराम 'आरज़ू' सहारनपुरी

फारसी और अरबी के आलिम, साधूराम 'आर्जू' पुत्र चौधरी कुन्दन लाल, निवासी सहारनपुर का जन्म १६०६ में हुआ था आप हकीम ग़ुलाम मुस्तफा 'हकीम' सहारनपुरी व मौलाना शौकत अली खाँ 'फानी' बदायूनी के शागिर्द थे, अपने नातिया कलाम की वजह से हिंद व पाक में मशहूर रहे, नात व मनक़तब कहने में महारत हासिल थी, आप के कई संग्रह, जैसे 'इल्हाम-ए-सहर' ने-वो-नग़मा हदीसे आर्जू' ज़हूर-ए-क़ुदसी, बहारिसतान-ए-अवलिया आदि प्रकाशित हो चुके हैं, २५ दिसंबर १६८३ को सहारनपुर में आप का निधन हुआ ।

अज़ल ही से मुहम्मद की सनाख्वाँ है ज़बां मेरी ।
बयाज़े-सुबहे-हसती पर लिखी है दासतां मेरी ।।

तेरे महबूब की मदहोसना, मक़सूद है मुझको ।
धुलादे आबे-कौसर से, कोई यारब ज़बां मेरी ।।

कुछ ऐसा घिर गया हूं , नश्श-ए-तौहीदे मुतलक़ में ।
मुझे खुद भी नहीं मालूम, नज़रें हैं कहां मेरी ।।

मदीने की हर एक शै को, नज़र से सजदे करता हूं ।
मुझे महसूस होता है, कि मंज़िल है यहां मेरी ।।

मेरे अशआर में ऐ 'आरज़ू' रंग-ए-फसाहत है ।
बहुत कुछ, हज़रते हस्सां से मिलती है ज़बां मेरी ।।

❖❖

अज़ल : पहले दिन से , सनाख्वां : गुणगान करने वाला , बयाज़ : सादा काग़ज़ पुस्तक सुबहे-हसती : जीवन का प्रारंभ , मदहोसना : गौरव-गान करना , मक़सूदः उद्येश्य , आबे-कौसर : जन्नत की नहर का पानी , नश्श-ए-तौहीदे मुतलक़ : दोषरहित ईश्वर भक्ति , शै : वस्तू , अशआर : पदयों का समूह , रंग-ए-फसाहत : भाषा का चतुर प्रयोग हस्सां : हज़रत मुहम्मद पैगम्बर के युग का एक सुप्रसिध्य अरब कवि ।

गुरसरन लाल 'अदीब' लखनवी

२३ दिसम्बर १६०२ लखनऊ में पैदा हुए, उनके पिता महादेव प्रसाद 'आसी' लखनवी, आप ने एम.ए. फ़ारसी में किया और लाल बाग़ स्कूल लखनऊ में शिक्षक-अध्यापक नियुक्त हुए, लेकिन १६३० में आज़ादी के आंदोलन में हिस्सा लेने की वजह से कैद हुए, और नोकरी ख़त्म हुई, पंडित बृजमोहन दत्तात्रेय कैफ़ी के सहयोगी के रूप में काम किया, और ग़ाज़ियाबाद में नौकरी से रिटायर्ड हुए, आप भारत के अन्य शहरों के मुशायरे में भी जाते थे, आप ने बच्चों के लिऐ छोटे नाटक लिखे आज़दी की तहरीक के दौरान जेल में लिखी ग़ज़लों और नज़्मों का संक्लन 'ज़िन्दां से गुलिस्तां तक' के नाम से प्राकाशित हुआ, जिसका विमोचन राष्ट्पति भवन में माननीय राष्ट्पति ज्ञानी ज़ैल सिंह के हाथ से हुआ, अदीब साहब का ६६ साल की उम्र में १६६८ में निधन हुआ

मेरे सर आंखों पे फ़रमाने रसूले अरबी ।
जानो दिल दोनों हैं कुरबाने रसूले अरबी ।।
उस जगह पहुंचे फ़रिशते भी न पहुंचे थे जहां ।
अर्शे आज़म पे ये थी शाने रसूले अरबी ।।
मुस्लिमों तक ही नहीं फ़ैज़े रिसालत महदूद ।
आम है ख़ल्क़ पे एहसाने रसूले अरबी ।।
हश्र में साया फ़िगन होगा हर एक मोमिन पर ।
देखिए वुस्अते दामाने रसूले अरबी ।।
क़ल्बे महबूबे खुदा आईनए नूरे खुदा ।
हक़ का इरफ़ान है, इरफ़ाने-रसूले अरबी ।।
नाम 'अदीब' और बस इतना है तआरूफ़ मेरा ।
एक अदना सा सना-ख़्वाने रसूले अरबी ।।

❖❖

हश्र : कयामत , सना-ख्वां : प्रशंसक , साया फिगन : साया करने वाला , वुस्अत : फैलाव , इरफ़ान : ज्ञान

पंडित हरीचन्द 'अख़्तर'

पंडित हरीचन्द अख़्तर का जन्म १५ अप्रैल १६०० में साहिबा, ज़िला होशियरपुर में हुआ, १६ वर्ष की आयु में शायरी की, हफीज़ जालंधरी के शागिर्द हुए , बेहद खुश मिज़ाज इंसान थे, पहले 'शर्मा' बाद में 'अख़्तर' उपनाम रखलिया, मज़ाहिया कलाम में 'दोज़खी' तख़ल्लुस इस्तेमाल करते थे, लाहौर से एम.ए. अंग्रेज़ी और मुन्शी फाज़िल फारसी में किया, पत्रकारिता और मीडिया से जुड़े रहे, देश विभाजन के बाद दिल्ली में रहने लगे, आप की नातें 'एक अरब' और 'सब्ज़ गुम्बद' बहुत मशहूर हैं, उनकी शायरी से इस्लामी ज्ञान का पता चलता है ।

वुस्अते मश्रब से हैं इक मख़ज़ने असरार हम ।
कुफ्र हम, इस्लाम हम, तस्बीह हम, ज़ुन्नार हम ।।

हम मकीं की जुस्तुजू में, वो मकां के फेर में ।
तालिबे जन्नत है ज़ाहिद, तालिबे दीदार हम ।।

क़ब्र में उतरेगा जाकर अपनी ग़फ़लत का खुमार ।
यानी ख़्वाबे-मर्ग ही से हों तो हों बेदार हम ।।

दौलते-दीदार ही हासिल नहीं तो हैफ़ है ।
गो कि हैं ज़रदार लेकिन फिर भी हैं नादार हम ।।

या इलाही किस तरफ़ को है मेरा अज़्मे सफ़र ।
ख़िज़्र कहते हैं कि साथ आंए ज़रा सरकार हम ।।

नामे-पाके-अहमदे-मुर्सल से हम को प्यार है ।
इस लिये लिखते हैं 'अख़्तर' नात में अश्आर हम ।।

❖❖

वुस्अतेः फैलाव , मश्रबःधर्म , मख़ज़नेः ख़ज़ाना , असरारः भेद , ज़ुन्नारः जनेव
ज़रदारः धनवान , नादारःदरिद्र , ख़िज़्र : एक पैग़म्बर , मकीं : रहने वाला ,
ख्वाबे मर्ग : मौत की नींद , हैफ़ : अफसोस , अहमदे मुर्सली , मोहम्मद का उपनाम

सरदारी लाल 'नश्तर' मेरठी

पंडित मंगलसेन चौरसिया के पुत्र सरदारी लाल १८६८ में आपका जन्म हुआ, उर्दू और अंग्रेज़ी में बहुत महारत थी, आप शरीफुल्लह रब्त मेरठी की शागिर्दी में आए, इसके बाद मौलाना शोएब अहमद मेरठी के भी शिष्य रहे, आपका दीवान छप न सका, २८ फरवरी १६५२ को देहान्त हुआ।

जनाबे मोहम्मद शहे अंबिया थे
मगर दस्तगीरे अमीरो-गदा थे
तिलिस्मे अदावत को हज़रत ने तोड़ा
खलाएक् में रिश्ता मोहब्बत का जोड़ा
यतीमों के मोहसिन, निगहबान थे वो
ग़रीबों पे सौ दिल से कुरबान थे वो
किये साफ़ पहले तो दिल काविशों से
जिला दी फिर इख़लाक़ की ताबिशों से
बचाया हर इंसान को लगज़िशों से
रिहाई जहां को मिली शोरिशों से
हिदायत का दुनिया में पैग़ाम लाए
वो शम्मए तजल्लाए इस्लाम लाए
ना की रंजो-ग़म की शिकायत किसी से
न रक्खी जहां मे अदावत किसी से
न गुस्सा न ख़फ़गी न नखुव्वत किसी से
न कीना न रंजिश न नफ़रत किसी से
मयस्सर ये कुदरत किसी को कहां थी
ज़बाने मोहम्मद खुदा की ज़बां थी
ज़माने में किस तरह रहती गुलामी
कि थे आप आज़ादियों के पयामी
हैं ममनूने-एहसाने ज़ाते गिरामी
इराकी व तुर्की हिजाज़ी व शामी

फ़क्त एक 'नश्तर' ही क्या मदहा ख्वां है
सना-ख़्वां मोहम्मद का सारा जहां है

❖❖

दस्तगीर : मददगार, ख़लाएकः ईश्वर के पैदा किऐ गए, काविशः कदूरत, लग़ज़िशः लड़खड़ाहट, कीनाः जलन, अदावत, सना ख्वां : प्रशंसक, ममनून : एहसान मंद, यतीम : अनाथ, इखलाक : शिष्टाचार, ताबिश : चमक, तजल्ला : रौशन, नखुव्वत : अहंकार

बिशेश्वर प्रसाद मुनव्वर लखनवी

आपका जिस ख़ानदान में जन्म हुआ उसमे पिछली पांच पीढ़ियों से शायरी का सिलसिला चला आरहा है, उदयराज मतला से यह सिलसिला शुरू होकर ईश्वरी प्रसाद शोआई पूरनचंद 'ज़र्रा' और उनके बेटों राम सहाय 'तमन्ना' माताप्रसाद नीसां और द्वारका प्रसाद 'उफुक़ से होता हुआ उनके बेटे बिशेश्वर प्रसाद मुनव्वर लखनवी तक पहुंचता है, 'मुनव्वर नज़्मों-नस्र दोनों पर महारत रखते थे, उन्होंने स्कूली शिक्षा इन्टर तक प्राप्त की थी, आपका अंग्रेज़ी उर्दू फारसी और संस्कृत का अध्ययन भी अच्छा था, आपका निधन २४ मई १६७० को हुआ, आपने कुरान के कुछ अध्यायों के साथ साथ मज़हबी पुस्तकों के भी अनुवाद किए ।

आप पर नाज़िल खुदाए-पाक ने कुरआं किया ।
सुर्मये-तौहीद से वा दीदये इरफां किया ।।
आशकारा ज़िन्दगी का जौहरे-पिन्हां किया ।
पैकरे अक़दस को रश्के काबए ईमां किया ।।
जो न समझे आपका रुतबा वो अहेले-दिल नहीं ।
और कोई जादए-तसलीम की मंज़िल नहीं ।।
वा न है चश्मे-ज़मीर अबतक, न साहब-दिल हूं मैं ।।
दूर है कोसों जो बेदारी से वो ग़ाफिल हूं मैं ।।
ना-शनासे राज़े पिन्हाने हक़ व बातिल हूं मैं ।
कैसे फिर इस्लाम की तफ़हीम के क़ाबिल हूं मैं ।।
गो मुसलमां मैं नहीं पर क़ाएले-इस्लाम हूं ।
क्योंकि मर्दाने खुदा का बन्दा-ए-बेदाम हूं ।।

❖❖

आशकारा : उजागर होना , तफहीम : समझ, ना-शनास : अनजान , अकदस : पवित्र , पिन्हा : छुपा हुआ , जादाए-तसलीम : स्वीकृत मार्ग , रश्क : आरज़ू ,

रघुपति सहाय 'फ़िराक़' गोरखपुरी

प्रसिद्ध उर्दू शायर रघुपति सहाय 'फिराक़' गोरखपुरी वल्द मुंशी गोरखप्रसाद इबरत २८ अगस्त १८९६ को पैदा हुए, आपने अंग्रेजी लिटरेचर में एम.ए. की डिग्री प्राप्त की, कई कॉलेजों में प्रोफसर रहे, अंग्ररेजी डिपार्टमेन्ट, इलाहाबाद विश्वविद्यालय से रिटायर हुए, ३ मार्च १९८२ को दिल्ली में देहान्त हुआ, आप शायरी में दिवंगत 'नासीरी' और सैयद मोहम्मद अस्करी 'वसीम' ख़ैराबादी के शागिर्द थे, उर्दू शेरो-अदब में आपका शुमार उत्तम दर्जे के कवि और आलोचक के रूप में होता है, ग़ज़ल में नई राह निकालने वाले हैं, १९६९ में 'फिराक' को मुल्क का सबसे बड़ा सम्मान, ज्ञानपीठ एवार्ड दिया गया, आपकी किताबें हैं 'रम्ज़ो किनायात' 'शबिस्तान' 'रुहे कायनात' 'रूप', मशअल, शोलए साज़, आपके संकलन हैं ।

अनवार बेशुमार मआदूद नहीं ।
रहमत की शहराह मस्दूद नहीं ।।

मालूम है कुछ तुमको मोहम्मद का मक़ाम ।
वो उम्मते-इस्लाम में महदूद नहीं ।।

❖❖

मआदूद : थोड़े , मस्दूद : बंद , महदूद : सीमित , मक़ाम : स्थान

बिशन नरायन 'हामी' बरेलवी

आप पंडित देवी प्रसाद 'सादिक़' बरेलवी के पुत्र थे, १८६६ में जन्म हुआ, शुरुआती शिक्षा मौलवी हामिद अली बरेलवी से प्राप्त की, आपने इन्ट्रेंस की परीक्षा पास की, फारसी की अच्छी महारत थी, आप अपने पिता की लायेबरेरी से लाभ डठाते रहते थे, रेल्वे में हेड क्लर्क थे, नआतें और क़सीदे कहते थे जो उनके पाकीज़ा जज़बात के आईनादार हैं।

हो किस से बयां मंज़िलत व शाने मोहम्मद ।
है आप खुदावन्द सनाख़्वाने मोहम्मद ।।
हो क्यों न बशर ताबए-फ़रमाने मोहम्मद ।
फ़िरदौस में जाएंगे गुलामाने मोहम्मद ।।
आसी तपिशे-महेरे क़यामत से डरें क्यों ।
काफ़ी है इन्हें सायाए-दामाने मोहम्मद ।।
पाएंगे अगर हुक्म तो महशर में फ़रिश्ते ।
आंखों से बजा लाएंगे फ़रमाने मोहम्मद ।।
अज़-बस कि गुनेहगार हूं महशर में इलाही ।
छूटे न मेरे हाथ से दामाने मोहम्मद ।।
अब तक है गिरफतार इसी पेच में सुम्बुल ।
देखी थी कभी ज़ुल्फ़े परीशाने मोहम्मद ।।
बख़्शें मुझे तौफ़ीक़ अगर नात की 'हामी' ।
भूलूं न कभी उम्र भर एहसाने मोहम्मद ।।

❖❖

सना ख्वान : प्रशंसक , आसी : गुनाहगार , तपिश : गरमी ,
सुम्बुल : बाल छड़ , फिरदौस : जन्नत

पंडित राघवेन्द्र राव 'जज़्ब' निज़ामी

पुत्र पंडित राम राव, साकिन गंगावती ज़िला रायचुर में २० अप्रैल १८६४ में जन्मे, पंडित राजाराम से फ़ारसी सीखी, उर्दू में अदीबे कामिल और फ़ारसी में मुन्शी कामिल की डिग्री प्राप्त कर चुके हैं, आप एक सुप्रसिध रुबाई कहने वाले थे, आंध्र उर्दू मजिलिस ने आपको 'ख़ययामे-आंध्रा' की उपाधी दी, रूबाइयात के पांच संग्रह रूबाइयाते जज़्ब, अरमुगाने जज़्ब, सदपाराए जज़्ब, तोहफ़ऐ जज़्ब और आहंगे जज़्ब और ग़ज़लियात का मजमूआ साज़े ग़ज़ल प्रकाशित हो चुके है, आप का एक और अदबी कारनामा, दक्षिण भारत के शोअरा का वर्णन 'खुमखानाए कोहन' है, २८ सितम्बर १६७३ को आप का निधन हो गया ।

लिखता हूं सनाए रुख़े निकूये मुहम्मद ।
है रूकशे ख़ुर्शीदे-फ़लक रूये मुहम्मद ।।
औसाफ़ मुहम्मद के हों ज़ाहिर नहीं मुमकिन ।
है ग़ैरते ख़ुर्शीदे-फ़लक रूऐ मुहम्मद ।।
लौलाक लमा ख़लक़ुतुल अफ़लाक है बेशक ।
मख़लूक को ज़ाहिर हुई हर खूए मुहम्मद ।।
मेराज में सब चीज़े उन्हें देख रही थीं ।
पर हक़ के सिवा था न वहां रूये मुहम्मद ।।
मक्के से, मदीने से है पहुंची सरे अफ़लाक ।
बूए-गुले- रुख़सारा व गेसुए मुहम्मद ।।
इस जज़्बे दिल अफ़गार को रोया मैं किई शब ।
यारब, तू दिखादे रुख़े नेकूय मुहम्मद ।।

❖❖

रुखेः मुखड़ा , नेकूयः सुन्दर , रूकशेः शरमिंदा करनेवाला ,फ़लकः आकाश , रूएः चेहरा औसाफ़ः सुयोग्यताऐं , ज़ाहिरः दिखाई देना , अफ़लाकः आकाश , शबे मेराजः वह रात जब एक फ़रिशते के साथ पैग़म्बर मुहम्मद आसमान पर बुलाऐ गऐ थे , सरे अफ़लाकः आकाश तक , रुखसारः चेहरा,गाल , गेसुः बाल , अफ़गारः दुःखी , रुखे नेकूए : सुंदर चेहरा

शंकर सहाय 'जौहर' बिलग्रामी

बाबू बिन्दा प्रसाद श्रीवास्तव के पुत्र थे, बिलग्राम ज़िला हरदोई उत्तर प्रदेश में ११ फरवरी १८६० को पैदा हुए, कैनिंग कॉलेज लखनऊ से बी.ए. और इलाहाबाद से एल.एल.बी. की डिग्री ली, हैदराबाद में जज हो गए, और बहुत दिनों तक नाज़िमे फौजदारी व दीवानी के दायित्व निभाते रहे, आखिर में वतन आकर वकालत का पेशा अपनाया, महमूद उस्मानी हम्द बिलग्रामी आपके गुरु थे, १० अक्तूबर १६७१ को देहान्त हुआ ।

यों तो दुनिया में बहुत से हुए मौला वाले ।
पर तेरी शान ही कुछ और थी बतहा वाले ।।

तुझको मेराज हुई और वो ग़श खाके गिरे ।
ताबे-नज़्ज़ारा कहां रखते थे सीना वाले ।।

तू वो मख़लूक कि ख़ालिक तेरी तख़लीक़ पे खुश ।
बादे-मौला तुझे क्यों माने न मौला वाले ।।

❖

आएगा सवा नैज़े पे जब नयैयरे-आज़म ।
हम होंगे तहे-दामने-सुल्ताने मदीना ।।

❖❖

बतहा : मक्का मुअज़्ज़मा , तहे दामन : दामन के नीचे , सीना : एक पवित्र पर्वत , नययर : सुर्य , सवा नैज़े : क़यामत के दिन पृथ्वी का सूर्य से फासला सवा नेज़े के बराबर होगा

मुन्नीलाल 'जवान' संदीलवी

जनाब गुलाब राय शाह के सुपुत्र मुन्नीलाल जवां साहब, संदीला, ज़िला हरदोई में १८८६ में पैदा हुए, आठवीं क्लास तक ही शिक्षा प्राप्त की तभी पिताजी व्यापार के लिऐ लखनऊ आगए, तालीमी सिलसिला टूटने के बाद भी आपने उर्दू और फ़ारसी सीखने का सिलसिला जारी रखा १६०५ में शेर कहना शुरू किया, मीर मनसब अली 'हुनर' संदेलवी से मशविराए सुख़न किया, उनके निधन के बाद जनाब अनवर हुसैन 'आरज़ू' लखनवी के शागिर्द बन गए, आरज़ू साहब कलकत्ता आए तो आप भी उस्ताद के साथ कलकत्ता आगए, १६६१ में लखनउू वापस आगए, जहां २५ जनवरी १६७४ को निधन होगया, आप के कई संकलन छप चुके हैं, हिंदी और उर्दू में बच्चों के लिये भी आप ने लिखा ।

सरे मइयत, अगर छेड़ोंगे अफ़साना मुहम्मद का ।
कफ़न को फाड़ कर उट्ठेगा दीवाना मुहम्मद का ।।

अता करता है वह कुदरत, चिरागे हुस्न का जलवा ।
परों से पहले उड़ जाता है, परवाना मुहम्मद का ।।

बदल देता है, सइयारों की गर्दिश, इश्के पैग़म्बर ।
मुकद्दर से दबे किस तरह, दीवाना मुहम्मद का ।।

मुसलमानों को जाने दो यह है कुफ्फार का आलम ।
कि अब तो छीन कर पीते हैं, पैमाना मुहम्मद का।।

'जवां जिस वक़्त भी पहुंचोगे, आजाओगे, हैरत में ।
अभी देखा नहीं है तुमने मैख़ाना मुहम्मद का ।।

❖❖

सरे मयतः मुरदे के पास , जल्वाः नज़ारा , सय्यारोंः प्रचलित सितारे , हैरतः आश्चर्य

गोपीनाथ 'अम्न' लखनवी

आपके पिता का नाम महादेव प्रसाद 'आसी' था, १६ सितंबर १८६८ को आपका जन्म हुआ, और निधन ७ जुलाई १६८३ को हुआ, आप साहिबे दीवान शायर और साहिबे तलाम्ज़ा उस्ताद भी थे, स्वतंत्रता आंदोलन में कई बार जेल भी गए, रोज़नामा 'तेज' अखबार देहली के मुख्य संपादक हुए, १६५३ में देहली स्टेट असेंबली के डिप्टी स्पीकर और मिनिस्टर रहे, १६५७ में पब्लिक रिलेशन कमेटी के चैयरमैन नियुक्त हुए, और इस महत्वपूर्ण पद पर दस वर्षों तक कार्यरत रहे, राष्ट्रपति दुवारा पद्मभूषण पुरस्कार से सम्मानित हुए, आप अज़ीज़ लखनवी के शागिर्द रहे, बाद में बीजनाथ 'फ़िगार' से भी लाभान्वित हुए, आप एक बहुआयामी व्यक्तित्व के धनी थे, आपको कई भाषाओं का अच्छा ज्ञान था, आप एक अच्छे अनुवादक, लेखक, पत्रकार भी थे, आपके कलाम में तगज़ुल और तसव्वुफ का खूबसूरत मेल दिखाई देता है ।

तस्वीरे हक़ सिफात में सूरत रसूल की ।
तन्वीरे हुस्ने ज़ात थी सीरत रसूल की ।।
अल्लाह के करम से मुक़द्दर के औज से ।
सीने में जागुज़ीं है मुहब्बत रसूल की ।।

❖

फ़राज़े अर्श से अहमद सरे फर्शे जमीं आए ।
मुबारक अहले दुनिया रहमतुल लिलआलमीं आए ।।
फ़रिश्तों सें कहीं बढ़कर है रुतबा ज़ाते इंसां का ।
जो किरदारे मुहमम्द देखलो तुम को यकीं आए ।।

❖

सनाख़्वाने पयम्बर ज़ाकिरे-आले पयम्बर है ।
खुदा ही जानता है बन्दा मोमिन है कि काफिर है ।।

सीरतः चरित्र , औजः बुलन्दी , सनाख़्वानः बंखान करने वाला
ज़ाकिरे आले पयम्बर : पयम्बर साहब की औलादों का इतिहास सुनानेवाला, जागुज़ीं: बस जाना

सुखदेव प्रसाद 'बिस्मिल' इलाहाबादी

पुत्र मुंशी विशेश्वर दयाल सिन्हा, ११ नवम्बर १८८६ को इलाहाबाद में पैदा हुए, कायस्थ पाठशाला कॉलेज और माडर्न हाई स्कूल में शिक्षा ली, म्युनिसिपल बोर्ड इलाहाबाद में नौकरी की, आप हज़रत नूह नारवी के शागिर्द थे, और आप उसतादे-फ़न थे, आप रिसाले चांद और रिसाले तूफ़ान से भी जुड़े रहे, आप के दीवान 'जज़बाते बिसमिल' और 'अफ़कारे बिसमिल' छप चुके हैं, २४ नवम्बर १६७५ को ८६ वर्ष की आयु में आप का निधन हुआ, आप के कलाम में हमदिया और नातिया अशआर बड़ी संख्या में मौजूद हैं, आपने सभी विधाओं में उम्दा शायरी की।

वाह क्या आन है, क्या शाने-रसूले अरबी ।
तुम पे सौ जी से हूं कुरबान रसूले अरबी ।।

खाना-ए-दिल मेरा जल्वे से मुनव्वर हो जाए ।
दो घड़ी तुम जो हो मेहमान रसूले अरबी ।।

अर्श पर जब शबे मेराज सवारी पहुंची ।
हूरें तुम पर हुईं कुरबान रसूले अरबी ।।

ले लिया दिल से अगर नाम मुसीबत में कभी ।
मुशकिलें हो गईं आसान रसूले अरबी ।।

यही 'बिस्मिल' की तमन्ना है मदीने जाकर ।
आप के दर का हूं दरबान रसूले अरबी ।।

❖❖

ख़ानाए दिलः दिल का घर , जल्वेः झलक , मुनव्वरः चमका दे , शबे मेराजः वह तारीख़ी रात जब पैग़म्बर मूहम्मद साहेब रात में जिबरील फ़रिशते के साथ आकाश पर गये थे
हूरेंः आकाश पर सदा रहनेवाली अप्सरायें , तमन्नाः अभिलाषा , दरबानः द्वार पाल

तिलोकचंद 'महरूम'

उर्दू के जाने माने कवि हैं, ज़बान आसान और मीठी है, १ जुलाई १८८७ को गुजरांवाला पाकिसतान में पैदा हुए, बटवारे के बाद हिन्दुस्तान आगऐ, आपके कई शेरी-मजमूऐ छप चुके हैं, ६ जनवरी १९६६ को आपका निधन हुआ, चिराग़े राह, नामी नज़्म में उन्होंने एक संस्मरण लिखा है, एक बार पैग़म्बर मोहम्मद एक यहूदी के जनाज़े की ताज़ीम केलिए उठते हैं और उनके चेहरे पर ग़म के निशान ज़ाहिर होते हैं, वजह पूछने पर आंहज़रत फ़रमाते हैं ।

ये फ़रमाया मुझे मालूम है वो ना मुसलमां था ।
मयस्सर हो सकी उसको न तौफ़ीके ख़ुदावंदी ।।
मगर इस बात से इनकार हरग़िज़ हो नहीं सकता ।
कि जाने-आफ़रीने-पाक की मख़लूक था वो भी ।।
उसी के रहम के साये में उसने परवरिश पाई ।
उसी के लुत्फ से उसने बसर की ज़िन्दगी सारी ।।
हमारा और उसका एक ख़ालिक एक आक़ा हो ।
तो लाज़िम है कि उससे कीजिए इज़हारे-ग़मख़्वारी ।।
सहाबा महवे-हैरत हो गए ये गुफतगु सुनकर ।
न क्योंकर दिलनशीं होता, जवाबे पुरअसर ऐसा ।।
बजा लाऐ ख़ुदा का शुक्र बे अन्दाज़ा यों कहकर ।
ज़हे क़िस्मत कि हमको मिल गया है राहबर ऐसा ।।
मुबारक पेशवा, जिसकी है शफ़क़त दोस्त, दुश्मन पर ।
मुबारक पेश-रौ, जिस का है सीना साफ़ कीने से ।।

❖❖

दिलनशीं : पसन्दीदा , पेश-रौ : अगुआ , मयस्सर : उपलब्ध , ग़मख्वारी : दुख दर्द में शरीक , लाज़िम : फर्ज़

विष्णु कुमार माथुर 'विष्णु' अकबराबादी

विष्णू कुमार माथुर 'विष्णू' अकबराबादी पुत्र मुंशी चंपतलाल माथुर बनारस में १८८७ में पैदा हुए, बनारस में एफ.ए. इन्टर तक शिक्षा ली, आप गवरनर साहब की कौंसिल में कलर्क थे, १६४३ में रिटायर्ड हुए , आप नूह नारवी के शागिर्द थे, शायरी की विधिवत शुरुआत १६२० में हुई, दो दीवान लिखे पर प्रकाशित न होसके, आपका देहांत १० दिसम्बर १६६२ को हुआ।

है दिल को मेरे शौके फ़रावाने मदीना ।
पूरा इसे कर दीजिए सुल्ताने मदीना ।।
बस इसके सिवा और तमन्ना नहीं कोई ।
हो जाऊं निसारे-सरो-सामाने मदीना ।।
रिज़्वां भी न क्यों रश्क करे बख्त पे उनके ।
अहबाब जिन्हें कहते हैं दरबाने मदीना ।।
किस वास्ते ख़्वाहिश हो मुझे बाग़े जिनां की ।
आंखों में समाया है गुलिस्ताने मदीना ।।
पाऐंगे वही रोज़े-जज़ा रुत्बए आली ।
कहती है जिन्हें ख़ल्क़ गुलामाने मदीना ।।
क़िस्मत की रसाई ने जो पहुंचा दिया मुझको ।
हो जाऊंगा सौ जान से कुर्बाने मदीना ।।
'विष्णू' अहदो अहमदे मुर्सल में नहीं फ़र्क़ ।
हैं शाहे दो-आलम यही सुल्ताने मदीना ।।

❖❖

फरावान : अधिक , बख़्त : नसीब , बाग़े जेना : जन्नत का बाग़ , रसाई : पहुंचना , अहमद : मोहम्मद साहब का उपनाम

लक्ष्मी नारायण श्रीवास्तव 'सख़ा' मेरठी

ये मुंशी त्रीवेणी प्रसाद के पुत्र थे, १८७५ के करीब पैदा हुए, 'सखा' अरबी ज़बान से परिचित थे, और उर्दू फ़ारसी में महारत रखते थे, बी.ए. की डिग्री प्राप्त करने के बाद जयपुर रेज़िडेंसी में नौकरी करने लगे, इसके बाद तरक्की करके कलेक्टर व सिटी मजिस्ट्रेट हुए, सभी विधाओं में शायरी की, एक किताब 'मेराजे-मोहब्बत' के नाम से सैयद अहमद अली शाह 'कमर' ने संकलित करके १६७७ में छपवाई, जिसमें फ़ारसी कलाम के अतिरिक्त ५० नातें, मन्कबतें भी हैं ।

न होता गर सनाख़्वां ख़ालिके- अकबर मोहम्मद का ।
तो होता ख़ल्क़ पर रुत्बा अयां क्योंकर मोहम्मद का ।।
यही हुज्जत है वेहदत की, यही हुज्जत रिसालत की ।
हिदायत हक़ की करना ख़ल्क़ में आकर मोहम्मद का ।।
मोहम्मद की बशारत देने को पैग़म्बरी पाई ।
ग़रज़ ममनून है हर एक पैग़म्बर मोहम्मद का ।।
जबींसाई की हसरत, जुब्बासाई के ये अरमां हैं ।
हमारा सर हो यारब और संगे-दर मोहम्मद का ।।
लगी फिरने बहारे-जन्नते-फ़िरदौस आंखों में ।
जो चाहा दिल ने देखूं रौज़ए-अनवर मोहम्मद का ।।
नज़र में अपनी ये कसरत सरासर नूरे वेहदत है ।
नज़र से पूछलो एहसां है जो हम पर मोहम्मद का ।।
यहां सैराब ज़मज़म से किया है तश्नाकामों को ।
करम तो देखना चलकर लबे-कौसर मोहम्मद का ।।
बस औसाफ़े हमीदा का खुलासा ऐ 'सखा' ये है ।
हुआ है कोई अबतक और न हो हमसर मोहम्मद का ।।

❖❖

सनाख़्वां : प्रसंसक , हुज्जत : प्रमाण , ममनून : अहसानमंद , जबीं साई : मथा-झुकाना , जुब्बा : झुब्बा, सैराब : तृप्त , तशनाकाम : प्यासा , लबे कौसर : जन्नत की नहर के किनारे , औसाफे हमीदा : अच्छे आचरण

मुन्शी रूप किशोर 'नामी' सहारनपुरी

आप लाला नंदलाल जैन के पुत्र थे, और सहारनपुर के निवासी थे, आपका जन्म १८७४ में हुआ था, शंकरलाल साक़ी सिकन्दराबादी और जनाब ग़रीब सहारनपुरी आपके उस्ताद थे, आपकी हर ग़ज़ल का मतला नातिया होता था, आप फ़ारसी और अंग्रेज़ी में अच्छी महारत रखते थे ।

रसूलों में मोहम्मद मुस्तफ़ा तुम सबसे बरतर हो ।
क़सीमे-आबे-कौसर हो, शफ़ी-ए-रोज़े मेहशर हो ।।

गुज़ारे सात दिन जो आस्ताने पर मोहम्मद के ।
गदा वो एक ही हफ़्ते में शाहे-हफ़्त किशवर हो ।।

रसूलअल्लाह के दर पर रसाई उसकी होती है ।
मुक़द्दर जिसका यावर हो, नसीबा जिसका रहबर हो ।।

जो हो तैयार आबे-रहमतो , क़नदे-शिफ़ाअत से ।
इनायत तश्ना-कामों को उसी शरबत का साग़र हो ।।

दिलों में रौशनी फैले चिराग़े इश्के अहमद की ।
दुआ ये है मेरा नख़्ले-तमन्ना बार-आवर हो ।।

नहीं 'नामी' को कुछ डर पुरसिशे-रोज़े क़यामत का ।
गुनहगारों के सरवर हो, शफ़ीये रोज़े महेशर हो ।।

बरतर : उच्च , क़सीमः बांटने वाला , गदा : फकीर , किशवर : बादशाह , रसाई : पहुंच , यावर : मददगार , तश्नाकामों : प्यासो , नख्ल : पौधा , बार-आवर : फलदार , पुरसिशे-रोज़े क़यामत : हिसाब किताब का दिन, आबे कौसर : पवित्र जल

मुन्शी दुर्गा सहाय 'सुरूर' जहानाबादी

आप हकीम प्यारे लाल सक्सेना के बेटे थे, इनके बुजुरगों ने शाहजहानी दौर में दिल्ली छोडकर जहानाबाद बसा लिया था, घर में शेरो शायरी का माहौल था, अदबी महफिलें जमती थीं, इनके पिता कवियों की कविताऐं सुनने लखनऊ व दिल्ली जाया करते थे, इनका जन्म १८७३ में हुआ, शुरू की पढ़ाई पिता की रहनुमाई में हुई, पहले 'वहेशत' तख़ल्लुस रखा, बाद में 'सुरूर' रखलिया, आपके दो संकलन आए हैं, 'सुंखानए सुरूर' और 'जामे सुरूर', आपका २० दिसम्बर १६१० को निधन हुआ ।

दिले बेताब को सीने से लगाले आजा ।
कि संभलता नहीं कमबख़्त संभाले आजा ।।
पांव हैं तूले-शबे ग़म ने निकाले आजा ।
ख़्वाब में जुल्फ को मुखड़े से लगाले आजा ।।
बे-नक़ाब आज तू ऐ गेसुओं वाले आजा ।

नहीं खुरशीद को मिलता तेरे साऐ का पता ।
कि बना नूरे-अज़ल से है सरापा तेरा ।।
अल्लाह-अल्लाह तेरे चांद से मुखड़े की ज़िया ।
कौन है माहे-अरब, कौन है महेबूबे-खुदा ।।
ऐ दो आलम के हसीनों से निराले आजा ।

दिल ही दिल में मेरे अरमान घुले जाते हैं ।
ख़ाक पे गिर के दुरे-अश्क रुले जाते हैं ।।
तेरी रुसवाई पे ये कमबख़्त तुले जाते हैं ।
हूं सियहकार मेरे ऐब खुले जाते है ।।
कमली वाले मुझे कमली में छुपाले आजा ।

तुले-शबे-ग़म : ग़म की रात की लम्बाई , गेसू : बाल , ज़िया : चमक , ऐब : अवगुण , दुरे अश्क : आंसुओं के मोती , सियहकार : गुनाहगार

पंडित त्रिभुवन नाथ ज़ुत्शी 'ज़ार' देहलवी

आप कशमीरी पंडित परथीनाथ ज़ुत्शी के पुत्र थे । आपका जन्म १८७१ और मृत्यु ६ अक्तूबर १९६५ को हुई, मौलाना मोहम्मद हुसैन आज़ाद और मौलाना अलताफ़ हुसैन हाली से उर्दू फ़ारसी और अरबी पढ़ी, गौरमेंट कॉलेज लाहौर और ओरियनटल कॉलेज लाहौर से शिक्षा प्राप्त की, इन्द्रप्रस्थ कॉलेज दिल्ली युनिवरसिटी में उर्दू फ़ारसी विभाग के सदर रहे, आपने हम्द, मन्क़बत, सलाम, मर्सिया, ग़ज़ल, रुबाई सभी विधाओं में कलाम लिखे, आपने गीता का तर्जुमा भी किया, आप दाग़ देहलवी के शागिर्द में से थे । आपके पुत्रों में पंडित रतन नाथ खार देहलवी और पंडित आनंद मोहन गुलज़ार देहलवी ने खूब शोहरत पाई ।

हुई खुद हक़ीक़ते मख़्तफी थी जली लिबासे-मजाज़ में ।
नज़र आई जिसकी ज़ियाऐ-ज़ौ जसदे क़ुरैशे हिजाज़ में ।।

वही मुसतफ़ा, वही मुज्तबा, वही मुब्तेदा, वही मुन्तहा ।
वही सोज़ में, वही साज़ में, वही तुर्क में वही ताज़ में ।।

वही आने-हक़, वही शाने-हक़, वही काने-हक़, वही जाने-हक़ ।
हुए मोमिन उसके ही कलमा गो, किए सजदे उसी को नमाज़ में ।।

वही चश्मे नूर दर अस्ल थी, कि बसीरती शबे वस्ल थी ।
न हुए जो आइना हैरती ब लेहाज़े आइनाऐ नाज़ में ।।

जो ये मक्का काबऐ फ़र्श है तो मदीना क़िबलाऐ अर्श है ।
कि जहां वो जलवए शाने हक़, है ख़ुदा से राज़ो नियाज़ में ।।

हुए ख़ार मुसलिमे मुन्तशिर, हुए 'ज़ार' मोमिने मुन्तज़िर ।
हैं उमीदवार कि पायें बारे, हुज़ूरे बन्दा नवाज़ में ।।

❖❖

मख़्तफी : छिपा हुआ , जली : स्पष्ट , मजाज़ : नक़ली , ज़ियाए-ज़ौ : रौशनी की किरण , मुब्तदा : आरंभ , मुन्तहा : आखरी, ताज़ : भाग दौड़ , बारे : इजाज़त

पंडित बृजमोहन दत्तात्रेय 'कैफ़ी' देहलवी

दिल्ली के एक प्रसिद्ध कश्मीरी पंडित खानदान में १२ दिसम्बर १८६६ को जन्म हुआ, आपके पिता कन्हैयालाल दत्तात्रेय नाभा में कोतवाल थे, पिता का जल्द ही देहांत हो जाने के कारण पालन पोषण ननिहाल में हुआ, दिल्ली के बाज़ार सीताराम के एक स्कूल में प्रायमरी शिक्षा हुई, सेंट स्टीफेस कॉलेज दिल्ली से बी.ए. की डिग्री प्राप्त की, आपने 'खुम्ख़ानऐ जावेद' लाला श्रीरामजी की पुस्तक को संकलित किया, १ नवम्बर १९५५ को ग़ाज़ियाबाद उत्तर प्रदेश में निधन हुआ ।

हो शौक़ न क्यों नाते-रसूले दूसरा का ।
मज़मूं हो अयां दिल में जो लौलाक-लमा का ।।
थी बेअसते-महेबूब ख़ुदावन्द को मंजूर ।
था फल वो बशारत का नतीजा न दुआ का ।।
पहुंचाया है किस औजे सआदत पे जहां को ।
फिर रुतबा हो कम अर्श से क्यों ग़ारे हिरा का ।।
मेराज हो मोमिन को न क्यों उसकी ज़ियारत ।
है ख़ुल्दे बरीं रौज़ए पुरनूर का ख़ाका ।।
दे इल्मो यकीं को मेरे रफ़अत शहे आलम ।
नाम ऊंचा है जिस तरह हिरा और सफ़ा का ।।
यूं रौशनी ईमान की दे दिल में कि जैसे ।
बतहा से हुआ जलवा फ़िगन नूर खुदा का ।।
है हामी वह ममदूह मेरा शाफ़ऐ आलम ।
'कैफ़ी' मुझे अब ख़ौफ है क्या रोज़े जज़ा का ।।

❖❖

लौलाक लमा : हदीसे कुदसी की तरफ इशारा है जिसका अर्थ है ऐ रसूल तुमहें न बनाना होता तो मैं (अल्लाह) दुनिया न बनाता , बेअसते महेबूब : मोहम्मद की नबूअत का ऐलान , रिफ़अत : बुलन्दी , हिरा और सफ़ाः मक्का की दो पहाड़िया, ज़ियारत : दर्शन , ग़ारे हिरा : मक्के का वह गुफा जिसमें पैग़म्बर मोहम्मद पर पहली वही नाज़िल हुई थी, ख़ुल्दे बरीं : जन्नत , बतहा : मक्का

प्यारे लाल 'रौनक़' देहलवी

प्यारेलाल रौनक देहलवी पिता जयनारायण माथुर मोहल्ला रौशनपुरा दिल्ली प्रायमरी शिक्षा मदरसे में मुहल्ले के एक मौलाना मुग़लबेग से प्राप्त की, जवानी में शायरी के प्रति रुचि पैदा हुई, एक ग़ज़ल उस्ताद 'दाग़' के पास हैदराबाद भेजी, उन्होंने सलाह दी कि मौलाना हाफ़िज़ अबदुल रहमान रासिख़ देहलवी को कलाम दिखा लिया करो, रौनक साहब रासिख़ देहलवी के शागिरदों में होगए, और थोड़े समय में ही अपने फन का खूब कमाल दिखाया और आपकी गिनती उस्ताद शायरों में होने लगी, आप ग़ज़ल के शायर हैं, पर आपने नज़्में भी खूब कही हैं, आपके दो दीवान हैं 'रौनके सुख़न' और 'कलामे रौनक', आपका देहांत १९३४ में हुआ ।

नज़र आये न जल्वा हर घड़ी क्योंकर मोहम्मद का
अज़ल से है दिल व दीदा में अपने घर मोहम्मद का

क़लम लाऊं परे जिबरील बनकर शाख़े तूबा से
रक़म हो जब कहीं वस्फ़े रुख़े अनवर मोहम्मद का

नज़र आती है जो सूरत समझता हूं नबी आए
हुआ करता है धोखा ख़्वाब में अकसर मोहम्मद का

न डर तर-दामनी का है, न कुछ ख़ौफ़े मआसी है
भरोसा है पए बख़शिश सरे महेशर मोहम्मद का

खिंचा आइनाए दिल पर मेरे एक नक्शे सद हैरत
नज़र आया जो अक्से आरिज़े अनवर मोहम्मद का

न पूछो ये सरे अर्शे बरीं किस शान से पहुंचे
शबे-मेराज था कुछ और कररोफ़र मोहम्मद का

निशां मखलूक का होता, न बनती ये कभी दुनिया
न आता सूरते इन्सां में गर पैकर मोहम्मद का

न हो क्यों क़द्र 'रौनक' दिरहमे दाग़े-मोहब्बत की
कि है बैठा हुआ दिल पर मेरे सिक्का मोहम्मद का

मआसी : गुनाह , आरिज़ : गाल , कररोफर : शान शौकत, अर्शे बरीं : खुदा का ऊंचा तख़्त , अज़ल : शुरु से , आरिज़ : गाल , दीदा : आंख , जिबरील : पवित्र फरिशता , शाख़े तूबा : जन्नत का पेड़ , वस्फ : खूबी

महाराजा सर किशन प्रसाद 'शाद' हैदराबादी

जनाब शाद सुपुत्र राजा हरी किशन प्रसाद ने अपने नाना महाराजा नरेंद्र प्रसाद से शिक्षा ली, आपको उर्दू, अरबी, फ़ारसी, तेलगु और मराठी भाषाओं पर अच्छी महारत थी, मदरसा आलिया हैदराबाद में शिक्षा पाई, शाद साहब अपने दादा के जानशीन हुए, हैदराबाद हुकूमत की तरफ से १२६१ हिजरी में राजा बहादुर, १३१० हिजरी में राजा राजायन महाराजा बहादुर, १३२० हिजरी में यमीनुल सलतनत और भारत शासन की ओर से १६०३ में सी आई इ और १६१० में जी सी आई का खिताब मिला, आप का निधन ७७ साल की आयु में १६४० को हुआ।

आपका ख़्वाने-करम सारे जहां में है बिछा
यार व अग़यार हैं मेहमाने-रसूले अरबी
आप के दीद की ख़्वाहिश है दिले मुज़तर को
मुज़तरिब रखते हैं अरमाने रसूले अरबी
अंबिया जितने हैं आप उनके भी शाफ़े होंगे
सबके सब मानेंगे अहसाने रसूले अरबी
बाग़े अहमद के हैं दो फूल हसन और हुसैन
यही दो हैं गुलो रेहाने रसूले अरबी
बख़्शवाएं न अगर आप मुझे महशर में
होगा बस हाथ में दामाने रसूले अरबी
इश्क़ से बढ़के कोई चीज़ नहीं पास मेरे
कि यही हदिया है शायाने रसूले अरबी
मए तौहीद पिलाकर मुझे करदें सरशार
होगा सर पर मेरे अहसान रसूले अरबी
क्यों न तारीफ करें लोग सुख़न की अए 'शाद'
दिल व जां से हूं सना ख़्वाने रसूले अरबी

ख़्वाने करम : बख़शिश का दस्तरख़्वान, अग़यार : ग़ैर, शाफ़े : करम करने वाला, महशरः अंतिम दिन, हदिया : तोहफा, मए तौहीद : एकेश्वर की शराब, सरशार : मस्त, मुज़तरिब : बेचैन, अंबिया : नबी, सना ख़्वान : प्रशंसा करने वाला

भगत लक्ष्मण दास तबस्सुम अली पुरी

तबस्सुम अली पुरी १८५० में अलीपुर मुज़फ्फर गढ़ में पैदा हुए, आप जोश मलिहाबादी के शिष्य थे, विभाजन के बाद सोनीपत हरियाना में रहने लगे, फ़ारसी उर्दू और अंग्रेज़ी के अच्छे जानकार थे, साप्ताहिक अखबार 'रौशनी' के संपादक रहे, आपके दो दीवान 'बरक़े तबस्सुम' 'अज़्मे जवां' हैं । आपका निधन २ जनवरी १६४० को हुआ ।

वालिए कौनो मकां , अब आइये आजाइये
बादशाहे दो-जहां अब , आइये आजाइये

माइले आह व फुगां है, देर से इंसानियत
ऐ अमीनो-पासबां अब आइये आजाइये

दिल तरसते हैं कहीं से माआरेफत की मय मिले
साकि-ए बज़्मे मुगां अब आइये आजाइये

भूल बैठें हैं 'तबस्सुम' हम सिराते-मुस्तकीम
हादिये गौहर फिशां अब आइये आजाइये

❖❖

वालिए : मालिक , सिराते मुस्कीम : सीधा मार्ग , माआरेफत की मय : रूहानी शराब

तारा चन्द 'तारा' लाहौरी

आप का जन्म १८२८ या १८२६ में हुआ था, आप दिल्ली दरवाज़ा लाहौर में हल्वा सोहन की दुकान करते थे, आप का मशहूर मिसरा है :तारा न हो तो हल्वए सोहन खिलाए कौन, आप जनाब इलाही बख़्श 'रफ़ीक़' के शागिर्द थे, उस्ताद और शागिर्द, दोनों का दीवान एक साथ छपा, जिसका नाम 'दीवाने रफ़ीक़ व तारा' है, आप का निधन ८० वर्ष की आयु में १६०८ या १६०६ में हुआ, आंहज़रत पैगंबर से उन्हें श्रद्‌धा थी इसी लिये कलाम में शगुफ़्तगी का इज़हार है ।

हैं जहां में गो बज़ाहिर माइले ज़ुन्नार हम ।
दिल से हैं मफ़्तूने हुस्ने अहमदे मुख़्तार हम ।।
लिख रहे हैं हम, दुरे-दन्दाने अहमद की सना ।
ढेर गौहर का लगाते हैं सरे बाज़ार हम ।।
इस तमन्ना में दरे-दीदा सदा रहते हैं वा ।
शाहिदे-मकसूद का देखें कहीं दीदार हम ।।

❖

खाली रहे न जामे-इनायत से ये ग़ुलाम ।
है इतनी अर्ज़ मालिके कौसर के सामने ।।
ये वस्फ़े मुसतफ़ा कभी खाली न जाएेगा ।
मिल जाएेगा सिला मुझे दावर के सामने ।।

❖

ग़ुबार उस रौज़ाए-अक़दस को माथे पर लगाऊंगा ।
गुज़र अपना मदीने में अगर मिस्ले सबा होगा ।।
कोई उस रौज़ाए अक़दस का बतला दे अगर रस्ता ।
भला होगा, भला होगा, भला होगा, भला होगा, ।।

❖❖

बज़ाहिरः देखने में स्पष्ट रूप से , माइले ज़ुन्नार : जनेव, हिंदुओं के गले का धर्मिक धागा
शाहिदे मकसूदः दीवाना असली माशूक़ , इनायतः मेहरबानी , रौज़ए अकदसः पवित्र मज़ार ,
सबाः सुबहा की हवा , दावरः ईश्वर

बृज मोहन लाल तिक्कू 'ज़ेबा' अमृतसरी

बृजमोहन लाल तिक्कू 'ज़ेबा' अमृतसरी कशमीरी ब्राहमण थे, आपका जन्म १८८० में हुआ, आपने क्रिशचन कॉलेज ऑफ लाहौर से एम.ए. किया और शिक्षा विभाग में नौकरी करली, इसके बाद हिन्दू सभा हाई स्कूल अमृतसर के हेड मास्टर नियुक्त हुए, आप अंग्रेज़ी के प्रोफेसर भी रहे, आपको शेरो शायरी का बहुत शौक़ था, आपने सुंदर नातिया कलाम प्रस्तुत किया, आपकी भाषा सरल शुद्ध और साफ हैं ।

सबक दुनिया को वहदत का दिया हज़रत मोहम्मद ने
दुई को दूर हर दिल से किया हज़रत मोहम्मद ने
उठा कर परदा-ए-बेगानगी हर दिल के चेहरे से
उन्हें रंग-आशनाई का दिया हज़रत मोहम्मद ने

☆

गुलज़ारे वहदत हज़रत मोहम्मद
अनवारे रहमत हज़रत मोहम्मद
अल्लाह रूहे कौन व मकां है
रूहे नबूव्वत हज़रत मोहम्मद
नक़्शे दुई को मिटाकर ही उट्ठे
मुश्ताक़े वहदत हज़रत मोहम्मद
कहते थे हमसाये से कर मोहब्बत
थे नेक नियत हज़रत मोहम्मद
है दिल में हसरत 'ज़ेबा' तो यह है
दिखलायें सूरत हज़रत मोहम्मद

❖❖

वहदत : एक ईश्वर , दुई : दो समझना (अनेकेशवरावाद)

पंडित अमरनाथ मदन 'साहिर' देहलवी

'साहिर' देहलवी पिता बहादुर जानकी नाथ मदन का जन्म रायबरेली में २६ मार्च १८६३ में हुआ, आप जनाब प्रसाद राम के शागिर्द थे, अपना फारसी कलाम अबदुल हलीम काशानी को दिखाते थे, आपने कई पुस्तकों का अनुवाद किया, आप वेदांत और तसव्वुफ के अच्छे विद्वान थे, ११ सितंबर १६४२ को दिल्ली में आपका देहांत हुआ, सहरे इश्क़, सहरे साहिर, विष्णु पुराण (अनुवाद), गीता (अनुवाद) फ़ैज़ी फ़ारसी आदि आपकी पुस्तकें हैं।

नूरे क़दम अजब तेरी शाने जलाल है
आईनादार कैफ़ो कमे-अहलो हाल है
कौनेन जल्वा-गाह तेरी बेमिसाल है
रंगे शहूद ज़ैबे जमालो कमाल है
दौरे ज़माना सूरते-माज़ी व हाल है
वो बोदे इन-फेआल, यह क़ुरबे विसाल है
इनसान मुश्ते खाक से पैदा हुआ वले
तेरे करम से इश्क़ की ज़िंदा मिसाल है
मख़लूक़ पर शरफ उसे हासिल अज़ल से है
वो साहबे जलालो जमालो कमाल है
है खल्क़ते बशर में यह राज़े ख़फ़ी मेरा
कोई नबी तो कोई वली हस्बे-हाल है
'साहिर' ख़मोश वह सिर्रे ख़फ़ी बर्मला न हो
तूले सुख़न मुनाज़रा-ए-क़ीलो व क़ाल है

❖❖

शहूद : उपस्थिति, माज़ी : गुज़रा हुआ समय, बोदे : दूरियां, इनफेआल : शर्मिंदगी, कुरबे विसाल : मिलन, वले : लेकिन, तूले सुखन : लंबी बात, राज़े खफी : छिपा हुआ रहस्य, बर्मला : उजागर, क़ीलो क़ाल : कहना सुन्ना

पंडित दया शंकर 'नसीम' लखनवी

उर्दू के प्रसिद्ध शायर मशहूर मस्नवी निगार पंडित दया शंकर नसीम पुत्र पंडित गंगा प्रसाद का जन्म १८११ में हुआ और ३४ वर्ष की उम्र में १८४५ में निधन हुआ, आप शाही फौज में वकील थे, आप ख़्वाजा हैदरअली आतिश लखनवी के शिष्यों में थे, आपका ख़ास मैदान मस्नवी था, आपकी प्रसिद्ध मस्नवी 'गुलज़ारे नसीम' है, आपकी इस सुप्रसिद्ध मस्नवी का आरंभ भी हम्द व नात के कुछ अशआर से हुआ ।

हर शाख़ में है शगूफ़ा कारी ।
समरा है क़लम का हम्द बारी ।।
करता है ये दो ज़बां से यकसर ।
हम्दे-हक़ो मिदहते-पयम्बर ।।
पांच उंगलियों में ये हर्फ़ ज़न है ।
यानी कि मुतीए पंजतन है ।।

❖❖

शगुफ़ा कारी : कलियों का खिलना , समरा : परिणाम , मिदहत : गुण गान ,
मुतीए : पैरवी करने वाला, पंजतन : पैगम्बर मोहम्मद, हज़रत अली, फातेमा, हसन, हुसैन

नज़र आये ना जल्वा हर घड़ी क्योंकर मोहम्मद का
अज़ल से है दिलो दीदा में अपने घर मोहम्मद का

(प्यारे लाल 'रौनक़' देहलवी)

ग़ैर मुस्लिम उर्दू शायरों का नातिया कलाम

इसी तरह दिवाकर 'राही' के इस शेर को भी खूब सराहा गया ।

सवादे-ख़ूने शहीदां की अज़मतों की क़सम
यज़ीद मोर्चा जीता है जंग हारा है

भारत के मुस्लिम शायरों ने भी हिन्दू देवी देवताओं के प्रति अपनी रचनाओं द्वारा आदर प्रकट किया है, सूफियों ने राम-रहीम की दूरियों को पाटा, भक्ति आंदोलन और 'तसव्वुफ' ने एक दूसरे को प्रभावित किया, सूफियों का आस्ताना सब के लिए खुला था, सूफियों ने जनभाषा में लोगों को प्रेम का संदेश दिया इसी के चलते जनता में वैचारिक धारातल पर एकता पनपी । राम, कृष्ण, जैन तीरथंकर महावीर स्वामी, गुरूनानक जी पर बहुत से मुस्लिम शायरों ने कलाम कहा । मैं खुद भी इसी तरह एक प्रोजेक्ट पर काम कर रहा हूं जिसका विषय 'उर्दू शायरी में मज़हबी रवादारी की ज़र्री रिवायत' है ।

'हमारे रसूल' उसी सिलसिले की पहली किताब है मुल्ला मसीह पानीपती का यह शेर देखिए मुझ जैसे अदना व्यक्ति ने ऐसा कोई शेर किसी भाषा में नहीं देखा गौर फरमाइए एक मुस्लिम शायर का सीताजी को नज़रानए अक़ीदतः

तनश रा पैरहन उरियां न दीदा
चूं जान अंदर तनो-तन जां न दीदा☆

जनाब अतहर अज़ीज़ साहब और उनके अहबाब लॉर्ड ग़ुलाम नून साहब और शमसुद्दीन आग़ा साहब मुबारक बाद के हक़दार हैं कि एडशॉट पब्लिकेशन्स (मुम्बई) के अंतर्गत **'रौशनी के मीनार'** नाम से ऐसे ही विषय पर एक पुस्तक प्रकाशित हो रही है जिसमें हिन्दू शायरों का नातिया कलाम और मुस्लिम शायरों की हिन्दू देवी देवताओं पर आधारित रचनाएं प्रकाशित होंगी, ऐसी किताबों की आजकल बहुत ज़रूरत है । खुदा उन तमाम अहबाब को इस काम में कामयाबी दे, और इस शुभ कार्य के बदले पुण्य दे ।

धर्मेन्द्र नाथ
बी/१३६ पाकेट बी मयूर विहार,
फेज़-२, दिल्ली-११००९१
१८ अक्तूबर २०१५

☆ अर्थातः
सीता जी की पवित्रता के बारे में क्या पूछते हो, उनके शरीर को तो कभी उनके वस्त्रों ने भी निर्वास्त्र नहीं देखा, जैसे हमारे प्राण शरीर में बसते हैं, पर शरीर ने कभी प्राण को साक्षात नहीं देखा ।

दो शब्द

जब जीवन गतिमान हो और विचार सक्रीय, तो रौशनी की ओर कदम बढ़ने लगते हैं ऐसी रौशनी जिसकी कल्पना इस देश के अनेक प्रबुद्ध व्यक्तियों ने की थी । (तमसो मा ज्योतिर्गमय, असदो मा सद्गमय) भारतीय सभ्यता व संस्कृति वास्तव में प्रकाश की ओर बढ़ती एक यात्रा ही तो है । जिन महान संतो महात्माओं व चिंतको ने इस मार्ग पर हमारी रहनुमाई की, वे सब आज हमारे लिए **'रौशनी के मीनार'** ही तो हैं, उन्हें श्रद्धा से हम आज भी नमन करते हैं ।

भारत वासियों ने सदा से उदारता का परिचय दिया है अपने द्वार सदा सब के लिए खुले रखे, यहां के विचारकों ने तो यहां तक कह दिया है कि "उदार चरितानाम वसुदेव कटुंबकम" और "एकहू सत्य बहुधावदंती" जिस किसी ने भी सत्य की बात की भारतीयों ने उसे दिल में बसाया, उर्दू ज़बान इसी साझा संस्कृति की एक अनमोल देन है जिसकी जड़ें भारतीय संस्कृति में गहरी पेवस्त हैं ।

यहां के अनगिनत गैर मुस्लिम शायरों ने उर्दू शायरी की विभिन्न विधाओं में जैसे 'हम्द' 'नात' 'मनक़बत' 'मरसिया' 'सलाम' के ज़रीए ईश्वर व पैग़म्बर हज़रत मुहम्मद साहब, हज़रत अली, हसन और हुसैन के प्रति अपनी श्रद्धा आदर को प्रकट किया है । खुद मेरी संपादित पुस्तक **'हमारे रसूल'** में ही ऐसे ४३० गैर मुस्लिम शायरों का नातिया कलाम मौजूद हैं, इस पुस्तक को खासा पसंद किया गया है और भविष्य में हज़रत अली और हसन हुसैन पर भी इसी तरह के संकलन का आग्रह किया जा रहा है । इस सिलसिले में ४३ गैर मुस्लिम मरसिया निगारों के मरसिये और २०० सलाम पढ़ने वालों के कलाम को जमा करलिया गया है । और इंशाअल्लाह बहुत जल्द ही इस योजना को भी पूरा कर दिया जाएगा ।

धार्मिक सहिष्णुता और समनवयता हमारी संस्कृति की पहचान रही है। मुग़ल शहेंशाह जहांगीर के शासनकाल में गिरधर कायस्थ ने फारसी में जो रामायण का अनुवाद किया था, उसका आरंभ 'बिस्मिल्लाह इर्रहमान निर्रहीम से किया है । फारसी भाषा में रामायण के कुल ८६ अनुवाद हो चुके हैं, 'गीता' के अरबी भाषा में चार अनुवाद हुए हैं, कुंवर महेंद्रर सिंह बेदी का यह नातिया शेर बहुत प्रसिद्ध है:

इश्क़ होजाए किसी से कोई चारा तो नहीं
सिर्फ मुस्लिम का मुहम्मद पे इजारा तो नहीं

Shamsuddin Agha
(President)

Indian Muslim Federation (U.K.) Indian Muslim Federation Hall, Trinity Close, London-E114RP

अपनी बात

उर्दू हमारी साझा संस्कृति व गंगा-जमुनी तहज़ीब की एक अग्रणीय भाषा है, स्वतंत्रता संग्राम में उर्दू भाषा का अविसमरणीय योगदान रहा है, राष्ट्रीय एकता आपसी मेलजोल व समन्वय तो उर्दू ज़बान की रग रग में समाहित है ।

उर्दू ज़बान को सजाने संवारने में हिन्दू-मुस्लिम देानों धर्मावलंबियों का योगदान रहा है, एक तरफ जहां जोश, मलिहाबादी, अल्लामा इकबाल, फैज़ अहमद फैज़ जैसे असंख्य मुस्लिम रचनाकारों ने इसे सरबुलंदी अता की वहीं दूसरी ओर मुंशी प्रेमचंद, कृष्णचंद्र हर गोपाल सिंह तुफता, दया शंकर नसीम, चकबस्त, फिराक गोरखपुरी जैसे अन्गिनत गैर मुस्लिम साहित्यकारें ने अपनी रचनाओं से उर्दू भाषा को जन जन तक पहुंचाने में अपना बहुमूल्य योगदान दिया है ।

पिछले दिनों लंदन स्थित हमारे परम मित्र जी.के. नून साहब ने हमें सुझाव दिया कि क्यों न एक ऐसी किताब तैयार की जाए जिसमें हिन्दू-मुस्लिम शायरों द्वारा श्रद्धा भक्ति पर आधारित साहित्य पेश किया जाए जिस से गंगा-जमुनी संस्कृति का उचित प्रतिनिधित्व हो सके, आज के इस बढ़ते हुए, अविश्वास भरे माहोल में ऐसे कीमती सुझाव से भला कौन इंकार कर सकता है। बस क्या था इस योजना पर कार्य आरंभ होगया और परिणामतः **'रौशनी के मीनार'** आपके सामने है । इस महत्तवपूर्ण योजना को पूरा करने में लॉर्ड जी.के. नून साहब का बहुमूल्य सहयोग प्राप्त हुआ । इसके लिए हम बहुत आभारी हैं, हम धर्मेन्द्रनाथजी का भी आभार व्यक्त करते हैं जिन्होंने अपनी संपादित पुस्तक **'हमारे रसूल'** से अधिकतर रचनाओं को **'रौशनी के मीनार'** में सम्मीलित करने की अनुमति प्रदान की, और साथ ही अपने बहुमूल्य सुझाव भी हमें दिए ।

हमारे हर दिल अज़ीज़ मित्र प्रसिद्ध शायर व लेखक अतहर अज़ीज़ साहब, (ऐडशॉट पब्लिकेशन्स) के प्रति भी हम आभार व्यक्त करते हैं जिन्होंने अपनी तमाम तर व्यस्तताओं के बावजूद इस पुस्तक की तैयारी में न केवल अपनी रुचि दिखाई बल्कि प्रकाशन की ज़िम्मेदारी को भी अच्छी तरह निभाकर साहित्य में एक महत्वपूर्ण और बहुमूल्य योगदान के साक्षी बने ।

शम्सुद्दीन आग़ा
२८ सितंबर २०१५

not found.

The Lord Noon Kt, MBE
House of Lords, London SW1A 0PW

25 Queen Anne's Gate, St. James's Park, London SW1H 9BU

आदर व सम्मान के साथ

उर्दू, हिन्दी ही की तरह एक भारतीय भाषा है, ये दोनों ही भाषाऐं इस महाद्वीप में बात चीत का सामान्य माध्यम है। उर्दू भाषा, कवियों लेखकों, हिंदुओं, मुसलमानों, सिखों और पारसियों के लिऐ एक मात्र सम्बन्धों और विचारों के आदान प्रदान का मिला जुला साधन है । यह केवल उर्दू संस्कृति ही है जिस के दर्पण में हम बड़ी सहजता से काशी, जामे-मस्जिद, ताजमहल और अजनता की झलकियां देख सकते हैं ।यह एक सच्चाई है कि उर्दू हमारी मिली जुली सभ्यता की एक अहम निशानी है ।

मेरे लिऐ यह बड़े गर्व और हर्ष का अवसर है कि मैनें 'रौशनी के मीनार' जैसे पवित्र तथा उच्च कोटि के ग्रंथ के प्राकाशन में अपना सार्थक योगदान दिया है ।

लॉर्ड गुलाम नून
दी लॉर्ड नून के.टी. एम.बी.इ
२५ सितंबर २०१५

सूची

बृज 'अभिलाषी' ग़ाज़ियाबादी 106
गुरूबख़्श सिंह 'मख़मूर' जालन्धरी 107
विद्यासागर 'आनन्द' 108
रमेश प्रसाद गर्ग 'आतिश' बनारसी 109
चन्द्रभान 'ख़याल' 110
प्रकाश नाथ 'परवेज़' 111
चन्द्रप्रकाश पारेख 'चन्द्र' जयपुरी 112
अंजना संधीर 113
जितेन्द्र 'परवाज़' 114
मुस्लिम शायरों द्वारा हिन्दु देवी-देवताओं पर लिखी रचनाएं 115
वली मोहम्मद 'नज़ीर' अकबराबादी 117
मोहम्मद 'मोहसिन' काकोरवी 120
सिराजुद्दीन ख़ां 'सायेल' देहलवी 121
ज़फ़र अली ख़ां 122
सैय्यद फ़ज़्लुलहसन 'हसरत' मोहानी 123
अल्लामा मोहम्मद 'इक़बाल' 124
सैय्यद आशिक हुसैन 'सीमाब' अकबराबादी 126
मिरज़ा जाफ़र अली ख़ां 'असर' लखनवी 128
शब्बीर हसन ख़ां 'जोश' मलीहाबादी 129
सैय्यद ईसा मियां बिस्मिल सईदी 130
अबदुल ख़ालिक़ 'निहाल' सिवहारवी 131
मोहम्मद असग़र ख़ां 'शेरी' भोपाली 132
मोहम्मद समद यार ख़ां 'साग़र' निज़ामी .. 133
नज़ीर अहमद 'नज़ीर' बनारसी 136
सनाउल्ला डार 'मीरा जी' 137
मोहम्मद 'ख़िज़्र' बरनी 138
अब्दुल हई 'साहिर' लुधियानवी 139
बानो ताहिरा सईद 140
सैय्यद इबनुल हुसैन मेहदी 'नज़्मी' 141
अज़ीज़ अहमद ख़ां'अज़ीज़' वारसी 142
अबदुल अज़ीज़ 'ख़ालिद' 143
सैय्यद वक़ार अहमद 'शहाब' जाफ़री 144
सुलतान मो. ख़ां मख़मूर सईदी 145
मोहम्मद हनीफ़ 'कैफ़ी' 146
इफ़तेखारुल हसन'उनवान' चिश्ती 147
सैय्यद अली 'रज़ा' नक़वी अमरोहवी 149
मुक़्तेदा हसन 'निदा' फ़ाज़ली ... 151
रफ़िया 'शबनम' आबिदी 152
नूर अहमद 'नूर' मेरठी 153
अन्य नज़्में 154
अली सरदार जाफ़री 155
अबदुल हई राग़िब देहलवी 159
संदर्भ ग्रंथ 160

सूची

बावा कृष्ण गोपाल 'मग़मूम' 59
किशोर चन्द सेन 'हक़ीर' आस्तानी 60
पंडित रत्न मोहन ज़ुत्शी 'ख़ार' देहलवी... 61
बनारसीदास 'शैदा' अम्बालवी 62
कृपाल सिंह 'बेदार' 63
वामदेव 'ऋषि' पटियालवी 64
जगन्नाथ 'आज़ाद' 65
भगवानदास 'बर्क़' 66
सरदारा राम 'साबिर' अबूहरी 67
हिम्मत राय शर्मा 68
बेनी नारायण 'बेकल' 69
शिव प्रसाद 'जावेद' वशिष्ट 70
राजेन्द्र नारायण सक्सेना 'बिस्मिल' 71
मन्ज़र के. मदना 72
जगदीश चन्द जैन 'जगदीश' 73
राजेन्द्र बहादुर 'मौज' फ़तहगढ़ी 74
कृष्ण कुमार सिंह 'मयंक' अकबराबादी ... 75
हीरानन्द 'सोज़' 76
शम्भुदयाल 'दानिश' 77
कृष्ण मोहन लाल 'कृष्ण मोहन'.......... 78
चंद्र प्रकाश 'जौहर' बिजनौरी 79
राम प्रकाश 'राही' 80
राजा परशुराम 'प्रसाद' हैदराबादी 81
राना भगवानदास 'भगवान' 82
कालीदास गुप्ता 'रज़ा' 83
कृष्ण बिहारी 'नूर' लखनवी 84
आनंद मोहन ज़ुत्शी 'गुलज़ार' देहलवी 85
इन्द्र स्वरूप 'नादां' 86
गणेश बिहारी 'तर्ज़' लखनवी 87
कैलाश चन्द्र माथुर 'माहिर' 88
मनोहर लाल आहुजा 'बेदिल' सरहदी 89
एच.आर. अबरोल 'अर्श' सहबाई 90
रामानन्द 'बेताब' अलीपुरी 91
सुरेश भट्ट 92
पी.पी. श्रीवास्तव 'रिन्द' 93
भगवानदास 'शबाब' ललित 94
श्यामसुन्दर 'बासिर' कशमीरी.... 95
महेन्द्र सिंह 'आज़ाद' गुरदासपुरी 96
कृष्ण कुमार 'तूर' 97
धर्मेन्द्र नाथ 98
सरदार करनैल सिंह 'पंछी' 100
कुमार पाशी 101
महेन्द्र प्रताप 'चांद' 102
सतनाम सिंह 'खुमार' 103
सोहनलाल सोहन 'राही' 104
छोटे लाल गुप्ता 'मंज़र' बदायूनी.. 105

सूची

क्रम जन्मतिथि के अन

आदर व सम्मान....... : लॉर्ड गुलाम नून	9	रघुपति सहाय 'फ़िराक़' गोरखपुरी	35
अपनी बात .... शम्सुद्दीन आग़ा	10	बशेश्वर प्रसाद 'मुनव्वर' लखनवी	36
दो शब्द .... धर्मेन्द्र नाथ	11	सरदारी लाल 'नश्तर' मेरठी	37
गै़र मुस्लिम उर्दू शायरों का नातिया कलाम	13	पंडित हरिचन्द अख़तर	38
पंडित दयाशंकर 'नसीम' लखनवी	15	गुरसरन लाल 'अदीब' लखनवी .	39
'साहिर' दहेलवी/'ज़ेबा' अमृतसरी	16	साधूराम 'आरजू' सहानरपुरी	40
ताराचंद 'तारा' लाहौरी	18	लाला अमरचंद 'कैस' जालन्धरी..	41
भक्त लक्ष्मणदास 'तबस्सुम' अलीपुरी......	19	पूरन सिंह 'हुनर'	42
महाराजा सर किशन प्रसाद 'शाद' हैदराबादी	20	लाला धर्मपाल गुप्ता 'वफ़ा' देहलवी	43
प्यारेलाल 'रौनक' देहलवी	21	पंडित बाल मुकुन्द 'अर्श' मल्स्यानी	44
पंडित बृजमोहन दत्तात्रय 'कैफ़ी' देहलवी..	22	राधारमण 'जोश' बदायूनी	45
पंडित त्रिभुवन नाथ ज़ुतशी 'ज़ार' देहलवी.	23	सरदार कुंवर महेन्द्रसिंह बेदी 'सहर'	46
मुन्शी दुर्गा सहाय 'सुरूर' जहानाबादी	24	बख़्शी शोरीलाल'अख़्तर'अमृतसरी	47
मुन्शी रूप किशोर 'नामी' सहारनपुरी	25	कुंवर सूरज नारायण'अदब' सीतापुरी	48
लक्ष्मी नारायण श्रीवास्तव 'सख़ा' मेरठी...	26	शीशचंद्र 'तालिब' देहलवी	49
विष्णु कुमार माथुर 'विष्णु' अकबराबादी...	27	ख़ज़ान चन्द 'बसीम' हैरती	50
तिलोक चंद महरूम	28	दयाशंकर 'बहर' मौजी	51
सुखदेव प्रसाद 'बिस्मिल' इलाहाबादी	29	बुद्ध प्रकाश गुप्ता जौहर देवबन्दी..	52
गोपीनाथ 'अम्न' लखनवी	30	मेहरलाल सोनी 'ज़िया' फ़तेहाबादी	53
मुन्नीलाल 'जवान' सन्दीलवी	31	राम प्रकाश 'साहिर' होशियारपुरी	54
शंकर सहाय 'जौहर' बिलग्रामी	32	किशनलाल 'ख़न्दां' देहलवी	55
पंडित राघवेन्द्र राव 'जज़्ब' निज़ामी.......	33	सियाराम श्रीवास्तव'नज़र' लखनवी	56
बिशन नारायण 'हामी' बरेलवी	34	पंडित रघुनाथ सहाय 'उम्मीद' ...	57

दी लॉर्ड नून के टी, एम बी ई

की

स्मृति में

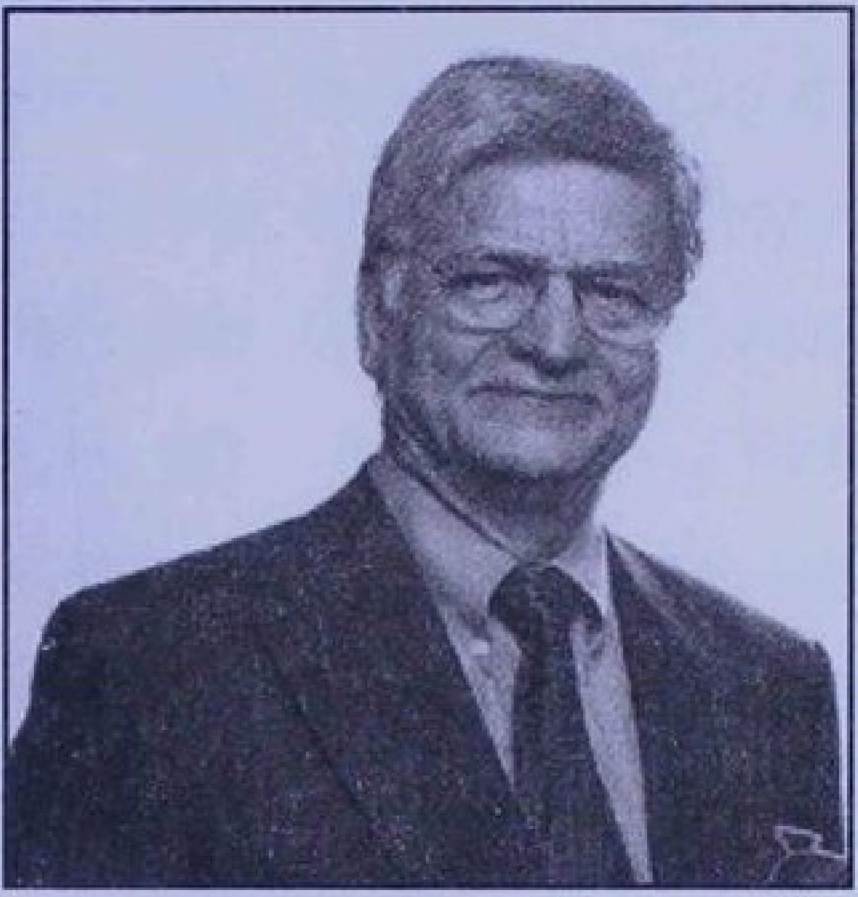

जन्म : २४ जनवरी १९३६
निधन : २७ अक्तूबर २०१५

ज़माना बड़े शौक़ से सुन रहा था
हमीं सो गए दास्तां कहते कहते ।।

© संपूर्ण अधिकार संकलनकर्ता के पास सुरक्षित

पुस्तक का नाम : रौशनी के मीनार

प्रस्तुतकर्ता : लॉर्ड गुलाम नून

संकलनकर्ता : शम्सुद्दीन आग़ा

सलाहकार : धर्मेन्द्र नाथ

प्रथम संस्करन : २०१६

हिन्दी अनुवाद : मुख़्तार ख़ान

मूल्य : ३००/-, ३ युरोपीय पाऊंड

प्रकाशक : ऐड शॉट पब्लीकेशनस्

पर्यवेक्षकः
अतहर अज़ीज़

इस संकलन में इस्लामिक रिपब्लिक इरान के दिल्ली दूतावास के सहयोग से श्री धर्मेन्द्र नाथ द्वारा संकलित व सम्पादित उर्दू पुस्तक 'हमारे रसूल' से साभार अधिकतर रचनाएं ली गई हैं

Book : ROSHNI KAY MEENAR

Conceived by: **Lord Gulam Noon**
25 Queen Anne's Gate. St. Jame's Park, London SW1H 9BU
Compiled by: **Shamsuddin Agha**
42, Lindley Road, Leyton, London E106QT
shamsuddinagha@outlook.com
Cooperated by: **Dharmendra Nath,** Tel.: 011-22779740
Coordinated by: **Athar Aziz. Prop. Adshot Publications**
104-B, Asmita Ascon-III, Naya Nagar,
Mira Road (E), Mumbai-401 107. Tel.: 022-28110972
Mob.: 09987025932, athar.adshot@gmail.com
Price : Rs. 300/- (3 UK Pounds)
ISBN No.:
978-81-930748-0-0

(न्यू एज प्रिंटिंग प्रेस, मुम्बई से प्रकाशित)

रौशनी के मीनार

(मुस्लिम व ग़ैर मुस्लिम शायरों का श्रद्धा सुमन)

प्रस्तुतकर्ताः

लॉर्ड गुलाम नून

संकलनकर्ताः

शम्सुद्दीन आग़ा

परामर्शदाताः

धर्मेन्द्र नाथ

प्रकाशक

एडशॉट पब्लिकेशन्स

मुम्बई

इश्क़ हो जाए किसी से कोई चारा तो नहीं
सिर्फ़ मुस्लिम का मोहम्मद पे इजारा तो नहीं

(कुंवर महेंद्र सिंह बेदी 'सहर')

रौशनी के मीनार

☆

भारत अनेक भाषाओं और विभिन्न संस्कृतियों का जन्म स्थान है यहां हर दस कोस पर भाषा, उच्चारण पद्धति, तथा शैली बदल जाती है यहां के अधिकतर प्रांत द्विभाषी अथवा त्रिभाषी हैं। प्रांतों के भाषाई बटवारे के बावजूद सभी प्रांतों में एक से अधिक भाषाओं का प्रचलन मौजूद है। इसी प्रकार एक स्थान की संस्कृति खान-पान, वस्त्र और रीति-रिवाज दूसरे स्थान से बड़ी हद तक भिन्न है। भाषा और संस्कृतियों की यह छटा किसी दूसरे स्थान पर मुश्किल ही से देखने को मिलती है। इस भाषाई तथा सांस्कृतिक वैविध्य के बावजूद इंद्रधनुष के रंगों की तरह अपनी विशिष्टताओं को बचाते हुए सब आपस में घुले-मिले हैं। इसका मुख्य कारण वह उदारता, सहनशीलता तथा सद्भावना है, जो इस धरती की मिट्टी का एक अटूट अंग और विशेषता है।

उर्दू ज़बान इसी मिली जुली तहज़ीब की देन है। आपसी भाई-चारा, उदारता, पारस्परिक प्रेम भावना व आदर सत्कार तथा धर्म-निर्पेक्षता इसे सूफी संतों व महात्माओं से विरासत में मिली है। इन महापुरुषों ने न केवल इस भाषा की आधार शीला रखने का काम किया बल्कि इसके विकास तथा नैतिक उत्थान में भी महत्वपूर्ण योगदान दिया। विशेष तौर पर शिष्टाचार, भाई-चारा, पारस्परिक प्रेम के उदाहरणों से उर्दू ज़बान का दामन भरा हुआ है। इस विशेषता की खास वजह यह है कि इस भाषा की तराश-खराश अपने विचारों व भावनाओं को व्यक्त करने की प्रक्रिया तथा शैलियों के नित नये तरीके ढूंढ निकालने एवं इसे गढ़ने का काम हर क्षेत्र के लोगों ने किया है। मत विभिन्नता किसी भी संस्कृति के विकास की एक आवश्यक उपादान है। यहां के लोगों ने उसके साथ समनवय स्थापित किया। और भाईचारा, राष्ट्रिय एकता की भावना को परवान चढ़ाया है। हिन्दू कवियों ने पैग़ंबर मोहम्मद साहब का गौरवगान तथा इमामों, वलियों, पीरों के भक्ति काव्य रचे, अपनी रचनाओं में इस्लामी आस्थाओं, इस्लामी दर्शन शास्त्र, रहस्यवाद और इस्लामी सिद्धान्तों को अपनी काव्यात्मकता और रूहानी सौंदर्य के साथ प्रस्तुत किया है, तो वहीं मुस्लिम कवियों ने कृष्ण भक्ति के गीत लिखे। रामचंद्रजी और अन्य अवतारों के बारे में नज़्में लिखीं, हिन्दू दर्शन शास्त्र और वेदांत के सूत्रों को कविता रूप दिया।

ये विशेष्ताऐं उर्दू तहज़ीब और संस्कारों ने पैदा की हैं। उर्दू में विभिन्न धर्म गुरुओं के विषय में जितना लिखा गया है , भारत की किसी दूसरी भाषा में मुश्किल से नज़र आयेगा। दूसरी महत्वपूर्ण बात यह है कि ये रचनाऐं केवल एक धर्म व सिद्धान्त के मानने वालों की नहीं है अपने धर्म अपनी क़ौम के महापुरुषों व नायकों का गुणगान तो प्रायः सभी करते हैं। मुस्लिम कवियों का पैग़ंबर साहब की स्तुति में काव्य रचना करना या हिन्दू कवियों द्वारा श्री रामचंद्रजी या कृष्ण के प्रति काव्य लिखना बड़ी बात नहीं है। उर्दू भाषा में सब से बड़ी बात यह है कि जहां नात, सलाम, मनकबत, मरसिये मुस्लिम कवियों ने लिखे हैं। वहीं उनके कांधे से कांधा मिलाकर इस परंपरा का ख़ूबसूरत अनुसरण बृजनारायण चकबस्त, दया शंकर नसीम, नानक लखनवी, द्वारका प्रसाद उफ़ुक़, तिलोकचंद महरूम, जगन्नाथ आज़ाद, मनोहर सहाय अनवर, विशेश्वर प्रसाद मुनव्वर लखनवी और न जाने कितने ग़ैर-मुस्लिम कवियों ने इसी परंपरा को साधा और उर्दू साहित्य को समृध किया। इसी तरह हिन्दू संस्कृति या अन्य धर्मों के महापुरूषों के बारे में मुस्लिम कवियों की बहुत सी रचनाऐं हैं जिनमें से कुछ चुनिंदा उदाहरण इस पुस्तक 'रौशनी के मीनार' में मौजूद हैं।

(शारिब रूदौलवी)

रौशनी के मीनार

(मुस्लिम व ग़ैर मुस्लिम शायरों का श्रद्‌धा सुमन)

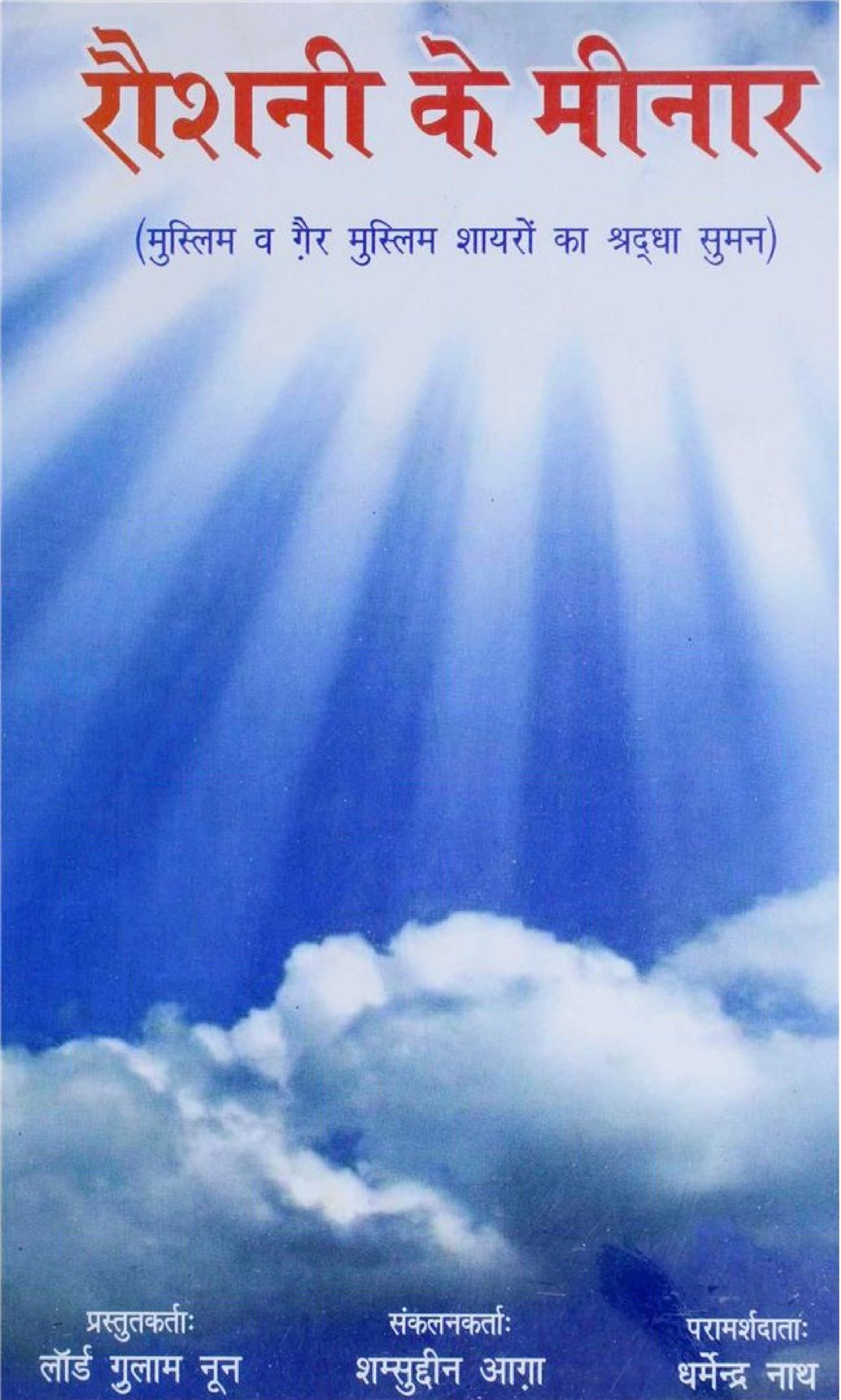

प्रस्तुतकर्ताः
लॉर्ड गुलाम नून

संकलनकर्ताः
शम्सुद्दीन आग़ा

परामर्शदाताः
धर्मेन्द्र नाथ